www.KitaboSunnat.com

احادیث نبویہ کا سب سے پہلا اور قدیم ترین مجموعہ

# صحیفہ ہمام بن منبہ

الصَّحِيفَةُ الصَّحِيحَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا روایت کردہ احادیث کا مجموعہ جو انہوں نے اپنے شاگرد ہمام بن منبہ کو خود لکھوایا تھا

ترجمہ و تشریح

پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں سب سے پہلا اور قدیم ترین مجموعۂ احادیث

# صحیفہ ہمام بن مُنبّہ

## (الصحيفة الصحيحة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا روایت کردہ (139) احادیث
نبوی کا مجموعہ جو اُنہوں نے اپنے شاگرد ہمام بن مُنبہ کو خود لکھوایا تھا

ترجمہ، تشریح اور حوالہ جات کے ساتھ

پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری

مکتبہ قرآنیات لاہور

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

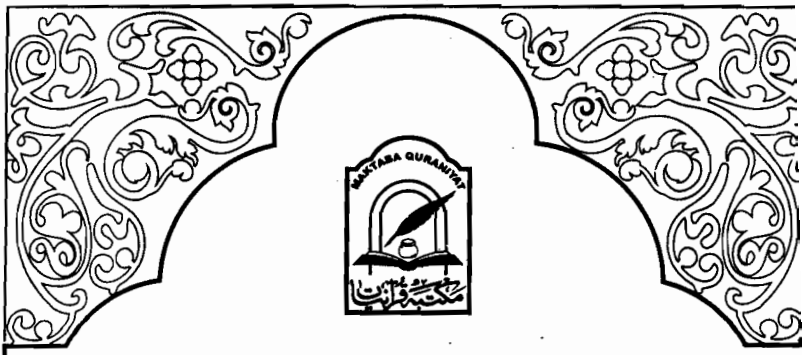


جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : صحیفہ ہمام بن منبہؓ

ترجمہ : پروفیسر مولانا محمد رفیق

ناشر : مکتبہ قرآنیات، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ،
اُردو بازار لاہور۔ پاکستان
فون: 5811297، موبائل: 0333-4399812
0321-7724032

اہتمام : حافظ تقی الدین

سن اشاعت : اگست 2008ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| | | |
|---|---|---|
| حدیث نمبر16 | روزہ ڈھال ہے | 77 |
| حدیث نمبر17 | روزے دار کے منہ کی بُو مُشک سے بڑھ کر ہے | 79 |
| حدیث نمبر18 | ایک نبی کا چیونٹیوں کو مارنا | 81 |
| حدیث نمبر19 | حضورؐ کو جہاد کا شوق تھا | 83 |
| حدیث نمبر20 | ہر نبی کے لیے ایک مقبول دعا | 85 |
| حدیث نمبر21 | جو اللہ سے ملاقات چاہے اللہ بھی اس سے ملاقات چاہتا ہے | 86 |
| حدیث نمبر22 | نبیؐ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے | 88 |
| حدیث نمبر23 | قیامت کی نشانیاں | 90 |
| حدیث نمبر24 | قیامت کی ایک نشانی، دو گروہوں کی جنگ | 92 |
| حدیث نمبر25 | قیامت تک تیس (30) جھوٹے نبی ہوں گے | 94 |
| حدیث نمبر26 | قیامت کی ایک نشانی، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا | 96 |
| حدیث نمبر27 | اذان کے وقت شیطان بھاگ جاتا ہے | 98 |
| حدیث نمبر28 | اللہ کا ہاتھ بڑا سخی ہے | 100 |
| حدیث نمبر29 | حضورؐ سے غیر صحابہ کی محبت | 102 |
| حدیث نمبر30 | قیصر و کسریٰ کی بربادی کی پیش گوئی | 103 |
| حدیث نمبر31 | جنت کی عجیب و غریب نعمتیں | 105 |
| حدیث نمبر32 | فضول سوالات سے پرہیز | 107 |
| حدیث نمبر33 | سارا دن جنابت کی حالت میں روزہ نہیں | 109 |
| حدیث نمبر34 | اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ | 111 |
| حدیث نمبر35 | زیادہ مال والے کی بجائے کم مال والے کو دیکھو | 114 |


محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| | | |
|---|---|---|
| حدیث نمبر 36 | جس برتن میں کتا منہ ڈالے اسے سات مرتبہ دھونا | 116 |
| حدیث نمبر 37 | نماز باجماعت کی تاکید | 118 |
| حدیث نمبر 38 | حضورؐ کو دشمن پر رُعب عطا ہوا | 120 |
| حدیث نمبر 39 | ایک جوتا پہن کر نہ چلنا | 122 |
| حدیث نمبر 40 | نذر ماننے سے بخیل کا مال نکالا جاتا ہے | 124 |
| حدیث نمبر 41 | اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی برکت نیز لڑائی چال ہے | 126 |
| حدیث نمبر 42 | حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک چور کا واقعہ | 128 |
| حدیث نمبر 43 | حضورؐ اللہ کے خزانچی ہیں | 130 |
| حدیث نمبر 44 | امام کی اقتدا اور پیروی ضروری ہے | 132 |
| حدیث نمبر 45 | نماز میں صف بندی کا حکم | 134 |
| حدیث نمبر 46 | حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مباحثہ | 136 |
| حدیث نمبر 47 | حضرت ایوبؑ اور سونے کی ٹڈیوں کا واقعہ | 138 |
| حدیث نمبر 48 | حضرت داؤدؑ کا زبور پڑھنا | 140 |
| حدیث نمبر 49 | اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں 1/46 حصہ ہے | 142 |
| حدیث نمبر 50 | سلام کرنے میں پہل کون کرے | 144 |
| حدیث نمبر 51 | جہاد وقتال کا حکم | 146 |
| حدیث نمبر 52 | جنت اور دوزخ کا مباحثہ | 148 |
| حدیث نمبر 53 | استنجا کرتے وقت طاق ڈھیلے استعمال کرنا | 150 |
| حدیث نمبر 54 | ایک نیکی کا ثواب دس نیکیاں | 152 |
| حدیث نمبر 55 | جنت میں چابک رکھنے کی جگہ ساری دنیا سے بہتر ہے | 154 |


محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




حدیث نمبر56 جنت کا سب سے کم درجہ ..... 156

حدیث نمبر57 انصار سے حضورؐ کی محبت ..... 158

حدیث نمبر58 اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت نہ سڑتا ..... 160

حدیث نمبر59 حضرت آدم علیہ السلام اور سلام کا طریقہ ..... 162

حدیث نمبر60 حضرت موسیٰ علیہ السلام نے موت کے فرشتے کی آنکھ پھوڑ دی 164

حدیث نمبر61 حضرت موسیٰ کے کپڑے ایک پتھر لے بھاگا ..... 170

حدیث نمبر62 اصل غنی وہ ہے جو دل کا غنی ہے ..... 173

حدیث نمبر63 مال دار مقروض کا اپنے وعدے کو ٹالنا ظلم ہے ..... 175

حدیث نمبر64 مخلوق کے لیے ''شہنشاہ'' سخت ناپسندیدہ نام ..... 177

حدیث نمبر65 ایک مغرور شخص کو زمین میں دھنسا دیا گیا ..... 179

حدیث نمبر66 اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہے ..... 181

حدیث نمبر67 ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے ..... 183

حدیث نمبر68 انسان کی ریڑھ کی ہڈی کو زمین نہیں کھاتی ..... 185

حدیث نمبر69 لگاتار روزے رکھنے اور افطار نہ کرنے کی ممانعت ..... 187

حدیث نمبر70 سو کر اٹھنے کے بعد پانی کے برتن میں ہاتھ نہ ڈالنا ..... 189

حدیث نمبر71 انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہے ..... 191

حدیث نمبر72 جانوروں کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا انجام ..... 193

حدیث نمبر73 مال میں سے زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا انجام ..... 194

حدیث نمبر74 ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرنا ..... 196


محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث نمبر 75 اصلی محتاج اور مسکین کون ہے ..... 198

حدیث نمبر 76 عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے ..... 200

حدیث نمبر 77 موت کی تمنا نہ کرو ..... 202

حدیث نمبر 78 انگور کو ''کرم'' نہ کہو ..... 204

حدیث نمبر 79 ایک دفینے کا عمدہ فیصلہ ..... 206

حدیث نمبر 80 اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ پر خوش ہوتا ہے ..... 208

حدیث نمبر 81 بندہ ایک بالشت بڑھے تو اللہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے ..... 210

حدیث نمبر 82 وضو کرتے وقت ناک میں پانی ڈالنا ..... 212

حدیث نمبر 83 حضورؐ اور اُحد پہاڑ جتنا سونا ..... 214

حدیث نمبر 84 کھانا پیش کرنے والے کو بھی کھانے میں شریک کرلیں 216

حدیث نمبر 85 یہ نہ کہیں کہ ''اپنے رب کو پلا'' ..... 218

حدیث نمبر 86 جنت میں جانے والے پہلے گروہ کی فضیلت ..... 220

حدیث نمبر 87 حضورؐ کی امت پر شفقت ..... 222

حدیث نمبر 88 پہلی امتوں کے لیے مالِ غنیمت حلال نہ تھا ..... 224

حدیث نمبر 89 بلی کو بھوکا پیاسا رکھنے والی عورت کے لیے عذاب 226

حدیث نمبر 90 چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا ..... 228

حدیث نمبر 91 حضورؐ پر ایمان لائے بغیر نجات نہیں ..... 231

حدیث نمبر 92 امام کی غلطی پر ''سبحان اللہ'' کہنا چاہیے ..... 233

حدیث نمبر 93 قیامت کے دن شہید کے زخم سے خوشبو آئے گی ..... 235


محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




حدیث نمبر 94 لوگ سوال کریں گے ''اللہ کو کس نے پیدا کیا؟'' ..... 237

حدیث نمبر 95 حضوؐر کے لیے صدقے کی چیز منع تھی ..... 239

حدیث نمبر 96 غلط کام پر قسم کھانے کا کفارہ ..... 241

حدیث نمبر 97 دو قسم کھانے والوں کے درمیان قرعہ اندازی ..... 243

حدیث نمبر 98 جس جانور کے تھنوں میں دودھ روکا گیا اس کی خرید و فروخت کے بارے میں حکم ..... 245

حدیث نمبر 99 بوڑھے شخص میں عمر اور مال کی تمنا زیادہ ہوتی ہے ..... 247

حدیث نمبر 100 کسی مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرنا 249

حدیث نمبر 101 اللہ تعالیٰ کا ایک کافر پر سخت غصہ ..... 251

حدیث نمبر 102 اللہ تعالیٰ کا اس کافر پر غصہ جسے حضوؐر نے قتل کیا ..... 253

حدیث نمبر 103 انسانی اعضاء کا زنا ..... 255

حدیث نمبر 104 ایک نیکی سات سو گنا (700) تک بڑھتی ہے ..... 257

حدیث نمبر 105 امام مختصر نماز پڑھائے ..... 259

حدیث نمبر 106 برائی نہ کرنے پر نیکی کا ثواب ..... 261

حدیث نمبر 107 اللہ تعالیٰ کو برا بھلا نہ کہنا ..... 263

حدیث نمبر 108 ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھنا ..... 265

حدیث نمبر 109 وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی ..... 267

حدیث نمبر 110 نماز کے لیے مسجد کی طرف اطمینان سے جانا ..... 268

حدیث نمبر 111 اللہ تعالیٰ آخرت میں قاتل اور مقتول پر ہنسے گا ..... 270

حدیث نمبر 112 سودے پر سودا اور منگنی پر منگنی منع ہے ..... 272


محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


حدیث نمبر 113 کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے..... 274
حدیث نمبر 114 خضر کا نام خضر کیوں ہے؟..... 276
حدیث نمبر 115 غرور اور تکبر سے کپڑے گھسیٹ کر چلنے کا انجام..... 278
حدیث نمبر 116 بنی اسرائیل کی ایک نافرمانی..... 280
حدیث نمبر 117 نیند کا غلبہ ہو تو نماز نہ پڑھیں..... 282
حدیث نمبر 118 زمانے کو برا نہ کہنا..... 284
حدیث نمبر 119 مثالی اور قابل تعریف غلام..... 286
حدیث نمبر 120 نماز کی حالت میں سامنے نہ تھوکنا..... 288
حدیث نمبر 121 جمعے کا خطبہ خاموشی سے سننا..... 290
حدیث نمبر 122 جس کا کوئی ولی نہیں اس کے حضورؐ ولی ہیں..... 292
حدیث نمبر 123 دعا میں یہ نہ کہنا کہ اے اللہ تو چاہے تو بخش دے..... 295
حدیث نمبر 124 پہلی امتوں کے لیے مال غنیمت کا جائز نہ تھا اور ایک نبی کا واقعہ..... 297
حدیث نمبر 125 حضورؐ کا خواب میں حوض پر پانی پلانا..... 300
حدیث نمبر 126 قیامت کی ایک نشانی، خوزستان کرمان سے جنگ ہونا 302
حدیث نمبر 127 گھوڑے اور اونٹ والوں میں غرور و تکبر ہوتا ہے..... 304
حدیث نمبر 128 قیامت کی ایک نشانی، بال کے جوتے والوں سے جنگ 306
حدیث نمبر 129 قریش لوگوں کے امام اور حکمران ہیں..... 308
حدیث نمبر 130 قریش کی عورتوں کی فضیلت..... 310
حدیث نمبر 131 نظر لگنا اور سرمہ بھروانے کی ممانعت..... 313

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حدیث نمبر 132 نماز کے انتظار کا ثواب ..... 316
حدیث نمبر 133 اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے ..... 318
حدیث نمبر 134 حضورؐ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قریبی تعلق ..... 320
حدیث نمبر 135 دو جھوٹے نبیوں کے بارے میں حضورؐ کی پیش گوئی 323
حدیث نمبر 136 اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی سے جنت ملے گی ..... 325
حدیث نمبر 137 دو قسم کی تجارت اور دو قسم کا لباس منع ہے ..... 328
حدیث نمبر 138 قصاص اور تاوان میں معافی کی صورتیں ..... 330
حدیث نمبر 139 مالِ غنیمت کی تقسیم کے بارے میں حکم ..... 332
حروف تہجی کے اعتبار سے احادیث صحیفہ کی فہرست ..... 334
مضامین کے لحاظ سے احادیث صحیفہ کی فہرست ..... 342
فہرست احادیث قدسیہ جو صحیفے میں شامل ہیں ..... 349
مصادر و مراجع ..... 350

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# دیباچہ

صحیفہ ہمام بن مُنبّہ اُن 139 احادیث کا مجموعہ ہے جو ہمام بن مُنبّہ تابعی نے مشہور صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے خود سُن کر لکھی تھیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ 57ھ میں فوت ہوئے۔ ظاہر ہے یہ حدیثیں اُنہوں نے اس سے قبل لکھوائی تھیں۔ گویا احادیث کا یہ مجموعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پچاس برسوں کے اندر اندر اُن کے جلیل القدر صحابی کا لکھوایا ہوا ہے۔

ہمام بن مُنبّہ کا سن وفات 102ھ ہے۔ یہ تابعی ہیں، ثقہ اور معتبر راوی ہیں اور ان کا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔ صحیفہ ہمام بن مُنبّہ کی موجودگی اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ احادیث نبویہ ابتدا ہی سے لکھی گئیں۔

بعض لوگ شروع میں حدیثیں نہ لکھے جانے کے حق میں صحیح مسلم کی وہ حدیث پیش کرتے ہیں جس میں حدیث لکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ مگر یہ لوگ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ بخاری و مسلم میں ایسی کئی احادیث موجود ہیں جن میں احادیث لکھنے کی اجازت ہے اور جن سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ عہدِ نبوی میں بھی حدیثیں لکھی جاتی تھیں۔

یہی وجہ ہے کہ علمائے محققین کی رائے یہ ہے کہ یا تو صحیح مسلم والی روایت جس میں کتابتِ حدیث کی ممانعت آئی ہے وہ صحیحین کی اُن روایات سے منسوخ ہے جن میں کتابت حدیث کی اجازت ملتی ہے یا پھر یہ ممانعت عام صحابہ کے لیے تھی۔ بعض مخصوص صحابہ اس سے مستثنیٰ تھے۔ اور وہ حدیثیں لکھتے تھے۔

## 1۔ عہدِ نبوی میں تدوینِ حدیث:

حقیقت یہ ہے کہ تدوین حدیث کا کام عہدِ نبوی میں شروع ہو گیا تھا۔ صحابۂ کرام نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اسی عہد میں حدیثوں کے قریباً پندرہ (15) صحیفے لکھے تھے۔ مثال کے طور پر:

1۔ صحیفۂ علی بن ابی طالب۔

یہ صحیفہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے لکھا تھا۔ اس میں دیت اور زکوٰۃ وصدقات سے متعلق احادیث تھیں اور اس میں مدینہ منورہ کے حرم ہونے کا ذکر بھی تھا۔

2۔ الصحیفہ الصادقہ۔

یہ صحیفہ ایک ہزار احادیث پر مشتمل تھا۔ اسے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے لکھا تھا۔ اُن کے خاندان میں کئی نسلوں تک یہ صحیفہ موجود رہا۔ بعد میں اس کی تمام احادیث مسند احمد میں شامل کر لی گئیں۔

3۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کرام کی خواہش پر اور کبھی از خود اُن کے لیے احادیث لکھوائی تھیں جیسا کہ صحیحین کی بعض روایات سے ظاہر ہے۔ اس کی تفصیل کے لیے دیکھئے: ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم کی کتاب "الوثائق السیاسیہ" اور شیخ علی الاحمدی کی کتاب "مکاتیب الرسولؐ"

## 2۔ عہد صحابہ میں تدوینِ حدیث:

پھر صحابہ کرام کے عہد میں حدیث کی تدوین کا کام جاری رہا۔ اس کام کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

1..... صحیفۂ ہمام بن مُنبّہ

یہ صحیفہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ اُن 139 احادیث پر مشتمل ہے جو اُنہوں نے اپنے شاگرد ہمام بن مُنبّہ کو لکھوائی تھیں۔

2..... صحیفۂ اعرج

اسے صحیفۂ ہمام بن مُنبّہ کا مُثنّٰی (Duplicate Copy) سمجھنا چاہیے۔ اس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ 139 احادیث شامل ہیں جو انہوں نے اپنے دوسرے شاگرد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


اعرج کو لکھوائی تھیں۔

اصل واقعہ یہ ہے کہ ان دونوں صحیفوں کی احادیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں شاگردوں کو بیک وقت یا ایک سے زیادہ مجلسوں میں لکھوائی تھیں اور اُنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے خود سُن کر ان احادیث کو الگ الگ طور پر تحریر کر لیا تھا۔

3.....صحیفۂ جابر بن عبداللہ

اسے ''صحیفۂ ابو زبیر'' بھی کہتے ہیں۔اس کی تمام احادیث ابو زبیر نے مشہور صحابی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے خود سن کر لکھی تھیں۔جیسا کہ سیر اعلام النبلاء نامی کتاب میں مذکور ہے۔

4.....ایسے صحابہ کرام کی تعداد پچاس (50) سے زیادہ ہے جنہوں نے خود حدیثیں لکھیں یا اُن کو لکھوا دی گئیں۔تفصیل کے لیے دیکھئے: الدکتور محمد مصطفیٰ الاعظمی کی کتاب " دراسات فی الحدیث النبوی وتاریخ تدوینه ،صفحه :92 تا 142."

## 3۔عہدِ تابعین میں تدوینِ حدیث:

پھر تابعین کے دور میں تدوین و کتابتِ حدیث کا کام زیادہ بڑے پیمانے پر ہوا کیونکہ اس دور میں مسلمانوں کے خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ (جن کو پانچواں خلیفۂ راشد بھی کہا جاتا ہے) نے علماء کو سرکاری طور پر حکم جاری کیا تھا کہ وہ تدوینِ حدیث کا کام کریں۔

چنانچہ اس عہد میں جس شخص نے سب سے بڑھ کر تدوین حدیث کا کام کیا وہ امام ابن شہاب زُہری (پیدائش 58ھ۔وفات 164ھ) تھے۔جنہوں نے مدینے میں بیٹھ کر احادیث کا بہت بڑا تحریری ذخیرہ جمع کر دیا۔

ان کے علاوہ جن تابعین نے حدیث کی تدوین و کتابت کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیا اُن میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

1۔سعید بن مسیب (پیدائش 14ھ۔وفات 93ھ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


2۔حسن بصری (پیدائش 21ھ۔وفات 110ھ)

3۔ابن سیرین (پیدائش 33ھ۔وفات 110ھ)

4۔عروہ بن زبیر (پیدائش 22ھ۔وفات 94ھ)

5۔علی بن حسین (زین العابدین) (پیدائش 38ھ۔وفات 94ھ)

6۔مجاہد (پیدائش 21ھ۔وفات 104ھ)

7۔قاسم بن محمد (پیدائش 37ھ۔وفات 104ھ)

8۔نافع (مولیٰ عبداللہ بن عمر، وفات 117ھ)

9۔سعید بن جبیر (پیدائش 45ھ۔شہادت 95ھ)

10۔سلیمان الاعمش (پیدائش 61ھ۔وفات 148ھ)

11۔عکرمہ مولیٰ ابن عباس (پیدائش 22ھ۔وفات 105ھ)

12۔عطاء بن ابی رباح (پیدائش 27ھ۔وفات 115ھ)

13۔قتادہ (پیدائش 61ھ۔وفات 117ھ)

14۔علقمہ (وفات 62ھ)

15۔ابراہیم نخعی (پیدائش 46ھ۔وفات 96ھ)

## 4۔تبع تابعین اور دوسری صدی ہجری میں تدوینِ حدیث:

اس کے بعد تبع تابعین کا دور آتا ہے۔اس عہد میں اور دوسری صدی ہجری میں جن علماء نے حدیث کی تدوین کا کام کیا اُن میں درج ذیل بہت مشہور ہیں:

1۔ابن جریج (پیدائش 80ھ۔وفات 150ھ)

2۔امام اوزاعی (پیدائش 88ھ۔وفات 156ھ)

3۔امام مالک (پیدائش 93ھ۔وفات 179ھ)

4۔سفیان ثوری (پیدائش 97ھ۔وفات 161ھ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5۔امام محمد بن حسن شیبانی (پیدائش 131ھ۔وفات 189ھ)

6۔محمد بن اسحاق (وفات 151ھ)

7۔سلیمان بن داؤد (وفات 204ھ)

8۔عبدالرزاق صنعانی (پیدائش 126ھ۔وفات 211ھ)

9۔ابن سعد (پیدائش 168ھ۔وفات 220ھ)

10۔ابوبکر بن ابی شیبہ (پیدائش 159ھ۔وفات 235ھ)

11۔امام احمد بن حنبل (پیدائش 164ھ۔وفات 241ھ)

12۔اسحاق بن راہویہ (پیدائش 161ھ۔وفات 238ھ)

## 5۔صحیح بخاری سے پہلے کی کُتب:

امام بخاری سے قبل زمانے کی لکھی ہوئی جو کتب احادیث آج موجود ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

1۔مؤطا امام مالک (وفات 179ھ)

2۔کتاب الخراج از امام ابو یوسف (وفات 182ھ)

3۔کتاب الآثار از امام محمد بن حسن شیبانی (پیدائش 131ھ۔وفات 189ھ)

4۔الطبقات الکبریٰ، ابن سعد (پیدائش 168ھ۔وفات 220ھ)

5۔مسند احمد از امام احمد بن حنبل رح (وفات 241ھ)

6۔مسند طیالسی از ابوداؤد طیالسی (وفات 211ھ)

7۔المصنف عبدالرزاق

8۔المصنف ابوبکر بن ابی شیبہ

9۔مسند حمیدی، امام عبداللہ بن زبیر حمیدی (وفات 219ھ)

10۔کتاب المغازی، از موسیٰ بن عقبہ (پیدائش 141ھ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


مذکورہ تمام حدیث کی کتابیں امام بخاری کی "الجامع الصحیح" سے پہلے کی ہیں اور آج دنیا میں موجود ہیں۔

## 6۔صحاحِ ستہ کے مؤلفین کے دور:

پھر اس کے بعد جامعین حدیث کا دور آتا ہے جس میں امام بخاری (وفات 256ھ)، امام مسلم (وفات 261ھ) اور صحاح کے مؤلفین کے علاوہ چند اور محدثین بھی آتے ہیں جن کی کتب ہمارے سامنے ہیں اور جن سے تدوینِ حدیث کے کام کی تکمیل ہوگئی۔

اب کیا تدوینِ حدیث کی اس تاریخ کو دیکھ کر یہ کہنے کی کوئی گنجائش باقی رہ جاتی ہے کہ حدیثیں تو حضورؐ کی وفات کے دو تین سو برس بعد لکھی گئیں؟

## 7۔صحیفۂ ہمام بن مُنبّہ:

صحیفۂ ہمام بن مُنبّہ کی تمام احادیث اس سے پہلے مسند احمد اور مصنف عبدالرزاق میں آ چکی تھیں مگر اصل صحیفہ نایاب تھا۔

اس صحیفے کو سب سے پہلے ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم (پیدائش 1908ء، وفات دسمبر 2003ء) نے 1953ء میں شائع کیا تھا۔ ڈاکٹر موصوف کو اس کا ایک قدیم نسخہ برلن (Berlin) سے ملا تھا۔ اُنہوں نے مزید تحقیق و جستجو کی تو اُن کو دمشق (شام) کی ایک لائبریری "المکتبہ الظاہریہ" سے اس کا ایک اور نسخہ دستیاب ہوگیا، جو 577ھ کا لکھا ہوا ہے۔ موصوف نے ان دونوں مخطوطوں کا تقابل کرنے کے بعد دمشق والے نسخے کو 1953ء میں شائع کرادیا جس میں کل 138 احادیث شامل ہیں۔ اور جس کا اُردو زبان کے علاوہ ترکی، فرانسیسی اور انگریزی زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔

اتفاق ایسا ہوا کہ جس دوران جامعہ الازہر (مصر) کے ایک عالم الدکتور رفعت فوزی عبدالمطلب اس مطبوعہ صحیفے کی تحقیق، تخریج اور شرح کا کام کر رہے تھے تو جبکہ وہ اپنا آدھا کام بھی مکمل کر چکے تھے اُن کو اس صحیفے کا ایک اور مخطوطہ مصر کی لائبریری "دار الکتب المصریہ" سے ہاتھ آ گیا جو 557ھ کا لکھا ہوا ہے اور اس کا نمبر 1981 حدیث ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


اس تیسرے مخطوطے میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ والے دونوں مخطوطوں کے مقابلے میں ایک حدیث زیادہ ہے۔ یہ زائد حدیث اس سے پہلے مسند احمد میں موجود صحیفے کی احادیث میں بھی شامل تھی۔

اب ڈاکٹر رفعت فوزی نے اسی مصری مخطوطے کو بنیاد بنالیا جو دراصل صحیفہ ہمام بن منبہ کا تیسرا مخطوطہ ہے اور 139 احادیث پر مشتمل ہے۔ اسے المکتبہ الخانجی نے ''صحیفہ ہمام بن منبہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ'' کے نام سے پہلی مرتبہ ستمبر 1985ء (مطابق محرم 1406ھ) میں قاہرہ سے شائع کیا۔

صحیفہ ہمام بن منبہ کی اکثر احادیث صحیحین میں موجود ہیں۔ باقی دوسری کتب حدیث میں مل جاتی ہیں۔ اس طرح اس کی کوئی حدیث بھی ضائع یا گم نہیں ہوئی۔

میں نے ڈاکٹر رفعت فوزی والے صحیفے کو سامنے رکھتے ہوئے مزید یہ کام کیا ہے کہ:

1۔ اس کے آغاز میں ایک دیباچہ لکھ کر شامل کیا ہے۔

2۔ صحیفے کا مکمل عربی متن درج کیا ہے۔

3۔ تمام احادیث کی عربی عبارات پر اعراب لگا دیے ہیں۔

4۔ ہر حدیث کا ایک عنوان قائم کر دیا ہے۔

5۔ تمام احادیث کا آسان اور سلیس اُردو ترجمہ کر دیا ہے۔

6۔ ہر حدیث کی ضروری تشریح و توضیح کر دی ہے۔

7۔ جن دوسری کتب میں صحیفے کی احادیث آئی ہیں اُن کا حوالہ دے دیا ہے، اس سلسلے میں صحیح بخاری، صحیح مسلم اور مشکوٰۃ المصابیح کی احادیث کے نمبر بھی ساتھ دے دیے ہیں۔

8۔ کتاب کے آخر میں صحیفے کی تمام احادیث کی دو فہرستیں بنا دی گئی ہیں۔ ایک حروف تہجی کے لحاظ سے اور دوسری مضامین کے اعتبار سے۔

9۔ صحیفے میں وارد تمام احادیث قدسیہ کی فہرست بھی الگ سے مرتب کر دی ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ میری اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے۔ اسے میرے لیے توشۂ آخرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


بنا دے۔ اس میں جہاں کہیں کوئی لغزش یا غلطی ہوئی ہے اس سے درگزر فرمائے اور اسے لوگوں کے لیے مفید اور نافع بنا دے۔ آمین

(( رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. وَ تُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ))

والسلام

محمد رفیق چودھری

26۔ اگست 2004ء

مطابق 9 رجب 1425ھ

لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# صحیفۂ ہمام بن مُنبّہ کا مکمل عربی متن

(نص صحیفۃ همام بن مُنبّه عن ابی هریرة عن مخطوط دار الکتب المصریه)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلی اللّٰه علی محمد و اٰله وسلم

أخبرنا الشيخ الامام الحافظ التقی أبوبكر محمد بن علی بن یاسر الأنصاری ، قراء ة علیه بالموصل و أنا أسمع فأقر به قال : أنا الإمام الحافظ زاهر(بن طاهر) بن محمد الشَّحَامِیُ المستملی قراء ة علیه ، أنا المشائخ أبو بكر محمد بن الصفار و أبو بكر أحمد ابن علی بن خلف الأدیب الشیرازی ، وأبو الحسن (علی بن أحمد) بن محمد النَّامَقِیُ القصال:

وأَخبرنا الشيخ الزكی أبو المظفرعبدالكريم بن خلف بن طاهر الشَّحَّامِیُ قراء ة علیه أنا أبو بكر أحمد بن خلف الشیرازی.

قال : وأخبرنا الشيخ الإمام أبو الفضل محمد بن احمد بن أبی الفضل أحمد بن جعفر الماهیانی المروزی قراء ة علیه بمرو ، أنا أبو بكر أحمد بن خلف و أبو سعد عبدالرحمن بن منصور بن رامش قالوا كلهم: أنا الأستاذ الإمام أبو طاهر محمد بن محمد بن مَحْمِش الزیادی قراء ة علیه ، أنا أبوبكر محمد بن حسین بن (الحسن بن) الخلیل القطان قراء ة علیه ، فأقر به ثنا أحمد بن یوسف السلمی ثنا عبدالرزاق ابن همام أنا مَعْمَرٌ بن راشد الصنعانی عَنْ همام بن مُنَبِّه، قَالَ ، هٰذا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


قَالَ :

۱۔ (( نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا ، وَ اُوْتِيْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِىْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ ، فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ. فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ. فَهُمْ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ ، فَالْيَهُوْدُ غَدًا ، وَّالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ ))

۲۔وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( مَثَلِىْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِىْ كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنٰى بُيُوْتًا فَاَحْسَنَهَا وَاَجْمَلَهَا وَاَكْمَلَهَا ، اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ مِّنْ زَوَايَاهَا ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ ، وَ يُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ فَيَقُوْلُوْنَ : اَلَا وُضِعَتْ هَاهُنَا لَبِنَةٌ فَتَمَّ بِنَاءُهُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (فَقَالَ مُحَمَّدٌ) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَاَنَا اللَّبِنَةُ ))

۳۔وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ (اَوْ جُنَّتَانِ) مِنْ حَدِيْدٍ اِلٰى ثُدِيِّهِمَا ، اَوْ اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا ، فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِشَىْءٍ ، ذَهَبَتْ عَلٰى جِلْدِهٖ حَتّٰى تَجُنَّ بَنَانَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ ، وَجَعَلَ الْبَخِيْلُ كُلَّمَا اَنْفَقَ شَيْئًا ، اَوْ حَدَّثَ بِهٖ نَفْسَهٗ ، عُضَّتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا ، فَيُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ ))

۴۔وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( مَثَلِىْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا ، جَعَلَ الْفِرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِىْ يَقَعْنَ فِى النَّارِ ، يَقَعْنَ فِيْهَا ، وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ ، وَ يَغْلِبْنَهٗ ، فَيَتَقَحَّمْنَ فِيْهَا ، فَذٰلِكَ مَثَلِىْ وَمَثَلُكُمْ : اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ : هَلُمَّ عَنِ النَّارِ ، فَتَغْلِبُوْنِىْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا ))

۵۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَّسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ ، لَا يَقْطَعُهَا ))

۶۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ ، اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ ، فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ ، وَلَا تَنَاجَشُوْا ، وَلَا تَحَاسَدُوْا ، وَلَا تَنَافَسُوْا ، وَلَا تَبَاغَضُوْا ، وَلَا تَدَابَرُوْا ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا ))

۷۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَسْئَلُ رَبَّهُ شَيْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اِيَّاهُ ))

۸۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَلْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ : مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ. ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ ، فَيَسْئَلُهُمْ ، وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ : كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ قَالُوْا : تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ، وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ))

۹۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَلْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلَّى فِيْهِ ، وَتَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ ، مَا لَمْ يُحْدِثْ ))

۱۰۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ ، وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ ، فَوَافَقَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى ، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ))

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


۱۱۔ (( وَقَالَ اَبُوْهَرَيْرَةُ : بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّسُوْقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِرْكَبْهَا. فَقَالَ : اِنَّهَا بَدَنَةٌ ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَقَالَ : وَيْلَكَ ، اِرْكَبْهَا ، وَيْلَكَ اِرْكَبْهَا. ))

۱۲۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ، لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ ، لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا. ))

۱۳۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ.))

۱۴۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( نَارُكُمْ هٰذَا ، مَا يُوْقِدُ بَنُوْ اٰدَمَ ، جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ. فَقَالُوْا : وَاللّٰهِ! اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَتَنَا ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ : فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَّ سِتِّيْنَ جُزْءًا ، كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا ))

۱۵۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ ، كَتَبَ كِتَابًا ، فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ : اِنَّ رَحْمَتِىْ غَلَبَتْ غَضَبِىْ ))

۱۶۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ ، فَاِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا ، فَلَا يَجْهَلْ ، وَلَا يَرْفُثْ ، فَاِنْ امْرُءٌ قَاتَلَهٗ ، اَوْ شَاتَمَهٗ ، فَلْيَقُلْ: اِنِّىْ صَائِمٌ ، اِنِّىْ صَائِمٌ ))

۱۷۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ ، يَذَرُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ مِنْ اَجْلِىْ ،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَالصِّيَامُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ ))

۱۸۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ ، فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ. فَاَمَرَ بِجَهَازِهٖ ، فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ، وَاَمَرَ بِهَا ، فَاُحْرِقَتْ فِي النَّارِ. فَاَوْحَى (اللّٰهُ) اِلَيْهِ: فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً؟ ))

۱۹۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ، لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ، مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً اَحْمِلُهُمْ ، وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً فَيَتَّبِعُوْنِيْ وَلَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّقْعُدُوْا بَعْدِيْ ))

۲۰۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ تُسْتَجَابُ لَهٗ. فَاُرِيْدُ ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ، اَنْ اُءَخِّرَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ))

۲۱۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ ، اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهٗ. وَمَنْ لَّمْ يُحِبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ ، لَمْ يُحِبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ. ))

۲۲۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( مَنْ اَطَاعَنِيْ ، فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ، وَمَنْ يَّعْصِنِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ ، وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ ، وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ ))

۲۳۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ ، فَيَفِيْضُ ، حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّتَقَبَّلَ مِنْهُ صَدَقَتَهٗ. قَالَ : وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ ، وَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


يَقْتَرِبَ الزَّمَانُ ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ. قَالُوْا اَلْهَرْجُ ، اَيُّ هُوَ ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : اَلْقَتْلُ ، اَلْقَتْلُ. ))

۲۴۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ ، تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ ، وَ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ. ))

۲۵۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْبَعِثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ. ))

۲۶۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا. فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَءَهَا النَّاسُ ، اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ ، وَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا. ))

۲۷۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ ، اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ ، لَهُ ضُرَاطٌ ، حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاذِيْنَ. فَاِذَا قُضِيَ التَّاذِيْنُ اَقْبَلَ ، حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِهَا اَدْبَرَ ، حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ ، يَخْطُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ ، وَيَقُوْلُ لَهُ :" اُذْكُرْ كَذَا ، اُذْكُرْ كَذَا." لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ ، حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ اِنْ يَّدْرِيْ كَمْ صَلّٰى. ))

۲۸۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى ، لَا يَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ ، سَحَّاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، اَرَءَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ؟ فَاِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِمَّا فِيْ يَمِيْنِهٖ. قَالَ : وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ. وَبِيَدِهِ الْاُخْرٰى ، اَلْقَبْضُ ،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ. ))

۲۹۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ ، لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ لَّا يَرَانِیْ ، ثُمَّ لَاَنْ يَّرَانِیْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ مِّثْلِ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ. ))

۳۰۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( يَهْلِكُ كِسْرٰى ، ثُمَّ لَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ ، وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ، ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرَ بَعْدَهٗ ، وَلَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَسَمَّى الْحَرْبَ " خُدْعَةً " ))

۳۱۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ:

(( اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ. ))

۳۲۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( ذَرُوْنِیْ مَا تَرَكْتُكُمْ. فَاِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَ اِخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَآئِهِمْ. فَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ ، وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ ، فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. ))

۳۳۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ ، صَلٰوةِ الصُّبْحِ ، وَ اَحَدُكُمْ جُنُبٌ ، فَلَا يَصُوْمُ يَوْمَئِذٍ. ))

۳۴۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ اِسْمًا ، مِائَةٌ اِلَّا وَاحِدَةً ، مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ. اِنَّهٗ وِتْرٌ ، يُحِبُّ الْوِتْرَ. ))

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


۳۵۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
(( اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ هُوَ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِى الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ ))

۳۶۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
(( طُهُوْرُ اِنَآءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْهِ ، فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ. ))

۳۷۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
(( وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ، لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْيَاتِىْ اَنْ يَّسْتَعِدُّوْا لِىْ بِحُزَمٍ مِنْ حَطَبٍ ، ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّىْ بِالنَّاسِ ، ثُمَّ اُحَرِّقُ بُيُوْتًا عَلٰى مَنْ فِيْهَا. ))

۳۸۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
(( نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ، وَاُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ. ))

۳۹۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
(( اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ اَوْ شِرَاكُهٗ ، فَلَا يَمْشِ فِىْ اِحْدَاهُمَا بِنَعْلٍ وَاحِدٍ ، وَالْاُخْرٰى حَافِيَةً ، لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا ))

۴۰۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
(( لَا يَاْتِى ابْنَ اٰدَمَ النَّذْرُ بِشَىْءٍ لَمْ اَكُنْ قَدَّرْتُهٗ ، وَلٰكِنْ يُلْقِهِ النَّذْرُ وَقَدْ قَدَّرْتُهٗ لَهٗ ، اُسْتُخْرِجَ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ وَيُؤْتِيْنِىْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ اٰتَانِىْ مِنْ قَبْلُ. ))

۴۱۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
(( اِنَّ اللّٰهَ قَالَ : اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ ، وَسَمَّى الْحَرْبَ " خُدْعَةً " ))

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


۴۲۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( رَاٰى عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَّسْرِقُ. فَقَالَ لَهٗ عِيْسٰى: سَرَقْتَ؟ فَقَالَ : كَلَّا ، وَالَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. فَقَالَ عِيْسٰى: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِىْ. ))

۴۳۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( مَا اُوْتِيْكُمْ مِنْ شَىْءٍ وَّ لَا اَمْنَعُكُمُوْهُ اِنْ اَنَا اِلَّا خَازِنٌ ، اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ. ))

۴۴۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ. فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ ، فَاِذَا كَبَّرَ ، فَكَبِّرُوْا ، وَاِذَا رَكَعَ ، فَارْكَعُوْا ، وَاِذَا قَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ، فَقُوْلُوْا : اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. فَاِذَا سَجَدَ ، فَاسْجُدُوْا ، وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا ، فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعِيْنَ. ))

۴۵۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَقِيْمُوْا الصَّفَّ فِى الصَّلٰوةِ ، فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ. ))

۴۶۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى. فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى: اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِىْ اَغْوَيْتَ النَّاسَ فَاَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَى الْاَرْضِ؟ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ : اَنْتَ مُوْسَى الَّذِىْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ عِلْمَ كُلِّ شَىْءٍ وَّ اصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهٖ ؟ قَالَ : نَعَمْ. قَالَ: اَ تَلُوْمُنِىْ عَلٰى اَمْرٍ قَدْ كَانَ كَتَبَ عَلَىَّ اَنْ اَفْعَلَ مِنْ قَبْلِ اَنْ اُخْلَقَ؟ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى. ))

۴۷۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴۷۔(( بَيْنَمَا اَيُّوْبَ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا ، خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ. فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ. قَالَ ، فَنَادَاهُ رَبُّهٗ : يَا اَيُّوْبُ! اَ لَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى؟ قَالَ: بَلٰى يَا رَبِّ! وَلٰكِنْ لَا غِنٰى لِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ. ))

۴۸۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ ، فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجَ. فَكَانَ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُسْرِجَ دَابَّتُهٗ. وَكَانَ لَا يَأْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ. ))

۴۹۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( رُءْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ. ))

۵۰۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(( لِيُسَلِّمِ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ. ))

۵۱۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا اَزَالُ اُقَاتِلُ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا:" لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ." فَاِذَا قَالُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، فَقَدْ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَنْفُسَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ. ))

۵۲۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ ، فَقَالَتِ النَّارُ : اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ. وَقَالَتِ الْجَنَّةُ : فَمَا لِيْ ، لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَآءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ.

فَقَالَ اللّٰهُ لِلْجَنَّةِ : اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِيْ ، اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


عِبَادِیْ. وَقَالَ لِلنَّارِ : اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِیْ ، اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ. وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا.

فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰی یَضَعَ اللّٰهُ فِیْهَا رِجْلَهٗ. فَتَقُوْلُ : قَطْ ، قَطْ. فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَیُزْوٰی بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ. وَلَا یَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا. وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا.))

۵۳۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْیُوْتِرْ. ))

۵۴۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِیْ بِاَنْ یَّعْمَلَ حَسَنَةً ، فَاَنَا اَكْتُبُهَا لَهٗ حَسَنَةً مَالَمْ یَعْمَلْهَا. فَاِذَا عَمِلَهَا ، فَاَنَا اَكْتُبُهَا لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا. وَاِذَا تَحَدَّثَ بِاَنْ یَّعْمَلَ سَیِّئَةً فَاَنَا اَغْفِرُهَا لَهٗ ، مَالَمْ یَعْمَلْهَا ، فَاِذَا عَمِلَهَا ، فَاَنَا اَكْتُبُهَا لَهٗ بِمِثْلِهَا. ))

۵۵۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

(( وَاللّٰهِ! لَقِیْدُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَیْرٌ لَّهٗ مِمَّا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ. ))

۵۶۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِنَّ اَدْنٰی مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِنْ هُیِّءَ لَهٗ اَنْ یُّقَالَ لَهٗ: تَمَنَّ. فَیَتَمَنّٰی وَ یَتَمَنّٰی. فَیُقَالُ لَهٗ : هَلْ تَمَنَّیْتَ؟ فَیَقُوْلُ: نَعَمْ. فَیَقُوْلُ لَهٗ: فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّیْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ. ))

۵۷۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَوْلَا الْهِجْرَةُ ، لَكُنْتُ امْرَءًا مِّنَ الْاَنْصَارِ. وَلَوْ یَنْدَفِعُ النَّاسُ فِیْ شُعْبَةٍ ، اَوْفِیْ وَادٍ ، وَالْاَنْصَارُ فِیْ شُعْبَةِ لَاِنْدَفَعْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


فِيْ شِعْبِهِمْ. ))

٥٨۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَوْلَا بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْبُثِ الطَّعَامُ ، وَلَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ ، وَلَوْ لَا حَوَّاءُ ، لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ. ))

٥٩۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ ، وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا. فَلَمَّا خَلَقَهٗ ، قَالَ: اِذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُوْلٰئِكَ النَّفَرِ ..... وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوْسٌ.....فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ. فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ.....قَالَ : فَذَهَبَ. فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. فَزَادُوْا : " رَحْمَةَ اللّٰهِ." قَالَ : فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ : طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا. فَلَمْ يَزِلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتّٰى الْاٰنَ. ))

٦٠۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى ، فَقَالَ لَهٗ : اَجِبْ رَبَّكَ. قَالَ : فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ ، فَفَقَاَهَا. قَالَ : فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ، فَقَالَ : اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ ، وَقَدْ فَقَاَ عَيْنِيْ. قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهٗ. قَالَ: اِرْجِعْ اِلٰى عَبْدِيْ ، فَقُلْ لَّهٗ : اَلْحَيَاةُ تُرِيْدُ؟ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ. فَمَا وَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً. قَالَ : ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ : ثُمَّ تَمُوْتُ. قَالَ : فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ. قَالَ: رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ اَنِّیْ عِنْدَهٗ ، لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ ، عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ. ))

٦١ ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى سَوْءَةِ بَعْضٍ. وَكَانَ مُوْسٰى يَغْتَسِلُ وَحْدَهٗ. فَقَالُوْا: وَاللّٰهِ! مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى اَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهٗ اٰدَرُ. قَالَ : فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ ، فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ. قَالَ : فَجَمَحَ مُوْسٰى فِيْ اَثَرِهٖ ، يَقُوْلُ : ثَوْبِیْ ، حَجَرُ ، ثَوْبِیْ ، حَجَرُ! حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْا اِسْرَائِيْلَ اِلٰى سَوْئَةِ مُوْسٰى ، فَقَالُوْا : وَاللّٰهِ! مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَأْسٍ. قَالَ: فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدَ مَا نُظِرَ اِلَيْهِ ، فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ ، وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا.

فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةُ: وَاللّٰهِ! اِنَّهٗ نَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ اَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبُ مُوْسٰى بِالْحَجَرِ. ))

٦٢ ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَيْسَ الْغِنٰى مِنْ كَثْرَةِ الْعَرْضِ ، وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ. ))

٦٣ ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِنَّ مِنَ الظُّلْمِ مَطْلَ الْغَنِيِّ ، وَاِنْ اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ ، عَلٰى مَلِیْءٍ فَلْيَتْبَعْ. ))

٦٤ ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَخْبَثُهٗ وَاَغْيَظُهٗ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ ، لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ. ))

٦٥ ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


(( بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّتَبَخْتَرُ فِيْ بُرْدَيْنِ ، وَقَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ ، خُسِفَ بِهِ الْاَرْضُ ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ))

٦٦۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:(( اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ. ))

٦٧۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( مَنْ يُّوْلَدُ ، يُوْلَدُ عَلٰى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ. فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُنْتِجُوْنَ الْبَهِيْمَةَ ، هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءِ حَتّٰى تَكُوْنُوْا اَنْتُمْ تَجْدَعُوْنَهَا؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَرَءَيْتَ مَنْ يَّمُوْتُ ، وَهُوَ صَغِيْرٌ؟ قَالَ : اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ. ))

٦٨۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِنَّ فِي الْاِنْسَانِ عَظْمًا ، لَا تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ اَبَدًا. فِيْهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالُوْا : اَيُّ عَظْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : عَجْمُ الذَّنَبِ.

وَقَالَ اَبُوالْحَسَنَ: اِنَّمَا هُوَ " عَجْبٌ " وَلٰكِنَّهُ قَالَ بِالْمِيْمِ ))

٦٩۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ ، اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوْا: فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ : اِنِّيْ لَسْتُ فِيْ ذٰلِكُمْ مِّثْلَكُمْ : اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ ، فَاكْلِفُوْا مِنَ الْعَمَلِ بِهِ طَاقَةً. ))

٧٠۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ يَدَهُ فِي الْوَضُوْءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا. اِنَّهُ لَا يَدْرِيْ اَحَدُكُمْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ. ))

٧١۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ عَلَيْهِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشَّمْسُ. قَالَ : تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ. وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهٖ وَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا ، اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ. وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ. وَتُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ. ))

۷۲۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا مَا رَبُّ النَّعَمِ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا ، تُسَلَّطُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، تَخْبِطُ وَجْهَهٗ بِاَخْفَافِهَا. ))

۷۳۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ. يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهٗ وَيَطْلُبُهٗ وَيَقُوْلُ: اَنَا كَنْزُكَ. قَالَ: وَاللّٰهِ! لَنْ يَّزَالَ يَطْلُبُهٗ حَتّٰى يَبْسُطُ يَدَهٗ ، فَيُلْقِمَهَا فَاهُ. ))

۷۴۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا يُبَالُ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ، ثُمَّ يُغْتَسَلُ بِهٖ. ))

۷۵۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ هٰذَا الطَّوَّافُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ ، اِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَيَسْتَحْيِيْ اَنْ يَّسْئَلَ النَّاسَ وَلَا يُفْطَنُ لَهٗ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ. ))

۷۶۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا تَصُوْمُ الْمَرْءَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ. وَلَا تَاْذَنُ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ. وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهٖ عَنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ ، فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِهٖ لَهٗ. ))

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


۷۷۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ ، وَلَا يَدْعُوْ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُ. اِنَّهُ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ اِنْقَطَعَ عَمَلُهُ. اَوْ قَالَ: اَجَلُهُ. اِنَّهُ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ اِلَّا خَيْرًا. ))

۷۸۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ " اَلْكَرْمُ " اِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ. ))

۷۹۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا. فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِى اشْتَرٰى الْعَقَارَ فِىْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ. فَقَالَ لَهُ الَّذِى اشْتَرَى الْعَقَارَ : خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّىْ ، اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ ، وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ. فَقَالَ الَّذِىْ شَرَى الْاَرْضَ : اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا. فَتَحَاكَمَا اِلَى الرَّجُلِ. فَقَالَ الَّذِىْ تَحَاكَمَا اِلَيْهِ : اَ لَكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَ اَحَدُهُمَا : لِىْ غُلَامٌ. وَقَالَ الْاٰخِرُ : لِىْ جَارِيَةٌ. فَقَالَ : اُنْكِحِ الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمَا مِنْهُ ، وَتَصَدَّقَا. ))

۸۰۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَ يَفْرَحُ اَحَدُكُمْ بِرَاحِلَتِهٖ اِذَا ضَلَّتْ مِنْهُ ثُمَّ وَجَدَهَا؟ قَالُوْا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

قَالَ: وَالَّذِى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ، لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ اِذَا تَابَ ، مِنْ اَحَدِكُمْ بِرَاحِلَتِهٖ اِذَا وَجَدَهَا ))

۸۱۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: (( اِذَا تَلَقَّانِیْ عَبْدِیْ بِشِبْرٍ ، تَلَقَّیْتُهٗ بِذِرَاعٍ ، وَاِذَا تَلَقَّانِیْ بِذِرَاعٍ ، تَلَقَّیْتُهٗ بِبَاعٍ ، وَاِذَا تَلَقَّانِیْ بِبَاعٍ جِئْتُهٗ ..... اَوْ قَالَ : اَتَیْتُهٗ ..... بِاَسْرَعَ. ))

۸۲۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَلْیَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرَیْهِ مِنْ مَّآءٍ ثُمَّ لْیَنْتَثِرْ. ))

۸۳۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

(( وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ! لَوْ اَنَّ عِنْدِیْ اُحُدًا ذَهَبًا لَاَحْبَبْتُ اَنْ لَّا یَاْتِیَ عَلَیَّ ثَلَاثُ لَیَالٍ وَّ عِنْدِیْ مِنْهُ دِیْنَارٌ اَجِدُ مَنْ یَّتَقَبَّلُهٗ مِنِّیْ ، لَیْسَ شَیْءٌ اُرْصِدُهٗ فِیْ دَیْنٍ عَلَیَّ. ))

۸۴۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا جَآءَكُمُ الصَّانِعُ بِطَعَامِكُمْ قَدْ اَغْنٰی عَنْكُمْ حَرَّهٗ وَدُخَانَهٗ ، فَادْعُوْهُ ، فَلْیَاْكُلْ مَعَكُمْ ، وَ اِلَّا فَالْقِمُوْهُ فِیْ یَدِهٖ (اَوْ لِیُنَاوِلْهُ فِیْ یَدِهٖ ))

۸۵۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا یَقُلْ اَحَدُكُمْ " اِسْقِ رَبَّكَ " اَوْ " اَطْعِمْ رَبَّكَ " " وَضِّئْ رَبَّكَ. " وَلَا یَقُلْ اَحَدُكُمْ " رَبِّیْ " وَ لْیَقُلْ " سَیِّدِیْ " مَوْلَایَ. وَ لَا یَقُلْ اَحَدُكُمْ : " عَبْدِیْ ، اَمَتِیْ " وَ لْیَقُلْ: " فَتَایَ ، فَتَاتِیْ ، غُلَامِیْ. " ))

۸۶۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ ، لَا یَبْصُقُوْنَ فِیْهَا وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ فِیْهَا. اٰنِیَتُهُمْ وَ اَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ. وَ مَجَامِرُهُمْ مِنَ الْاَلُوَّةِ ، وَ رَشْحُهُمْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْمِسْكُ. وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ. لَا اِخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ ، وَلَا تَبَاغُضَ ، قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ وَاحِدٍ ، يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا. ))

۸۷۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَهٗ. اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ. فَاَیُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهٗ اَوْ شَتَمْتُهٗ اَوْ جَلَدْتُهٗ اَوْ لَعَنْتُهٗ ، فَاجْعَلْهَا صَلٰوةً وَّ زَكٰوةً وَّ قُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ))

۸۸۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِمَنْ كَانَ قَبْلَنَا ، ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا ، فَطَيَّبَهَا لَنَا. ))

۸۹۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( دَخَلَتِ امْرَءَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ لَهَا اَوْ هِرٍّ رَبَطَتْهَا ..... فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَ لَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا تَتَقَمَّمُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ ، حَتّٰى مَاتَتْ هَزْلًا. ))

۹۰۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا يَسْرِقُ سَارِقٌ وَّهُوَ حِيْنَ يَسْرِقُ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَزْنِیْ زَانٍ وَّ هُوَ حِيْنَ يَزْنِیْ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَشْرَبُ الْحُدُوْدَ اَحَدُكُمْ ..... يَعْنِی الْخَمْرَ ..... وَهُوَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا مُؤْمِنٌ.

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَا يَنْتَهِبُ اَحَدُكُمْ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ اِلَيْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ اَعْيُنَهُمْ فِيْهَا وَهُوَ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ. وَلَا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ..... وَ اِيَّاكُمْ ، وَ اِيَّاكُمْ. ))

۹۱۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۱۔(( وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ ، لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ ، وَ لَا یَھُوْدِیٌّ ، وَّ لَا نَصْرَانِیٌّ ، وَ مَاتَ وَ لَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ. ))

۹۲۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :

(( اَلتَّسْبِیْحُ لِلْقَوْمِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَآءِ فِی الصَّلٰوۃِ. ))

۹۳۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :

(( کُلُّ کَلْمٍ یُکْلَمُ بِہِ الْمُسْلِمُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَکُوْنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَھَیْئَتِھَا اِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا ، اَللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ ، وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْکِ. ))

۹۴۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :

(( لَا تَزَالُوْنَ تَسْتَفْتُوْنَ حَتّٰی یَقُوْلُ اَحَدُکُمْ : ھٰذَا اللّٰہُ خَلَقَ الْخَلْقَ ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰہَ؟ ))

۹۵۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :

(( اِنِّیْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰی اَھْلِیْ فَاَجِدُ التَّمْرَۃَ سَاقِطَۃً عَلٰی فِرَاشِیْ (اَوْفِیْ بَیْتِیْ) فَاَرْفَعُھَا لِاٰکُلَھَا ، ثُمَّ اَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الصَّدَقَۃِ ، فَاُلْقِیْھَا. ))

۹۶۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :

(( وَاللّٰہِ ، لَاَنْ یَّلِجَّ اَحَدُکُمْ بِیَمِیْنِہٖ فِیْ اَھْلِہٖ اٰثَمُ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ اَنْ یُّعْطِیَ کَفَّارَتَہُ الَّتِیْ فَرَضَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ. ))

۹۷۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا اُکْرِہَ الْاِثْنَانِ عَلَی الْیَمِیْنِ فَاسْتَحَبَّاھَا (اَوْ اِسْتَحَبَّاھَا) فَاَسْھِمْ بَیْنَھُمَا. ))

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


۹۸۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
(( اِذَا مَا اَحَدُكُمُ اشْتَرٰى لِقْحَةً مُّصَرَّاةً اَوْ شَاةً مُصَرَّاةً ، فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَحْلُبَهَا ، اِمَّا هِيَ ، وَ اِلَّا فَلْيَرُدَّهَا وَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ. ))

۹۹۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
(( اَلشَّيْخُ شَآبٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَيْنِ : طُوْلُ الْحَيٰوةِ وَكَثْرَةُ الْمَالِ. ))

۱۰۰۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
(( لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ ، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِىْ اَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ اَنْ يَّنْزِعَ مِنْ يَدِهٖ ، فَيَقَعَ فِىْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ. ))

۱۰۱۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
(( اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ) وَهُوَ حِيْنَئِذٍ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ.))

۱۰۲۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
(( اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهُ عَلٰى رَجُلٍ يَّقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ..... صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ..... فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ..... عَزَّوَجَلَّ. ))

۱۰۳۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
(( عَلٰى اِبْنِ اٰدَمَ نَصِيْبٌ مِّنَ الزِّنَا ، اَدْرَكَ لَا مُحَالَةَ. قَالَ : فَالْعَيْنُ زِنْيَتُهَا النَّظَرُ وَتَصْدِيْقُهَا الْاِعْرَاضُ ، وَاللِّسَانُ زِنْيَتُهُ الْمَنْطِقُ ، وَالْقَلْبُ زِنْيَتُهُ التَّمَنّٰى ، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ بِمَا ثَمَّ اَوْ يُكَذِّبُ. ))

۱۰۴۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
(( اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ ، فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ. وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ. ))

۱۰۵۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفِ الصَّلٰوةَ ، فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ ، وَفِيْهِمُ الضَّعِيْفَ ، وَفِيْهِمُ السَّقِيْمَ. وَاِنْ قَامَ وَحْدَهُ ، فَلْيُطِلْ صَلٰوتَهُ مَا شَآءَ. ))

۱۰۶۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ : يَا رَبِّ! ذَاكَ عَبْدٌ يُرِيْدُ اَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً ..... وَهُوَ اَبْصَرُ بِهٖ ..... فَقَالَ: اِرْقُبُوْهُ ، فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِمِثْلِهَا ، اِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً ، اِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَّايَ. ))

۱۰۷۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:

(( كَذَّبَنِيْ عَبْدِيْ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهٗ. وَ شَتَمَنِيْ عَبْدِيْ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهٗ. اَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ اَنْ يَّقُوْلَ : لَنْ يُّعِيْدَنَا كَمَا بَدَءَنَا. وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ اَنْ يَّقُوْلَ : اِتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا. وَاَنَا الصَّمَدُ : لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ ، وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ كُفُوًا اَحَدٌ. ))

۱۰۸۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَبْرِدُوْا عَنِ الْحَرِّ فِى الصَّلٰوةِ ، فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. ))

۱۰۹۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ. ))

۱۱۰۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


(( اِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ فَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ. فَمَآ اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا ، وَمَا سُبِقْتُمْ فَاَتِمُّوْا. ))

۱۱۱۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( يَضْحَكُ اللّٰهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ. قَالُوْا: وَكَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: يُقْتَلُ هٰذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْاٰخَرِ فَيَهْدِيْهِ اِلَى الْاِسْلَامِ ، ثُمَّ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ. ))

۱۱۲۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا يَبِيْعُ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطِبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ. ))

۱۱۳۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَلْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ ، وَالْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ. ))

۱۱۴۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِنَّمَا سُمِّيَ خَضِرٌ ، لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاِذَا هِيَ تَهْتَزُّ تَحْتَهٗ خَضْرَآءَ. ))

۱۱۵۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَى الْمُسْبِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يَعْنِيْ اِزَارَهٗ. ))

۱۱۶۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ : اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ يُّغْفَرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ. فَبَدَّلُوْا ، فَدَخَلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا: حَبَّةٌ فِيْ شَعَرَةٍ. ))

۱۱۷۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(( اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى لِسَانِهٖ : فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ ، فَلْيَضْطَجِعْ. ))

۱۱۸۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

(( لَا يَقُلْ اِبْنُ اٰدَمَ " يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ " فَاِنِّيْ اَنَا الدَّهْرُ ، اُرْسِلُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ، فَاِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا. ))

۱۱۹۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ اَنْ يَّتَوَفَّاهُ اللّٰهُ بِحُسْنِ طَاعَةِ رَبِّهٖ وَطَاعَةِ سَيِّدِهٖ. نِعِمَّا لَهٗ ، نِعِمَّا لَهٗ. ))

۱۲۰۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهٗ ، فَاِنَّهٗ يُنَاجِي اللّٰهَ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ ، وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ ، فَاِنَّ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكًا ، وَلٰكِنْ لِّيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهٖ ، اَوْ تَحْتَ رِجْلِهٖ ، فَيَدْفِنُهٗ. ))

۱۲۱۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا قُلْتَ النَّاسَ : اَنْصِتُوْا ، وَهُمْ يَتَكَلَّمُوْنَ فَقَدْ لَغَوْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ..... يَعْنِيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. ))

۱۲۲۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ. فَاَيُّكُمْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيْعَةً فَادْعُوْنِيْ ، فَاِنِّيْ وَلِيُّهٗ. وَ اَيُّكُمْ مَا تَرَكَ مَالًا ، فَلْيُؤْثِرْ بِمَا لِهٖ عَصَبَتَهٗ مَنْ كَانَ. ))

۱۲۳۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ: " اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ." اَوْ " اِرْحَمْنِيْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اِنْ شِئْتَ " اَوْ " اُرْزُقْنِیْ اِنْ شِئْتَ " لِیَعْزِمَ الْمَسْئَلَةَ. اِنَّهٗ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ : لَا مُکْرِهَ لَهٗ. ))

۱۲۴۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

(( غَزَا نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ : لَا یَتْبَعْنِیْ رَجُلٌ قَدْ کَانَ مَلَکَ بُضْعَ اِمْرَءَةٍ یُرِیْدُ اَنْ یَّبْنِیَ بِهَا وَلَمَّا بَنٰی ، وَلَا اٰخَرُ بَنٰی بُنَاءً لَهٗ ، وَلَمَّا یَرْفَعْ سُقُفَهَا ، وَلَا اٰخَرُ قَدِ اشْتَرٰی غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ یَنْتَظِرُ وِلَادَهَا. فَغَزَا ، فَدَنَا الْقَرْیَةَ حِیْنَ صَلَّی الْعَصْرَ اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ : اَنْتِ مَاْمُوْرَةٌ وَّ اَنَا مَاْمُوْرٌ. اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلٰی شَیْئًا. فَحُبِسَتْ عَلَیْهِ ، حَتّٰی فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ. فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا فَاَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَاْکُلَهٗ ، فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَهٗ. فَقَالَ: فِیْکُمْ غُلُوْلٌ. فَلْیُبَایِعْنِیْ مِنْ کُلِّ قَبِیْلَةٍ رَجُلٌ. فَبَایَعُوْهُ فَلَصِقَتْ یَدُ رَجُلٍ بِیَدِهٖ. فَقَالَ: فِیْکُمُ الْغُلُوْلُ ، فَلْتُبَایِعْنِیْ قَبِیْلَتُكَ. فَبَایَعَتْهُ قَبِیْلَتُهٗ ، فَلَصِقَ یَدُ رَجُلَیْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ بِیَدِهٖ. فَقَالَ: فِیْکُمُ الْغُلُوْلُ ، اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ " قَالَ : فَاَخْرَجُوْا لَهٗ مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ. فَوَضَعُوْهُ فِی الْمَالِ وَ هُوَ بِالصَّعِیْدِ ، فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَکَلَتْ. قَالَ: فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا. ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰی ضُعْفَنَا وَعَجْزَنَا ، فَطَیَّبَهَا لَنَا. ))

۱۲۵۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :

(( بَیْنَمَا اَنَا نَائِمٌ ، رَءَیْتُ اَنِّیْ اَنْزِعُ عَلٰی حَوْضٍ اَسْقِی النَّاسَ. فَاَتَانِیْ اَبُوْبَکْرٍ ، فَاَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ یَدِیْ لِیُرِیْحَنِیْ. فَنَزَعَ دَلْوَیْنِ ، وَفِیْ نَزْعِهٖ ضُعْفٌ ، وَاللّٰهُ یَغْفِرُ لَهٗ.

قَالَ: فَاَتَانِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاَخَذَهَا مِنْهُ ، فَلَمْ یَنْزِعْ رَجُلٌ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


نَزَعَهُ حَتّٰى وَلّٰى النَّاسُ وَالْحَوضُ يَنْفَجِرُ. ))

۱۲۶۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا. خُوْزَ كِرْمَانَ ، قَوْمًا مِّنَ الْاَعَاجِمِ ، حُمْرَ الْوُجُوْهِ ، فُطْسَ الْاُنُوْفِ ، صِغَارَ الْاَعْيُنِ ، كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ. ))

۱۲۷۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَلْخُيَلَاءُ وَالْفَخْرُ فِيْ اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ ، وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ. ))

۱۲۸۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ. ))

۱۲۹۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِيْ هٰذِهِ الشَّاْنِ ..... اَرَاهُ يَعْنِي الْاِمَارَةَ..... مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِّمُسْلِمِهِمْ ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِّكَافِرِهِمْ. ))

۱۳۰۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ ، اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغْرِهٖ ، وَ اَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ. ))

۱۳۱۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَلْعَيْنُ حَقٌّ ، وَ نَهٰى عَنِ الْوَشْمِ. ))

۱۳۲۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ ، وَلَا يَمْنَعُهُ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَّا اِنْتِظَارُهَا. ))

۱۳۳۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


(( اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى ، وَابْدَءْ بِمَنْ تَعُوْلُ. ))

۱۳۴۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ، قَالُوْا: كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : اَلْاَنْبِيَآءُ اِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ ، وَّ اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى ، وَ دِيْنُهُمْ وَاحِدٌ ، فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ. ))

۱۳۵۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ ، اِذْ اُوْتِيْتُ مِنْ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِىْ يَدَىَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ ، فَكَبُرَا عَلَىَّ وَاَهَمَّانِىْ. فَاُوْحِىَ اِلَىَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا ، فَذَهَبَا ، فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا : صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ. ))

۱۳۶۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ بِمُنْجِيْهِ عَمَلُهُ ، وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا. قَالُوْا: وَ لَا اَنْتَ ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : وَ لَا اَنَا ، اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِىَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَّ فَضْلٍ. ))

۱۳۷۔ وَقَالَ: وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :(( عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَلُبْسَتَيْنِ: اَنْ يَّحْتَبِىَ اَحَدُكُمْ فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ، لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَىْءٌ ، وَاَنْ يَّشْتَمِلَ فِىْ اِزَارِهٖ اِذَا صَلّٰى ، اِلَّا اَنْ يُّخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقِهٖ ،

وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسِّ وَالْاِلْقَاءِ وَالنَّجْشِ. ))

۱۳۸۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ ، وَالنَّارُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. ))

۱۳۹۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا ، وَ اَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ ..... وَ اَظُنُّهُ قَالَ: فَهِيَ لَكُمْ ، اَوْ نَحْوَهُ مِنَ الْكَلَامِ ، وَ اَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ، ثُمَّ هِيَ لَكُمْ. ))

تمّت صحيفة همّام بن منبّه ، والحمد لله [1]

[1] صحیفہ ھمام بن منبہ کا یہ مخطوطہ ۵۵۷ھ میں لکھا گیا تھا جس کا متن یہاں درج کیا گیا ہے اور جواب مخطوطہ دار الکتب المصریہ کہلاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 1.....اُمت مسلمہ کی فضیلت

1..... عَنْ هَمّام بن مُنَبّه ، قَالَ ، هٰذا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :

(( نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا ، وَ اُوْتِيْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِىْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ ، فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ. فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ. فَهُمْ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ ، فَالْيَهُوْدُ غَدًا ، وَّالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ ))

ہمام بن منبہؒ کہتے ہیں کہ ہم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہم آخری اُمت ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے آگے اور مقدم ہوں گے۔ دوسروں کو ہم سے پہلے اللہ کی کتاب دی گئی اور ہمیں بعد میں دی گئی۔ یہی جمعے کا دن اُن کی عبادت کے لیے بھی مقرر کیا گیا تھا مگر اُنہوں نے اس بارے میں اختلاف پیدا کر لیا۔ پھر ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت نصیب فرمائی اور وہ لوگ ہم سے پیچھے رہ گئے۔ چنانچہ یہودیوں نے اپنے لیے کل یعنی ہفتے کا دن اور عیسائیوں نے اپنے لیے پرسوں یعنی اتوار کا دن مقرر کر لیا۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں چند اُمور بیان ہوئے ہیں:

1۔ اُمت مسلمہ اگرچہ آخری زمانے میں پیدا ہوئی ہے لیکن آخرت میں اس کا مقام و مرتبہ پہلی اُمتوں سے بڑھ کر ہوگا۔

2۔ اہل کتاب کو اللہ کی کتاب (توریت اور انجیل وغیرہ) پہلے دی گئی اور اُمت مسلمہ کو بعد میں کتاب الٰہی یعنی قرآن مجید عطا ہوا۔ اب آخری الہامی کتاب نازل ہو جانے کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


بعد پہلی تمام الہامی کتابیں منسوخ ہو چکی ہیں۔ اسی طرح شریعت محمدی نے پہلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ ظاہر ہے اب فضیلت ناسخ کو حاصل ہے منسوخ کو نہیں۔ لہٰذا قرآن مجید پہلی تمام کتابوں سے افضل ہے اور شریعت محمدی بھی پہلی تمام شریعتوں پر فضیلت رکھتی ہے۔

3۔ اہل کتاب کے لیے بھی جمعے کا دن عبادت کے لیے مخصوص کیا گیا تھا، لیکن انہوں نے سرکشی کر کے اپنے لیے ہفتے کا دن (سبت) مقرر کر لیا۔ اسی طرح عیسائیوں نے اپنے لیے اتوار کا دن مقرر کر لیا۔ امت مسلمہ کے لیے جمعۃ المبارک کا دن مقرر کیا گیا ہے، جو تمام دِنوں میں سب سے افضل ہے۔ اس سے بھی امت مسلمہ کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔

4۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری میں اہل کتاب پیچھے رہ گئے اور اس معاملے میں امت مسلمہ ان پر سبقت لے گئی۔ اس لیے اُمّتِ مسلمہ پہلی اُمتوں سے افضل اور بہتر ہے۔

## حوالہ جات:

مذکورہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 876

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 1978، 1979، 1980، 1981، 1982

3۔ صحیح ابن خزیمہ

4۔ مسند احمد

5۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 1354

6۔ کنز العمال

7۔ شرحُ السُّنة

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 2.....حضورؐ آخری نبی ہیں

2..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنٰى بُيُوْتًا فَاَحْسَنَهَا وَاَجْمَلَهَا وَاَكْمَلَهَا ، اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ مِّنْ زَوَايَاهَا ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ ، وَ يُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ فَيَقُوْلُوْنَ : اَلَا وُضِعَتْ هَاهُنَا لَبِنَةٌ فَتَمَّ بِنَائُهُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (فَقَالَ مُحَمَّدٌ) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَاَنَا اللَّبِنَةُ ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص خوبصورت، عمدہ اور مکمل مکان بنائے، مگر کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ جائے۔ لوگ اس عمارت کو غور سے دیکھیں اور خوش ہوں لیکن پھر پوچھیں کہ کیوں اس کونے کی جگہ ایک اینٹ نہ رکھ دی گئی تا کہ عمارت مکمل ہو جاتی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا میں وہی اینٹ ہوں۔"

## وضاحت:

قرآن وسنت اور اجماعِ امت سے یہ عقیدہ ثابت ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کی بعثت کے بعد نبوت ورسالت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔ جو شخص حضورؐ کے آخری نبی ہونے کا انکار کرے وہ کافر اور غیر مسلم ہے۔ اسی عقیدے اور حقیقت کو مذکورہ حدیث میں ایک سادہ لیکن عمدہ مثال سے بیان کیا گیا ہے کہ حضورؐ انبیائے کرام کی شاندار عمارت کی وہ آخری اینٹ ہیں جس کے بعد عمارت مکمل ہو گئی ہے اور اب اس میں کسی اضافے کی ضرورت نہیں رہی۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 3534، 3535
2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 5960
3۔ جامع ترمذی
4۔ مُسند اَحمد
5۔ مصنف ابن ابی شیبہ
6۔ دُرِ منثور
7۔ کنز العمال
8۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 5745
9۔ شرح السُّنہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 3.....بخیل اور سخی کی مثال

3..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ (اَوْ جُنَّتَانِ) مِنْ حَدِيْدٍ اِلٰى ثُدِيِّهِمَا ، اَوْ اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا ، فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِشَيْءٍ ، ذَهَبَتْ عَلٰى جِلْدِهٖ حَتّٰى تَجُنَّ بَنَانَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ ، وَجَعَلَ الْبَخِيْلُ كُلَّمَا اَنْفَقَ شَيْئًا ، اَوْ حَدَّثَ بِهٖ نَفْسَهٗ ، عُضَّتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا ، فَيُوَسِّعَهَا وَلَا تَتَّسِعُ ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ایسے دو آدمیوں کی ہے جن کے جسموں پر لوہے کے دو جبے یا دو زرہیں ہوں جو ان کے سینے یا ہنسلی کی ہڈیوں تک ہوں۔ جب صدقہ دینے والا کوئی چیز صدقہ کرتا ہے تو یہ لوہا اس کے جسم سے دور ہٹتا جاتا ہے اور اس طرح اس کا جوڑ جوڑ محفوظ رہتا ہے۔ مگر جب بخیل آدمی کچھ مال خرچ کرتا ہے یا خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو لوہے کا ہر حلقہ اور کڑی اس کے جسم کو کاٹنے لگتی ہے۔ آدمی چاہتا ہے کہ یہ کھلی ہو مگر وہ کشادہ نہیں ہوتی۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں ایک تشبیہ کے ذریعے بخیل اور سخی آدمی کی دو مختلف ذہنی حالتوں کو واضح کیا گیا ہے۔

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایک سخی جب اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتا ہے تو اس کا دل کشادہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ دل کھول کر اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتا ہے۔ لیکن کوئی بخیل جب اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتا ہے یا مال خرچ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کا دل تنگ ہونے لگتا ہے اور اس کا ہاتھ خرچ کرنے سے رک جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 1443
2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 2361
3۔ مسند احمد
4۔ دُرِ منثور
5۔ شرح السُّنۃ
6۔ تفسیر قرطبی
7۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 1864

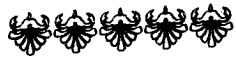

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 4.....حضورؐ لوگوں کو دوزخ سے بچاتے ہیں

4..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( مَثَلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا ، جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِيْ يَقَعْنَ فِي النَّارِ ، يَقَعْنَ فِيْهَا ، وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ ، وَ يَغْلِبْنَهُ ، فَيَتَقَحَّمْنَ فِيْهَا ، فَذَالِكَ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ : اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ : هَلُمَّ عَنِ النَّارِ ، فَتَغْلِبُوْنِيْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میری مثال ایسے آدمی کی ہے جس نے آگ جلائی، پھر جب اس سے اِردگرد کی جگہ روشن ہو جائے تو پروانے اور بعض کیڑے مکوڑے جو آگ میں آ کر گرتے ہیں، وہاں گرنے لگیں۔ وہ آدمی ان سب کو گرنے سے روکتا ہو، مگر وہ دھاوا بول کر آگ میں گھس جائیں۔ میری اور تمہاری مثال یہی ہے۔ میں تمہیں آگ سے بچانا چاہتا ہوں اور پکار پکار کر کہتا ہوں کہ ''بچو آگ سے، بچو آگ سے'' مگر تم ہو کہ آگ میں گھستے چلے جاتے ہو۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں ایک مثال کے ذریعے سمجھایا گیا ہے کہ لوگ اپنی جہالت اور نفسانی خواہشات کی وجہ سے گناہوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کو اچھائی برائی اور حلال و حرام کی تمیز نہیں رہتی۔ وہ اپنے نفع و نقصان کو نہیں پہچانتے۔ وہ گمراہ ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اپنے آپ کو ہلاکت اور بربادی کے گڑھے میں گرا دیتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو گمراہی اور بربادی سے بچانے کے لیے انبیائے کرام کو مبعوث فرمایا۔ حضرت محمد ﷺ بھی اپنی امت کو جہالت اور گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہدایت کی روشنی کی طرف لاتے ہیں، مگر لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے دوزخ کی آگ کی طرف لپکتے ہیں، لیکن حضورؐ ان کو دوزخ کی طرف بڑھنے سے روکتے ہیں۔ ان کو ایمان اور نیک اعمال کی دعوت دیتے ہیں تاکہ وہ جہنم کے عذاب سے بچ جائیں۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 6483، 3426

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 5957، 5958، 5955

3۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 149

4۔ مسند احمد

5۔ شرح السُّنۃ

6۔ کنز العمال

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 5.....جنت کے درخت کا سایہ

5..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَّسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ ، لَا يَقْطَعُهَا ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جنت میں ایک اتنا بڑا درخت ہے جس کے سائے میں کوئی سوار اگر سو سال تک چلتا رہے تو بھی وہ سایہ ختم نہ ہو۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مضمون بالکل واضح ہے کہ جنت میں ایک اتنا بڑا درخت ہوگا، جس کا اس قدر طویل سایہ ہوگا کہ کوئی سوار اپنی سواری پر سو (100) سال تک بھی چلتا رہے جب بھی وہ اسے پار نہیں کر سکے گا۔

جنت کا تعلق آخرت سے ہے جو دوسرا جہان ہے۔ وہاں کا ماحول، وہاں کا نظام اور وہاں کی اشیاء اور قوانین ہماری دنیا سے بالکل الگ ہیں۔

قرآن مجید میں جنت کی چوڑائی آسمان اور زمین کی چوڑائی کے برابر بتائی گئی ہے۔

﴿ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ط ﴾ [الحدید:21]

''اور جنت جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کی چوڑائی کے برابر ہے۔''

دوسرے مقام پر قرآن مجید میں ہے کہ جنت میں لمبا سایہ ہوگا:

﴿ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ o ﴾ [الواقعہ:30]

''اور لمبے لمبے سائے ہوں گے۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لیے جنت میں جو نعمتیں تیار کر رکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہاں ایک اتنا بڑا سایہ دار درخت ہوگا جس کے سائے کی جگہ کو کوئی سوار سو سال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چلنے کے بعد بھی عبور نہیں کر سکتا۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 3252، 4881

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 7136، 7137، 7138

3۔ جامع ترمذی

4۔ ابن ماجہ

5۔ سنن دارمی

6۔ مسند احمد

7۔ شرح السُّنة

8۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 5615

9۔ مصنف عبدالرزاق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


## 6..... بدگمانی سے بچو، آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو

6..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ ، اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ ، فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ ، وَ لَا تَنَاجَشُوْا ، وَ لَا تَحَاسَدُوْا ، وَ لَا تَنَافَسُوْا ، وَ لَا تَبَاغَضُوْا ، وَ لَا تَدَابَرُوْا ، وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بدگمانی سے بچو، بدگمانی سے بچو۔ بدگمانی تو سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔ آپس میں لین دین کرتے وقت دھوکہ نہ دو۔ حسد نہ کرو۔ لالچ اور خودغرضی میں ایک دوسرے سے آگے نہ بڑھو۔ باہم بُغض نہ رکھو، قطع تعلقی نہ کرو۔ اے اللہ کے بندو! ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن کر رہو۔''

وضاحت:

اس حدیث میں چند ایسی چیزوں کی ممانعت کی گئی ہے جو مسلمانوں کے درمیان نفرت اور دشمنی کا سبب بنتی ہیں۔

1۔ سب سے پہلے بدگمانی کرنے سے روکا گیا ہے۔ بدگمانی کیا ہے دوسرے کے بارے میں جھوٹا وہم ہے۔ اور جو کہ جھوٹ ہی کی ایک قسم ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا ..... ﴾ [الحجرات:12]

''اے ایمان والو! زیادہ بدگمانی کرنے سے بچو بے شک بعض بدگمانیاں گناہ ہوتی ہیں۔ اور ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ رہو۔''

بدگمانی کرنے والے کو دوسرے شخص کے ہر کام میں بدنیتی نظر آتی ہے جس کے نتیجے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دوافراد کے درمیان برادرانہ تعلقات خراب ہو جاتے ہیں۔اس لیے دوسروں کے بارے میں بدگمانی کرنے سے بچنا چاہیے اور حسن ظن یعنی اچھے گمان سے کام لینا چاہیے۔

2۔ پھر ''نجش'' یعنی لین دین میں دھوکا کرنے سے منع فرمایا گیا۔اس میں جعلی بولی دینا بھی شامل ہے۔کیونکہ اس سے بھی مسلمانوں کے باہمی تعلقات بگڑتے ہیں۔

3۔ پھر ایک دوسرے سے حسد کرنے سے منع کیا گیا۔

4۔ پھر ایک دوسرے کی ریس کرنے سے منع کیا گیا۔ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر دنیا کا مال و دولت حاصل کرنے کی کوشش اور دوڑ سے منع کیا گیا۔

5۔ پھر ایک دوسرے سے بُغض رکھنے اور نفرت کرنے سے روکا گیا۔کیونکہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔بھائیوں کو ایک دوسرے سے نفرت نہیں کرنی چاہیے۔

6۔ پھر ایک دوسرے سے قطعی تعلق کرنے سے منع کیا گیا۔

7۔ اور آخر میں بھائی بھائی بن کر رہنے کا حکم دیا گیا تاکہ مسلمان آپس میں متحد اور مضبوط رہیں۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 6064، 6066

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 6536

3۔ جامع ترمذی

4۔ موطا امام مالک

5۔ مسند احمد

6۔ کنز العمال

7۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 5028

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


8۔ شرح السُّنة

9۔ دُرِّ منثور

10۔ ترغیب وترہیب

11۔ ادب المفرد

12۔ تفسیر قرطبی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 7..... جمعے کے دن کی فضیلت

7..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَسْئَلُ رَبَّهٗ شَيْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اِيَّاهُ ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جمعے کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے، جس کے دوران میں کوئی مسلمان نماز کی حالت میں اپنے رب سے جو کچھ مانگے، اسے مل جاتا ہے۔''

## وضاحت:

اس حدیث سے جمعے کے دن کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اس دن ایک ایسا وقت، ایک ایسا لمحہ اور ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے، جو اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور قبولیت کی گھڑی ہوتی ہے۔ اس میں بندے کی ہر دعا قبول ہوتی ہے۔

اگرچہ اس خاص وقت کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ کون سا وقت ہے۔ البتہ اکثر علماء نے اس سے وہ وقت مراد لیا ہے جو امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نمازِ جمعہ ختم ہونے تک کا وقت ہوتا ہے۔ اس دوران میں جو دعا بھی کی جائے وہ مقبول ہوتی ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 935، 5294، 6400

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 1969، 1970، 1973

3۔ مسند احمد

4۔ فتح الباری

5۔ مصنف ابن ابی شیبہ

6۔ شرح السُّنة

7۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 1357

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 8.....فجر اور عصر کی نمازوں کی فضیلت

8..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَلْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ : مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ. ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ ، فَيَسْئَلُهُمْ ، وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ : كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ قَالُوْا : تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ، وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے باری باری آتے ہیں جو صبح اور عصر کی نمازوں میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ رات والے فرشتے جب آسمان پر واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ خود بہتر جانتا ہے، کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں دیکھا؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ: ''ہم جب آئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم چلنے لگے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔''

## وضاحت:

یہ حدیث قدسی ہے اور اس حدیث سے نمازِ فجر اور نمازِ عصر کی خاص فضیلت ثابت ہوتی ہے کیونکہ ان دونوں نمازوں کے اوقات میں ان فرشتوں کی آمد و رفت اور باہمی ملاقات ہوتی ہے جو انسانوں کے اچھے اور برے اعمال لکھنے پر مقرر ہیں اور جن کو اصطلاح میں '' كِرَامًا كَاتِبِيْنَ '' کہا جاتا ہے۔ یہ فرشتے بھی قیامت کے دن انسانی اعمال کی گواہی دیں گے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 7486، 7429، 3223، 555
2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 1432
3۔ سنن نسائی
4۔ موطا امام مالک
5۔ مسند احمد
6۔ کنز العمال
7۔ شرح السنہ
8۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 626، 635
9۔ ترغیب وترہیب
10۔ تفسیر قرطبی
11۔ تفسیر ابن کثیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 9.....نمازی کے لیے فرشتوں کی دُعا

9..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَلْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ ، وَ تَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ ، مَا لَمْ يُحْدِثْ ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''فرشتے ہر نماز پڑھنے والے کے لیے اس وقت تک رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز سے فارغ ہو کر وہیں باوضو بیٹھا رہتا ہے۔ فرشتے یہ دُعا کرتے ہیں: (( اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ )) ''اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما!''

## وضاحت:

اس حدیث سے نماز پڑھنے کی اور نماز پڑھنے کے بعد مصلّے پر بیٹھ کر کچھ دیر ذکر، تسبیح اور دعا کرنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فرشتے ایسے شخص کے حق میں مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ:

1۔ نماز کی حالت میں ہوتا ہے۔

2۔ نماز کے بعد ذکر، دعا اور تسبیح وغیرہ میں مشغول رہتا ہے۔

3۔ نماز کے بعد جتنی دیر وہ مصلّے پر یا مسجد میں باوضو بیٹھا رہتا ہے۔

اب ظاہر ہے جس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کے فرشتے دعا کریں گے جو کہ معصوم ہیں تو ان کی دعا ضرور قبول ہوگی۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 659، 2119، 3229، 4717
2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 1506
3۔ سنن نسائی
4۔ کنز العمال
5۔ کتاب الزہد، لامام احمد بن حنبلؒ
6۔ مسند احمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 10.....آمین کہنے پر گناہوں کی معافی

10..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ ، وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ ، فَوَافَقَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى ، غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے جب کوئی آمین کہے اور اسی وقت آسمان پر فرشتے بھی آمین کہیں تو اس موافقت سے اس شخص کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہی جاتی ہے تو اس وقت آسمان پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور اگر فرشتوں کی آمین اور بندے کی آمین ایک ہی وقت میں ادا ہو جائے تو اس بندے کے گذشتہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ چاہے وہ بندہ امام ہو یا مقتدی ہو یا اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔ البتہ ان گناہوں سے صغیرہ گناہ مراد ہیں، کیونکہ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

یہ حدیث بھی بندوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی عمدہ دلیل ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 780،6402

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 920،919،918،915،917

3۔ شرح السنۃ

4۔ نصب الرایہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



5۔ کنزالعمال

6۔ ترغیب وترہیب

7۔ موطاامام مالک

8۔ تفسیرابن کثیر

9۔ مسند احمد

10۔ مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر 825

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 11.....قربانی کے جانور پر سوار ہونے کی اجازت

11.....(( وَقَالَ اَبُوْهَرَيْرَةُ : بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّسُوْقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِرْكَبْهَا. فَقَالَ : اِنَّهَا بَدَنَةٌ ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَقَالَ : وَيْلَكَ ، اِرْكَبْهَا ، وَيْلَكَ اِرْكَبْهَا. ))

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص قربانی کے جانور (اونٹنی) کو جس کے گلے میں پٹہ ڈالا ہوا تھا، پیدل ہانکے چلا جا رہا تھا۔ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا!'' اس نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! یہ اونٹنی تو قربانی کا جانور ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افسوس تجھ پر، تو اس پر سوار ہو جا! افسوس تجھ پر، تو اس پر سوار ہو جا!''

## وضاحت:

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حاجی اپنے قربانی کے جانور مثلاً اونٹ وغیرہ پر ضرورت کے وقت سوار ہو کر حج کا سفر کر سکتا ہے۔ ایسا کرنا اس کے لیے بالکل جائز ہے۔

جاہلیت کے دور میں لوگ قربانی کے جانور پر سواری کرنے کو معیوب بلکہ گناہ سمجھتے تھے۔ اس حدیث میں حضورؐ نے جاہلیت کے اسی غلط رواج کی اصلاح فرما دی ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 1689، 1690، 2755، 6160

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 3210، 3208

3۔ سنن نسائی

4۔ سنن ابی داؤد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


5۔ جامع ترمذی

6۔ سنن ابن ماجہ

7۔ موطا امام مالک

8۔ سنن دارمی

9۔ مسند احمد

10۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 2633

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 12.....کم ہنسنا اور زیادہ رونا

12..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ، لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ ، لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔ جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جانتے ہوتے تو زیادہ روتے اور کم ہنستے۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ حضورؐ نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ فرمایا ہے کہ: لوگو! اگر تمہیں وہ باتیں معلوم ہو جائیں جو مجھے معلوم ہیں تو تمہاری ہنسی کم ہو جائے اور تمہارا رونا زیادہ ہو جائے۔

نبی ﷺ کو عالم برزخ، قبر کی زندگی، حشر کے میدان کی ہولناکی اور دوزخ کی آگ کے عذاب کے بارے میں جو علم تھا، اگر وہ علم دوسرے عام انسانوں کو ہو جائے تو وہ ہنسیں کم اور روئیں زیادہ۔ دنیا میں ان کی خوشیاں کم ہو جائیں اور غم زیادہ ہو جائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ غیب میں رکھ کر لوگوں کو امتحان میں ڈال رکھا ہے۔ اس لیے وہ غفلت میں پڑ کر زیادہ ہنستے اور کم روتے ہیں اور اپنے انجام سے غافل رہتے ہیں۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 1044

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 961

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


3۔ سنن نسائی

4۔ جامع ترمذی

5۔ سنن ابن ماجہ

6۔ سنن دارمی

7۔ مسند احمد

8۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 5339

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 13..... چہرے پر نہ مارنا

13..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

((اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ.))

''تم میں سے اگر کوئی شخص اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے چہرے پر نہ مارے۔''

## وضاحت:

یہ حدیث ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم والے صحیفے کے نسخے میں موجود نہیں۔ لیکن مسند احمد میں صحیفے کی احادیث میں یہ بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ یہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم سمیت سات کتب حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی موجود ہے۔

بعض روایتوں میں قَاتَلَ (لڑے) کی بجائے ضَرَبَ (مارے) بھی آیا ہے۔ اسی طرح بعض روایات میں فَلْيَجْتَنِبْ (پس چاہیے کہ وہ بچے) کی بجائے فَلْيَتَّقِ (پس چاہیے کہ وہ بچائے) کا لفظ آ گیا ہے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان دوسرے مسلمان سے کبھی لڑے اور اسے مارے تو جہاں تک ممکن ہو اس کے چہرے پر نہ مارے، بلکہ جسم کے دوسرے حصوں پر مار لے۔

قاضی حدود و تعزیرات میں بھی اس بات کا خیال رکھے گا، جیسا سنن ابی داؤد میں ہے کہ کسی مجرم کو سنگسار کرتے وقت یا اور سزا دیتے وقت حتی الامکان اس کے چہرے پر نہ مارا جائے۔

جمہور فقہاء کا قول یہ ہے کہ جب کوئی آقا اپنے غلام کو یا شوہر اپنی بیوی کو مارے تو بھی اسے اس کے چہرے پر نہیں مارنا چاہیے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ چہرہ لطیف اعضاء کا مرکب ہے، جن میں سے کسی پر چوٹ لگنے سے آنکھ وغیرہ بہت زیادہ نقصان ہو سکتا ہے۔ دوسرے چہرے پر زخم چھپتا نہیں ہے اور دوسروں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کے سامنے اکثر اس کی شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 2559
2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 6651
3۔ سنن نسائی
4۔ سنن ابی داؤد
5۔ ادب المفرد، امام بخاری
6۔ مسند احمد
7۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 3525، 3631

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 14.....دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ستر (70) گنا زیادہ سخت ہے

14..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( نَارُكُمْ هٰذَا ، مَا يُوْقِدُ بَنُوْ اٰدَمَ ، جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ. فَقَالُوْا : وَاللّٰهِ! اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَتَنَا ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ : فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَّ سِتِّيْنَ جُزْئًا ، كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''یہ آگ جو تم بنی آدم جلاتے ہو، تپش اور حرارت کے لحاظ سے دوزخ کی آگ اس سے ستر (70) گنا زیادہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: ''اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسولؐ! اگر اسی کے برابر ہوتی تو بھی ہمارے لیے کافی تھی۔'' آپؐ نے فرمایا: ''دوزخ کی آگ انہتر (69) گنا زیادہ ہے اور ان میں سے ہر ایک حصہ دنیا کی آگ کے برابر ہے۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا ایک مفہوم یہ ہے کہ اگر اس دنیا کی ساری وہ آگ جمع کی جائے جو انسانوں نے جلائی ہے تو یہ سب مل کر جہنم کی آگ کے ستر (70) حصوں کے مقابلے میں ایک حصہ ہوگی۔

بعض علماء نے اس آگ کی نسبت کو سختی کے لحاظ سے مانا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ گرمی کی شدت اور حرارت کی زیادتی کے لحاظ سے جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ تیز اور سخت ہے۔

یہ حدیث سن کر صحابہ کرام نے عرض کیا کہ ہماری دنیا کی آگ بھی انسانوں کو جلانے کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


لیے کافی تھی۔ اس پر حضورؐ نے جواب میں فرمایا کہ جہنم کی آگ کی شدت اور تیزی اس وجہ سے بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی جلائی ہوئی آگ کا عذاب ہے جو ظاہر ہے کہ کسی مخلوق کی تیار کی ہوئی آگ نہیں ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 3265
2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 7165، 7166
3۔ جامع ترمذی
4۔ موطا امام مالک
5۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 5665
6۔ کنز العمال
7۔ مسند احمد
8۔ دُرِ منثور
9۔ ترغیب و ترہیب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 15.....اللہ کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے

15..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ ، كَتَبَ كِتَابًا ، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ : اِنَّ رَحْمَتِيْ غَلَبَتْ غَضَبِيْ ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو اس نے اپنے ہاں ایک کتاب پر جو عرش پر ہے یہ لکھ دیا کہ: میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔''

وضاحت:

اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کرنے کے بعد اپنے ہاں لوحِ محفوظ میں یہ لکھ دیا کہ:

''میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔''

اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب سے زیادہ ہے۔ اور اس کی رحمت کی صفت اس کے قہر و غضب پر غالب ہے۔

انسان کے پیدا ہونے سے لے کر اس کے جوان ہونے تک اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرماتا رہتا ہے اور اس کا کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا۔ پھر جب انسان عاقل بالغ ہو کر گناہ اور نافرمانی کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے گناہ لکھنا شروع کرتا ہے۔ اس طرح انسانوں پر اللہ کی رحمت اس کے غضب سے زیادہ ہوتی ہے۔

دوسرے جب کوئی بندہ ایک نیکی کرتا ہے تو اس کے لیے کم سے کم دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ لیکن جب وہ کوئی برائی کرتا ہے تو صرف ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اس کے غضب سے زیادہ ہونا ثابت کرتا ہے۔

تیسرے ایک انسان ساری عمر گناہ کرتا رہے لیکن جب وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے اور ساری زندگی کے گناہوں کو بخش دیتا ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے غضب سے زیادہ ہوتا ہے۔

ایک روایت میں غَلَبَتْ کی بجائے سَبَقَتْ (آگے بڑھی ہوئی ہے) کا لفظ بھی آیا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 3194، 7404، 7453، 7553، 7554

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 6970، 6969، 6971

3۔ سنن نسائی

4۔ جامع ترمذی

5۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 2364، 5700

6۔ مسند احمد

7۔ دُرِّ منثور

8۔ تفسیر قرطبی

9۔ تفسیر ابن کثیر

10۔ سنن ابن ماجہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 16.....روزہ ڈھال ہے

16..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ ، فَإِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا ، فَلَا يَجْهَلْ ، وَلَا يَرْفُثْ ، فَإِنْ امْرُءٌ قَاتَلَهُ ، اَوْ شَاتَمَهُ ، فَلْيَقُلْ: إِنِّيْ صَائِمٌ ، إِنِّيْ صَائِمٌ ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''روزہ ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص روزہ رکھے تو اسے چاہیے کہ وہ کسی سے جھگڑا نہ کرے، نہ فحش کلامی کرے۔ اگر کوئی اس سے لڑے یا اسے گالی دے تو اس کو جواب میں یہ کہنا چاہیے کہ: میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں۔''

وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ روزہ ایسی ڈھال ہے جس سے شیطان اور نفس کے حملوں سے بچاؤ کا کام لیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی وہ دوزخ کی آگ سے بچاؤ کا ذریعہ بنے گا۔

پھر فرمایا کہ روزے دار کو چاہیے کہ وہ کسی سے جھگڑا نہ کرے، بدکلامی نہ کرے، فحش باتیں نہ کریں، کوئی اس سے لڑے یا اسے گالی دے تو جواب میں بس اتنا کہہ دے کہ: ''میں روزہ دار ہوں۔''

اسی طرح روزے دار کو خود بھی کسی دوسرے سے الجھنا نہیں چاہیے۔ کسی کو گالی نہیں دینی چاہیے۔

اصل روزہ وہی ہے جس میں آنکھ اور زبان وغیرہ کا بھی روزہ ہوتا ہے۔ روزے کی جو فضیلتیں اور برکتیں بتائی گئی ہیں وہ اسی قسم کے روزے کی ہیں جو مکمل روزہ ہے۔ کھانے پینے سے پرہیز، بدنظری سے پرہیز، بدزبانی سے پرہیز اور لڑائی جھگڑے سے پرہیز ہو تو روزہ کامل ہوتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس سلسلے میں صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کی ایک روایت ہے کہ جو شخص روزہ رکھ کر بھی جھوٹ اور دوسرے گناہوں والے اعمال سے نہیں بچتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے روزے کی کوئی پروا نہیں ہوتی۔ گویا وہ روزے کے ثواب سے محروم رہتا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 1894، 1904

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 2705، 2706

3۔ سنن ابی داؤد

4۔ جامع ترمذی

5۔ سنن نسائی

6۔ سنن ابن ماجہ

7۔ سنن دارمی

8۔ موطا امام مالک

9۔ مسند احمد

10۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 1959

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


## 17.....روزے دار کے منہ کی بُو مشک سے بڑھ کر ہے

17..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ ، يَذَرُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ مِنْ اَجْلِیْ ، فَالصِّيَامُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! بے شک روزہ دار کی منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) لہٰذا روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔'' (وہ میرا خاطر اپنی خواہش اور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے)

### وضاحت:

اس حدیث میں نبی ﷺ نے اللہ کی قسم کھا کر فرمایا کہ روزے دار کے منہ سے دوپہر کے بعد جو بو پیدا ہو جاتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو کا درجہ رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عصر کے بعد روزہ دار کے لیے مسواک کرنا مکروہ کہا گیا ہے۔

پھر فرمایا کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ یہ ٹکڑا حدیث قدسی کہلاتا ہے۔

روزے کا صحیح علم یا تو اللہ تعالیٰ کو ہوتا ہے یا پھر روزے دار کو ہوتا ہے۔ کوئی تیسرا شخص صحیح طور پر نہیں جانتا کہ فلاں شخص نے روزہ رکھا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ خود ہی اس کا خصوصی طور پر ثواب دے گا۔

### حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 1894، 1904

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 2708، 2704، 2706، 2707، 2708، 2703

3۔ سنن نسائی

4۔ جامع ترمذی

5۔ سنن ابن ماجہ

6۔ سنن دارمی

7۔ موطا امام مالک

8۔ مسند أحمد

9۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 1959

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 18.....ایک نبی کا چیونٹیوں کو مارنا

18..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ ، فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ. فَاَمَرَ بِجَهَازِهٖ ، فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ، وَاَمَرَ بِهَا ، فَاُحْرِقَتْ فِي النَّارِ. فَاَوْحَى (اللّٰهُ) اِلَيْهِ: فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً؟ ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایک مرتبہ ایک نبی کسی درخت کے نیچے ٹھہرے۔ ایک چیونٹی نے ان کو کاٹ لیا۔ اس پر انہوں نے اپنا سامان وہاں سے اٹھوالیا۔ پھر آگ لگوا کر ساری چیونٹیاں جلا ڈالیں۔ اس پر (اللہ تعالیٰ نے) ان کی طرف وحی کی کہ: کیوں نہ ایک ہی قصوروار چیونٹی کو مارا ہوتا۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں کسی نبی کا ذکر ہے جن کو صرف ایک چیونٹی نے کاٹا تھا اور صرف وہی سزا کی مستحق تھی، باقی چیونٹیوں کا کوئی قصور نہ تھا۔ ان کو خواہ مخواہ ہلاک کر دیا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس نبی کے اس فعل پر گرفت فرمائی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں جانوروں کے بھی حقوق ہیں اور ان کو بلاوجہ مارنا صحیح نہیں۔ البتہ موذی جانوروں مثلاً: سانپ، بچھو وغیرہ کو ہر حال میں ہلاک کر دینا چاہیے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 3019، 3319

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 5849، 5851، 5850

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



3۔ سنن نسائی

4۔ مسند احمد

5۔ ترغیب وترہیب

6۔ کنز العمال

7۔ شرح السُّنہ

8۔ مشکل الآثار طحاوی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 19.....حضور ﷺ کو جہاد وقتال کا شوق تھا

19..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ، لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ، مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً اَحْمِلُهُمْ ، وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً فَيَتَّبِعُوْنِیْ وَلَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّقْعُدُوْا بَعْدِیْ ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر ایمان والوں پر مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو مَیں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کسی لشکر کو چھوڑ کر پیچھے نہ بیٹھا رہتا۔ لیکن بات یہ ہے کہ اتنی گنجائش نہیں ہوتی کہ میں سب لوگوں کے لیے سواری کا بندوبست کروں اور ان کے لیے بھی یہ ممکن نہیں ہوتا کہ وہ میرے ساتھ چلیں، نہ وہ اس پر خوش ہوتے ہیں کہ میرے جانے کے بعد وہ پیچھے بیٹھے رہیں۔''

## وضاحت:

اس حدیث سے اللہ کی راہ میں جہاد وقتال کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

حضورؐ کی تمنا تھی کہ وہ ہر جہاد پر تشریف لے جائیں، لیکن بعض انتظامی مجبوریوں اور دوسرے معاملات کی وجہ سے آپؐ نے بعض لڑائیوں میں حصہ لیا، جن کو غزوات کہتے ہیں اور بعض میں آپؐ خود شریک نہیں ہو سکے اور صحابہ کرام کو بھیج دیا۔ ان کو ''سرایا'' (''سریہ'' کی جمع) کہا جاتا ہے۔

جہاد کے لیے حضورؐ کا شوق یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس عمل کی اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی قدر و منزلت ہے اور اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔

مسلمانوں نے جب سے جہاد و قتال کا راستہ چھوڑا ہے اسی وقت سے وہ دنیا میں ذلت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ورسوائی کا شکار ہو گئے ہیں۔ آج اگر امت مسلمہ اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کرنا چاہتی ہے تو اسے جہاد و قتال کی راہ اپنانی ہوگی۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 2797، 2972، 36

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 4859

3۔ سنن نسائی

4۔ ابن ماجہ

5۔ مسند أحمد

6۔ مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر 3790

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 20.....ہر نبی کے لیے ایک مقبول دُعا

20..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ تُسْتَجَابُ لَهُ. فَأُرِيْدُ ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ، اَنْ أُخِّرَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِّأُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ہر نبی کی ایک منہ مانگی دُعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ (دوسروں نے وہ دنیا ہی مانگ لی اور وہ قبول ہوئی) انشاء اللہ میرا ارادہ ہے کہ میں اس مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن تک ملتوی رکھوں۔''

## وضاحت:

ہر نبی کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک خاص مقبول دعا رکھی تھی اور ہر نبی نے وہ مقبول دعا اسی دنیا میں اللہ تعالیٰ سے مانگ لی۔ لیکن حضرت محمد ﷺ کو اپنی امت کس قدر عزیز ہے کہ آپؐ نے یہ مقبول دعا امت کے گناہ گاروں کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن تک ملتوی کر رکھی ہے۔ آپؐ آخرت میں اپنی امت کے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا مانگیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حضورؐ کی اس خاص مقبول دعا کے ذریعے سے ہماری امّت کی بہت بڑی تعداد کو شفاعت نصیب ہوگی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضورؐ کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے، تاکہ ہمارے گناہ معاف ہوں، ہم دوزخ کے عذاب سے نجات پائیں اور ہمیں جنت کی نعمتیں حاصل ہوں۔ آمین۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 6304، 6305، 7474

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 487، 488، 489، 490، 491، 492، 493، 494، 498

3۔ جامع ترمذی

4۔ موطا امام مالک

5۔ مسند احمد

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 2223

# 21..... جو اللہ سے ملاقات چاہے اللہ بھی اُس سے ملاقات چاہتا ہے

21..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ ، اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ. وَمَنْ لَّمْ يُحِبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ ، لَمْ يُحِبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص (آخرت میں) اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ اور جو شخص (آخرت میں) اللہ تعالیٰ سے نہیں ملنا چاہتا، تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص دنیا میں اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے اور آخرت میں اس سے ملاقات کا خواہش مند ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے آخرت میں ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ اسی طرح جس شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ سے ملنے کی آرزو نہیں تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی سے ملنا پسند نہیں کرتا۔

اس حدیث سے یہ بات نہیں نکلتی کہ آدمی کو جلدی مرجانے کی دعا کرنی چاہیے بلکہ اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ آخرت کو دنیا پر ترجیح دی جائے۔ دنیا پرستی چھوڑ دی جائے اور آخرت کی فکر کی جائے۔ ایسے کام کیے جائیں جن کی بدولت آخرت کی زندگی بہتر ہو جائے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 7504، 6507، 6508

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 6826، 6822، 6824، 6828

3۔ سنن نسائی

4۔ جامع ترمذی

5۔ سنن دارمی

6۔ مسند احمد

7۔ کنز العمال

8۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 1601

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 22..... نبیؐ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے

22..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( مَنْ اَطَاعَنِیْ ، فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ، وَمَنْ يَّعْصِنِیْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ ، وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ ، وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے (میرے مقرر کیے ہوئے) امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں سب سے پہلے حضورؐ نے اپنی اطاعت کو اللہ کی اطاعت قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں بھی یہی مضمون آیا ہے کہ:

﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ ﴾ [النساء:80]

''جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

دوسری بات اس حدیث میں یہ فرمائی گئی ہے کہ جس نے نبی ﷺ کی نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ ظاہر ہے جب حضورؐ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے تو حضورؐ کی نافرمانی بھی اللہ کی نافرمانی ہوگی۔

تیسری بات جو اس حدیث میں بیان ہوئی ہے یہ ہے کہ جس نے امیر (مسلمان حکمران) کی اطاعت کی اس نے گویا حضورؐ کی اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی، اس نے گویا حضورؐ کی نافرمانی کی۔

اسلام میں امیر یا حکمران کی اطاعت مشروط ہے معروف اور جائز کاموں کے ساتھ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی امیر یا حکمران کسی برائی یا ناجائز کام کا حکم دے گا تو اس کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔ لیکن جائز اور معروف کاموں میں اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔

اس حدیث کی مزید تشریح سورۂ نساء کی آیت نمبر:59 بھی کر دیتی ہے۔ جس میں ایمان والوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی اطاعت کریں، اس کے رسولؐ کی اطاعت کریں اور اپنے اولوالامر یعنی حکمرانوں کی اطاعت کریں۔ پھر اگر ان کے اور ان کے حکمرانوں کے درمیان کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے تو اس معاملہ کو اللہ اور اس کے رسولؐ (دوسرے الفاظ میں قرآن وسنت) کی طرف لوٹا دیا جائے اور پھر اس کے مطابق فیصلہ کیا جائے۔ یہی طریقہ بہتر اور انجام کے لحاظ سے اچھا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 2957، 7137

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 4747، 4749

3۔ سنن ابن ماجہ

4۔ صحیح ابن خزیمہ

5۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 144

6۔ مسند احمد

7۔ مصنف ابن ابی شیبہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 23.....قیامت کی نشانیاں

23..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ ، فَيَفِيْضُ ، حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّتَقَبَّلَ مِنْهُ صَدَقَتَهُ. قَالَ : وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ ، وَ يَقْتَرِبَ الزَّمَانُ ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ. قَالُوْا اَلْهَرْجُ ، اَيُّ هُوَ ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : اَلْقَتْلُ ، اَلْقَتْلُ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تمہارے پاس مال و دولت بہت زیادہ نہ ہو جائے۔ اس وقت دولت کی اتنی ریل پیل ہوگی کہ مال دار کو فکر ہوگی کہ اس سے صدقہ کون لے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اس وقت علم اٹھا لیا جائے گا۔ قیامت کا وقت قریب ہوگا۔ فتنے عام ہوں گے اور ''ہرج'' زیادہ ہو جائے گا۔ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! یہ ''ہرج'' کیا چیز ہے؟ فرمایا: ''قتل، قتل۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں قیامت کی چند نشانیاں بیان ہوئی ہیں:

## 1۔ مال و دولت کی کثرت:

قیامت کی ایک نشانی مال و دولت کی کثرت اور فراوانی ہے۔ یہاں تک کہ دولت مند کو صدقہ اور خیرات لینے والا محتاج نہ ملے گا۔

## 2۔ علم کا اٹھایا جانا:

قیامت کی ایک نشانی علم کا اٹھایا جانا ہے اور یہ اس طرح سے ہوگا جیسا کہ صحیح مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ علماء فوت ہوں گے تو ان کی جگہ لینے والے علما پیدا نہ ہوں گے۔ ایسا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوگا کہ لوگوں کے سینوں سے علم کھینچ لیا جائے گا یہ کتابیں ختم ہو جائیں۔

## 3۔ زمانہ قریب اور مختصر ہو جائے گا:

اس کا زیادہ بہتر مطلب یہ ہے کہ زمانہ بہت تیز رفتار ہوگا، پہلے جو کام ایک سال میں ہوتا تھا وہ ایک دن میں ہوگا۔ ایک دن کا کام ایک گھنٹے میں اور ایک گھنٹے کا کام چند سیکنڈوں میں ہو جائے گا۔

## 4۔ فتنے ظاہر ہوں گے:

قیامت کی ایک نشانی یہ بتائی گئی کہ اس زمانے میں ہر قسم کے فتنے کثرت سے پیدا ہو جائیں گے۔ جیسے بدامنی کا فتنہ، بے حیائی کا فتنہ، جرائم کا فتنہ، جھوٹی نبوت کا فتنہ، مال کا فتنہ، نااہلوں کی حکمرانی کا فتنہ، غداروں کا فتنہ، دجال کا فتنہ، ارضی وسماوی آفتوں کے فتنے غرض فتنے ہی فتنے ہوں گے۔

## 5۔ قتل کی کثرت ہوگی:

قیامت کی ایک نشانی یہ بتائی گئی کہ اس میں قتل عام ہوگا۔ بہت سے لوگ مارے جائیں گے۔ حتیٰ کہ بعض احادیث کے مطابق نہ قاتل کو پتہ ہوگا کہ وہ کیوں قتل کر رہا ہے اور نہ مقتول کو علم ہوگا کہ اسے کیوں قتل کیا جا رہا ہے۔ قیامت کی یہ تمام نشانیاں الگ الگ زمانوں اور وقتوں میں بھی ہو سکتی ہیں اور بیک وقت بھی ان کا امکان اور وقوع ہو سکتا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 1412، 7121، 1036، 85، 7061

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 2339، 2340

3۔ مسند احمد

4۔ کنز العمال

5۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 5410، 5440، 5390

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کیا جاسکتا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 3609، 3608، 6935

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 7256

3۔ شرح السُّنہ

4۔ مسند احمد

5۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 5410

6۔ کنز العمال

7۔ مجمع الزوائد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کیا جاسکتا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 3609، 3608، 6935

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 7256

3۔ شرح السُّنہ

4۔ مسند احمد

5۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 5410

6۔ کنز العمال

7۔ مجمع الزوائد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 25.....قیامت تک تیس (30) جھوٹے نبی ہوں گے

25..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْبَعِثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس (30) کے قریب جھوٹے دجّال نہ نکلیں۔ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول (یا نبی) ہے۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ قیامت سے پہلے تک تیس (30) کے قریب جھوٹے نبی پیدا ہوں گے۔

اسلامی تاریخ میں جھوٹے نبیوں کی ابتدا حضورؐ کی وفات کے فوراً بعد ہوگئی تھی اور آج تک کئی بدبختوں نے اپنی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ان میں سب سے آخری مشہور جھوٹا نبی مرزا غلام احمد قادیانی تھا، جس نے آج سے قریباً ایک صدی پہلے اپنی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔وہ قادیان (مشرقی پنجاب بھارت) کا رہنے والا تھا۔اس کے پیروکار اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔لیکن مسلمان ان کو قادیانی یا مرزائی کہتے ہیں اور ان کو غیر مسلم قرار دیتے ہیں۔

پاکستان کی قومی اسمبلی نے بھی 1974ء میں ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 3609

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 7342

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


3۔ سنن ابی داؤد

4۔ جامع ترمذی

5۔ سنن ابن ماجہ

6۔ مسند احمد

7۔ شرح السُّنہ

8۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 5406

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 26.....قیامت کی ایک نشانی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

26..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا. فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَءَهَا النَّاسُ ، اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ ، وَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے نہ نکلے۔ جب وہ مغرب سے نکلے گا تو لوگ اسے دیکھ کر ایمان لائیں گے۔ مگر یہ ایسا وقت ہوگا جب ایمان لانے کا کسی کو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ اس سے پہلے وہ ایمان نہیں لایا ہوگا اور نہ اس نے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی ہوگی۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں یہ فرمایا گیا ہے کہ قیامت کے آنے کی ایک نشانی یہ ہوگی کہ اس سے پہلے سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہوگا۔ لوگ اسے دیکھیں گے، ایمان لائیں گے۔ لیکن یہ وہ وقت ہوگا جب ان کا ایمان لانا ان کو کوئی فائدہ نہ دے گا۔ کیونکہ اِتمامِ حجت کے بعد ایمان لانا بے کار ہے۔ اس وقت ایمان لانے کی مہلت ختم ہو چکی ہوگی۔ اور لوگوں کی موت کا وقت قریب ہوگا۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر 4635، 4636

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 396
3۔ سنن ابی داؤد
4۔ سنن ابن ماجہ
5۔ مصنف ابن ابی شیبہ
6۔ مسند احمد
7۔ کنز العمال
8۔ شرح السنۃ
9۔ دُرِّ منثور
10۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 5464 تا 5468

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 27.....اذان کے وقت شیطان بھاگ جاتا ہے

27..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ ، اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ ، لَهُ ضُرَاطٌ ، حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاذِيْنَ. فَاِذَا قُضِيَ التَّاذِيْنُ اَقْبَلَ ، حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِهَا اَدْبَرَ ، حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ ، يَخْطُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ ، وَيَقُوْلُ لَهُ :" اُذْكُرْ كَذَا ، اُذْكُرْ كَذَا." لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ ، حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ اِنْ يَّدْرِيْ كَمْ صَلّٰى. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب نماز کے لیے اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر لیتا ہے اور پادتا ہوا چلا جاتا ہے جس سے اسے اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ پھر جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے۔ اس کے بعد جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو پھر پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے اور جب اقامت ختم ہوتی ہے تو نمازی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے: ''فلاں بات یاد کر، فلاں بات یاد کر۔'' جو اسے پہلے یاد نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ نمازی کو یہ یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے؟''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب اذان ہوتی ہے تو اس کی آواز سن کر شیطان بھاگ جاتا ہے، پھر جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے۔ پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو پھر بھاگتا ہے اور جب نماز شروع ہوتی ہے تو پھر آ جاتا ہے اور نمازی کے دل میں وسوسے ڈالنے لگتا ہے یہاں تک کہ بعض اوقات وہ یہ بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔

صحیح مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ اذان سن کر شیطان اتنا دور بھاگتا ہے جتنا مدینے سے رَوحاء کا مقام ہے اور یہ مقام وہاں سے قریباً 36 میل (56 کلومیٹر قریباً) کے فاصلے پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

اذان دراصل اللہ کی توحید اور ایمان کی پکار ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور اس کے نیک بندے اذان سن کر مسجد کی طرف نماز پڑھنے چلے جاتے ہیں، لیکن شیطان کے لیے اذان ایسی خطرناک اور خوفناک چیز ہے، جس سے بچنے کے لیے وہ کوسوں دور بھاگتا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:


1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 1222، 1231، 608، 3285

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 859، 856

3۔ سنن نسائی

4۔ موطا امام مالک

5۔ مسند احمد

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 655، 674

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 28.....اللہ کا ہاتھ بڑا سخی ہے

28..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى ، لَا يَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ ، سَحَّاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، اَرَئَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ؟ فَاِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِمَّا فِيْ يَمِيْنِهِ. قَالَ : وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ. وَبِيَدِهِ الْاُخْرٰى ، اَلْقَبْضُ ، يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ وہ کبھی خالی نہیں ہوتا، حالانکہ وہ دن رات خرچ کرتا رہتا ہے۔ غور کرو اس نے جب سے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا اس وقت سے آج تک اس نے کتنا خرچ کیا! پھر بھی جو کچھ اس کے دائیں ہاتھ میں ہے وہ ختم نہیں ہوتا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اللہ کا عرش پانی پر ہے۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں روک لینے کی طاقت بھی ہے۔ وہی بلندی عطا کرتا ہے اور وہی پستی میں دھکیل دیتا ہے۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں تین اُمور بیان ہوئے ہیں:

1۔ اللہ تعالیٰ کے دائیں ہاتھ میں بے شمار خزانے ہیں۔ وہ ان میں سے اپنی مخلوق پر جس قدر خرچ کرتا ہے اس سے اس کے خزانوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ وہ ہمیشہ سے خرچ کر رہا ہے اور ہمیشہ خرچ کرتا رہے گا، لیکن اس کے خزانے ختم نہیں ہوں گے۔ وہ بے پایاں خزانوں اور نعمتوں کا مالک ہے، سخی اور مہربان ہے۔ وہ جب چاہے جتنا چاہے عطا کرتا ہے۔

2۔ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔ یہ اس لیے فرمایا کہ آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے کے ذکر کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ کائنات کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


تخلیق سے پہلے کیا تھا؟ اس کا جواب دیا گیا کہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔

3۔ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے کہ وہ کسی کو عطا کرے یا عطا نہ کرے اور اس سے روک لے۔ وہی کسی کو زیادہ روزی دیتا ہے اور کسی کو کم۔ وہی عزت بھی دیتا ہے اور ذلت بھی۔ اس کی سخاوت اور جود و عطا کا حال یہ ہے کہ ہمیشہ سے نہ اس کا ہاتھ خرچ کرنے سے رُکتا ہے اور نہ اس کے خزانوں میں کوئی کمی آتی ہے۔ ؏

خدا کی باتیں ، خدا ہی جانے

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 7419، 4684

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 2309، 2308

3۔ جامع ترمذی

4۔ سنن ابن ماجہ

5۔ مسند احمد

6۔ مسند حمیدی

7۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 92

8۔ کنز العمال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 29.....حضورؐ سے غیر صحابی کی محبت

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

29.....(( وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ ، لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ لَّا يَرَانِیْ ، ثُمَّ لَاَنْ يَّرَانِیْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ مِّثْلِ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔تم میں سے کسی پر ایک ایسا وقت آئے گا جب وہ مجھے دیکھ نہیں سکے گا۔ حالانکہ مجھے دیکھنا اسے اپنے اہل وعیال اور مال کو دیکھنے سے زیادہ عزیز ہوگا۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب لوگوں کو حضورؐ سے ملنا اپنے اہل وعیال اور مال ودولت سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہوگا۔لیکن اس وقت وہ نبی ﷺ کو دیکھ نہیں سکیں گے، کیونکہ آپؐ اُس وقت وفات پا چکے ہوں گے۔

اس حدیث سے ایک تو نبی ﷺ کی وفات کا ممکن ہونا ثابت ہوتا ہے اور دوسرے اس میں صحابہ کرام کو یہ احساس دلانا ہے کہ وہ آج حضورؐ کی صحبت کو غنیمت سمجھیں اور زیادہ سے زیادہ وقت سفر وحضر میں آپؐ کے ساتھ گزاریں تاکہ وہ دین کی باتیں سیکھ اور سمجھ لیں اور پھر ان پر خود عمل کرتے ہوئے ان کو دوسرے لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح مسلم ،حدیث نمبر:6129

2۔ مسند احمد

3۔ شرح السُّنہ

4۔ مشکوٰۃ المصابیح،حدیث نمبر:5978

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 30.....قیصر اور کسریٰ کی بربادی کی پیش گوئی، اور جنگ چال ہے

30..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( يَهْلِكُ كِسْرٰى ، ثُمَّ لَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ ، وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ، ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرَ بَعْدَهٗ ، وَلَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَسَمَّى الْحَرْبَ " خُدْعَةً " ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کسریٰ (ایران کا بادشاہ) ہلاک ہوگا، پھر اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا۔ قیصر (روم کا بادشاہ) بھی ہلاک ہو جائے گا، پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ اور تم لوگ ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔ اور حضورؐ نے فرمایا کہ جنگ نام ہے چال بازی کا۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ حضورؐ کے زمانے میں جب ایران کے اس کسریٰ کی ہلاکت ہوئی، جس نے آپ کا بھیجا ہوا خط پھاڑ دیا تھا (اور آپؐ نے اس کی ہلاکت کی پہلے سے خبر دے دی تھی) تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کسریٰ کے بعد کوئی اور کسریٰ وہاں نہیں آئے گا، بلکہ یہ ملک بھی مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہوگا اور مسلمان اس کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کریں گے۔ اسی طرح شام کے قیصر کی ہلاکت کے بعد شام میں کوئی اور قیصر نہ ہوگا، بلکہ یہ علاقہ بھی مسلمانوں کے تسلط میں آجائے گا اور اس کے خزانے بھی مسلمان اللہ کی راہ میں خرچ کریں گے۔ کسریٰ کی ہلاکت کے بعد مجوسی بادشاہت کا اس وقت خاتمہ ہوگیا، جب مسلمانوں نے ایران فتح کرلیا۔ اسی طرح رومی حکومت (Roman Empire) بھی مسلمانوں کے ہاتھوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


ختم ہوکر رہ گئی اور اس طرح حدیث کی پیش گوئی پوری ہوگئی۔

آخر میں فرمایا کہ جنگ چال بازی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جنگ میں دشمن کے خلاف ہر حربہ اور داؤ استعمال کیا جاسکتا ہے سوائے عہد شکنی کے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:


1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 3027، 3029، 3030، 3120، 3618، 6630

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 7329، 7327

3۔ جامع ترمذی

4۔ مسند احمد

5۔ شرح السنہ

6۔ مشکل الآثار

7۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5498


www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 31.....جنت کی عجیب وغریب نعمتیں

31..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ:

(( اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

''میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں (نعمتیں) تیار کر رکھی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور جس کا خیال بھی کسی کے دل و دماغ میں کبھی نہیں آیا۔''

## وضاحت:

یہ حدیث قدسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لیے جنت میں جو نعمتیں تیار کر رکھی ہیں وہ ایسی ہیں جو دنیا میں کہیں نہیں پائی جاتیں۔ ان کو کسی کی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کے کانوں نے نہیں سنا اور وہ کسی کے تصور میں بھی کبھی نہیں آئیں۔ ان کی حقیقت انسانوں کو معلوم نہیں۔

بالکل یہی مضمون قرآن مجید میں بھی آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٧﴾ ﴾ [السجدہ:17]

''کوئی کیا جانے کہ لوگوں کے لیے ان کے اعمال کے صلے میں آنکھوں کی کیا ٹھنڈک چھپا رکھی گئی ہے۔''

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 7498، 3244، 4779، 4780
2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 7132، 7133، 7134، 7135
3۔ جامع ترمذی
4۔ سنن ابن ماجہ
5۔ سنن دارمی
6۔ مسند احمد
7۔ مصنف عبد الرزاق
8۔ ترغیب وترہیب
9۔ شرح السنۃ
10۔ مسند حمیدی
11۔ دُرِ منثور
12۔ تفسیر ابن کثیر
13۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5612

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 32.....فضول سوالات سے پرہیز

32.... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ. فَإِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَ اِخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَآئِهِمْ. فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ ، وَإِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ ، فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے جو باتیں نہیں کہیں، ان کے بارے میں زیادہ سوال نہ کرو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے نبیوں سے بہت زیادہ سوالات کیے اور پھر اختلاف کر کے احکام کی پابندی نہ کی۔ لہٰذا جب میں تمہیں کسی چیز سے روک دوں تو اس سے بچو اور جب کسی کام کا حکم دوں تو جتنا ہو سکے اس پر عمل کرو۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں نبی ﷺ نے اپنی امت کو خطاب کر کے یہ تاکید فرمائی ہے کہ:

''تمہیں جو دین دیا گیا ہے اسی پر قائم رہو۔ ادھر ادھر کے فضول سوالات مت کرو۔ پہلی قومیں اس لیے ہلاک و برباد ہوئیں کہ انہوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام سے فضول سوالات کیے اور پھر اختلاف اور جھگڑا شروع کر دیا۔''

لہٰذا جس بات سے میں تمہیں روکوں، اس سے رک جاؤ اور جس کام کا حکم دوں، اس پر جہاں تک ہو سکے عمل کرو۔

پہلی قوموں میں فضول سوالات کرنے کی ایک مثال بنی اسرائیل کا وہ واقعہ ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے بے مقصد سوالات کرنے شروع کر دیے کہ اس گائے کا رنگ کیسا ہو، اس کی عمر کیا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ یہ واقعہ قرآن مجید کی سورۃ البقرہ کی آیات 67 تا 71 میں مذکور ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دین دراصل نام ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کی کامل اور غیر مشروط اطاعت کا۔ یہ نہ ہو تو دیداری کی روح باقی نہیں رہتی۔ اس لیے دین کے معاملے میں فضول سوالات کرنے سے منع کیا گیا ہے، البتہ دین کو سمجھنے کے لیے ضروری سوالات کرنے کی اجازت ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 7288
2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 6113،3257
3۔ سنن نسائی
4۔ سنن ابن ماجہ
5۔ مسند احمد
6۔ صحیح ابن خزیمہ
7۔ مسند حمیدی
8۔ کنز العمال
9۔ مشکل الآثار
10۔ دُرِ منثور
11۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2505

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 33.....سارا دن جنابت کی حالت میں روزہ نہیں

33..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ ، صَلٰوةِ الصُّبْحِ ، وَ اَحَدُكُمْ جُنُبٌ ، فَلَا يَصُوْمُ يَوْمَئِذٍ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب صبح (فجر) کی نماز کے لیے اذان ہو جائے تو اس وقت جو شخص جنابت کی حالت میں ہو تو وہ اس دن کا روزہ نہ رکھے۔''

## وضاحت:

یہ حدیث مرسل ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے نبی ﷺ سے خود نہیں سنا بلکہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس حدیث کے حکم کے بارے میں علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض کی رائے یہ ہے کہ جنبی اس دن روزہ نہ رکھے جیسا کہ حدیث کا مضمون ہے۔ دوسری رائے یہ ہے کہ اگر فجر کا وقت پالے تو غسل کر کے روزہ رکھ لے جیسا کہ بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں تصریح ہے۔

تحقیق یہ ہے کہ مذکورہ حدیث کا حکم بعد میں بخاری اور مسلم والی روایت سے منسوخ ہو گیا تھا۔ اور علماء کی دوسری رائے ہی درست ہے۔ بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ شاید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بعد میں اپنے فتوے سے رجوع کر لیا تھا۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 1925، 1926، 1930، 1931

2۔ سنن نسائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


3۔ سنن ابی داؤد

4۔ سنن ابن ماجہ

5۔ سنن دارمی

6۔ موطا امام مالک

7۔ مسند احمد

8۔ صحیح ابن حبان

9۔ مسند حمیدی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 34.....اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ

34..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ اِسْمًا ، مِائَةٌ اِلَّا وَاحِدَةً ، مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ. اِنَّهُ وِتْرٌ ، يُحِبُّ الْوِتْرَ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کے ننانوے (99) نام ہیں۔ ایک کم سو (100) جو شخص ان کو یاد رکھے گا، جنت میں جائے گا۔ اللہ طاق ہے، طاق عدد کو پسند کرتا ہے۔''

وضاحت:

اللہ تعالیٰ کو ایسے ناموں سے یاد کرنا چاہیے جو اس کے لائق ہیں۔ ایسے ناموں سے اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرنا چاہیے جن میں کوئی عیب، نقص، گستاخی یا شرک کا پہلو پایا جاتا ہو۔

قرآن مجید میں ہے کہ:

﴿ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّامَا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط ﴾ [بنی اسرائیل:110]

''اے نبیؐ! آپؐ کہہ دیں کہ لوگو! تم خواہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو۔ سب اچھے نام اسی کے ہیں۔''

احادیث میں ان 99 ناموں کی تفصیل ملتی ہے جن کو اسمائے حسنیٰ کہا جاتا ہے۔

جامع ترمذی کی ایک حدیث میں اللہ تعالیٰ کے درج ذیل (99) اسمائے حسنیٰ بیان ہوئے ہیں۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

﴿ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ: الرَّحْمٰنُ ، الرَّحِيْمُ ، الْمَلِكُ ، الْقُدُّوْسُ ، السَّلَامُ ، الْمُؤْمِنُ ، الْمُهَيْمِنُ ، الْعَزِيْزُ ، الْجَبَّارُ ، الْمُتَكَبِّرُ ، الْخَالِقُ ، الْبَارِئُ ، الْمُصَوِّرُ ، الْغَفَّارُ ، الْقَهَّارُ ، الْوَهَّابُ ،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


الرَّزَّاقُ ، الْفَتَّاحُ ، الْعَلِيْمُ ، الْقَابِضُ ، الْبَاسِطُ ، الْخَافِضُ ، الرَّافِعُ ، الْمُعِزُّ ، الْمُذِلُّ ، السَّمِيْعُ ، الْبَصِيْرُ ، الْحَكَمُ ، الْعَدْلُ ، اللَّطِيْفُ ، الْخَبِيْرُ ، الْحَلِيْمُ ، الْعَظِيْمُ ، الْغَفُوْرُ ، الشَّكُوْرُ ، الْعَلِيُّ ، الْكَبِيْرُ ، الْحَفِيْظُ ، الْمُقِيْتُ ، الْحَسِيْبُ ، الْجَلِيْلُ ، الْكَرِيْمُ ، الرَّقِيْبُ ، الْمُجِيْبُ ، الْوَاسِعُ ، الْحَكِيْمُ ، الْوَدُوْدُ ، الْمَجِيْدُ ، الْبَاعِثُ ، الشَّهِيْدُ ، الْحَقُّ ، الْوَكِيْلُ ، الْقَوِيُّ ، الْمَتِيْنُ ، الْوَلِيُّ ، الْحَمِيْدُ ، الْمُحْصِيُ ، الْمُبْدِئُ ، الْمُعِيْدُ ، الْمُحْيِيُ ، الْمُمِيْتُ ، الْحَيُّ ، الْقَيُّوْمُ ، الْوَاجِدُ ، الْمَاجِدُ ، الْوَاحِدُ ، الْاَحَدُ ، الصَّمَدُ ، الْقَادِرُ ، الْمُقْتَدِرُ ، الْمُقَدِّمُ ، الْمُؤَخِّرُ ، الْاَوَّلُ ، الْآخِرُ ، الظَّاهِرُ ، الْبَاطِنُ ، الْوَالِي ، الْمُتَعَالِيْ ، الْبَرُّ ، التَّوَّابُ ، الْمُنْتَقِمُ ، الْعَفُوُّ ، الرَّؤُوْفُ ، مَالِكُ الْمُلْكِ ، ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ، الْمُقْسِطُ ، الْجَامِعُ ، الْغَنِيُّ ، الْمُغْنِي ، الْمَانِعُ ، الضَّارُّ ، النَّافِعُ ، النُّوْرُ ، الْهَادِيُ ، الْبَدِيْعُ ، الْبَاقِيُ ، الْوَارِثُ ، الرَّشِيْدُ ، الصَّبُوْرُ.﴾

علمائے اسلام نے اسمائے حسنیٰ کو صرف انہی (99) ناموں میں محدود نہیں مانا ہے۔ ان کی رائے میں یہ تعداد زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔

آخر میں فرمایا: اللہ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند فرماتا ہے۔ جیسے: 1، 3، 5، 7..... کا عدد۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 6410، 2736، 7392

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 6810، 6809

3۔ جامع ترمذی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ سنن ابن ماجہ

5۔ مسند احمد

6۔ مصنف عبدالرزاق

7۔ شرح السُّنہ

8۔ دُرِ منثور

9۔ الدعوات الکبیر.....بیہقی

10۔ کنز العمال

11۔ مستدرک.....حاکم

12۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:2287

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 35.....زیادہ مال والے کی بجائے کم مال والے کو دیکھو

35..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ هُوَ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِى الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جو اس سے مال اور جسم میں بڑھ کر ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے سے کمتر شخص کی طرف بھی دیکھ لے۔''

## وضاحت:

یہ حدیث انسان میں صبر اور شکر کے دو ایسے اعلیٰ اوصاف پیدا کرتی ہے جو اگر ایک مسلمان میں جمع ہو جائیں تو وہ کامل ایمان والا اور خوش قسمت انسان بن جاتا ہے۔

بندے کو چاہیے کہ وہ مال و دولت کے معاملے میں اپنے سے زیادہ امیروں کو نہ دیکھے بلکہ اپنے سے کم مال والوں اور غریبوں کو دیکھے اس سے اس کے اندر صبر اور شکر کا جذبہ پیدا ہوگا۔ وہ یہ سمجھے گا کہ دنیا میں کتنے لوگ ہیں جو اس سے کم وسائل رکھتے ہیں اور پھر بھی جی رہے ہیں اور مجھے زیادہ دولت کے اسباب میسر ہیں لہٰذا مجھے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے مجھے دوسروں سے زیادہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ اور زیادہ دولت والوں کے مقابلے میں صبر سے کام لینا چاہیے۔

اس کے علاوہ جامع ترمذی کی ایک حدیث میں یہ مضمون زیادہ ہے کہ دین کے معاملے میں اپنے سے اوپر والوں کی طرف دیکھنا چاہیے تاکہ نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ان کے برابر ہونے کی کوشش کی جائے، بلکہ ان سے بھی آگے بڑھنے کی ہمت کی جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بندے کا مرتبہ بلند ہو جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:6490

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:7428، 7430

3۔ مسند احمد

4۔ شرح السُّنہ

5۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:5242

6۔ کنز العمال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 36.....جس برتن میں کتا منہ ڈالے اس برتن کو سات مرتبہ دھونا

36..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( طُهُوْرُ اِنَآءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْهِ ، فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈالے تو اس برتن کو پاک کرنے کے لیے سات مرتبہ دھونا چاہیے۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جس برتن میں کتا منہ ڈالے تو وہ برتن سات مرتبہ پانی سے دھونے کے بعد پاک ہوتا ہے۔

صحیح مسلم کی حدیث میں یہ مضمون زیادہ ہے کہ آٹھویں مرتبہ مٹی سے رگڑ کر بھی صاف کرنا چاہیے۔

اگر برتن میں کھانے پینے کی کوئی چیز تھی تو اسے ضائع کر دینا چاہیے اور پھر اس برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہیے۔

دراصل کتے کے منہ میں انتہائی مہلک جراثیم ہوتے ہیں اس لیے اس کے جھوٹے کو سات مرتبہ دھونے کا حکم دیا گیا ہے۔

لیکن بعض فقہاء کے نزدیک ایسے برتن کو دو یا تین مرتبہ دھو لینا کافی ہے۔ اور ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسی کا فتویٰ دیا کرتے تھے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:172
2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:651،652،653،648،650
3۔ سنن نسائی
4۔ سنن دارمی
5۔ سنن ابن ماجہ
6۔ مسند احمد
7۔ مصنف عبدالرزاق
8۔ طبرانی، معجم کبیر
9۔ السنن الکبریٰ، بیہقی
10۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:490

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 37.....نماز باجماعت کی تاکید

37.... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ، لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْيَانِیْ اَنْ يَّسْتَعِدُّوْا لِیْ بِحُزَمٍ مِنْ حَطَبٍ ، ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّیْ بِالنَّاسِ ، ثُمَّ اُحَرِّقُ بُيُوْتًا عَلٰى مَنْ فِيْهَا . ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے! میرا جی چاہا کہ میں نوجوانوں کو حکم دوں کہ وہ ایندھن کی لکڑی کے گٹھے لائیں، پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ نماز میں لوگوں کی امامت کرے اور میں (بے نمازیوں کو) ان کے گھروں سمیت آگ لگا کر جلا ڈالوں۔''

## وضاحت:

اسلام میں مردوں کے لیے باجماعت نماز کی تاکید کی گئی ہے۔ یہ حدیث بھی اسی سلسلے میں ہے کہ ایک بار حضورؐ نے یہ ارادہ فرمایا کہ ایسے لوگوں کے گھروں کو جلا ڈالا جائے جو باجماعت نماز کے لیے مسجد میں حاضر نہیں ہوتے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ اگر مجھے بچوں اور عورتوں کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ایسا کر دیتا۔

اس حدیث کا تعلق ترغیب وترہیب سے ہے اور اس میں باجماعت نماز نہ پڑھنے والوں کو ڈرایا گیا ہے، کیونکہ حضورؐ نے اپنے اس ارادے پر کبھی عمل نہیں فرمایا۔ لیکن اس سے نماز باجماعت کی تاکید اور اہمیت ضرور ثابت ہوتی ہے۔

بعض حالات میں مسجد میں باجماعت نماز کی حاضری ضروری نہیں ہے۔ جیسے: بارش اور آندھی کے وقت یا کسی فتنے کی حالت میں گھر میں بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 644، 657، 2420، 7224

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 1483، 1485، 1482، 1481

3۔ سنن نسائی

4۔ جامع ترمذی

5۔ سنن دارمی

6۔ موطا

7۔ مسند احمد

8۔ مصنف عبدالرزاق

9۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

10۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1053، 1378

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 38.....حضورؐ کو دشمن پر رُعب عطا ہوا

38..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ، وَاُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مجھے رُعب عطا کر کے میری مدد کی گئی ہے اور مجھے مختصر مگر جامع کلمات دیئے گئے ہیں۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں نبی ﷺ کی دو ایسی خصوصیات بیان ہوئی ہیں جو ان سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئیں:

1۔ نبی ﷺ ابھی اپنے دشمن کے مقابلے میں ایک مہینے کے سفر کے برابر دور ہوتے تو دشمن پر آپؐ کا رعب طاری ہو جاتا تھا اور اس کا حوصلہ پست ہو جاتا تھا۔ یہ حضورؐ پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم تھا اور غیبی تائید تھی۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو یہ خصوصیت بھی عطا فرمائی کہ آپؐ کو مختصر مگر جامع کلمات سے نوازا تھا۔ آپؐ نہایت فصیح و بلیغ گفتگو فرماتے تھے۔ مختصر الفاظ میں بڑے سے بڑا مضمون ادا کر سکتے تھے۔

البتہ بعض اور صحیح احادیث میں آپؐ کی دیگر خصوصیات کا ذکر بھی ملتا ہے۔ مثلاً

1۔ آپؐ (اور آپ کی امت) کے لیے ساری زمین کو مسجد اور پاک بنا دیا گیا۔

2۔ آپؐ (اور آپ کی امت) کے لیے مالِ غنیمت کو جائز قرار دیا گیا۔

3۔ آپؐ کو شفاعت کا حق دیا گیا۔

4۔ ہر نبی کسی خاص قوم کی طرف بھیجا گیا تھا، لیکن حضور کو تمام دنیا کے لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا۔

5۔ آپؐ کے پیروکاروں کی تعداد دوسرے انبیاء کرام کے پیروکاروں کے مقابلے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ ہے۔

6۔ آپؐ کو قرآن مجید کا دائمی معجزہ دیا گیا۔

7۔ آپؐ کی بعثت کے بعد نبوت کا دروازہ بند کر دیا گیا۔

8۔ آپؐ کے ذریعے دین اسلام کی تکمیل ہوئی۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 2977، 6998، 7013، 7273

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 1167، 1168، 1171، 1172

3۔ سنن نسائی

4۔ مسند احمد

5۔ مصنف ابن ابی شیبہ

6۔ مصنف عبدالرزاق

7۔ کنز العمال

8۔ البدایہ والنہایہ (ابن کثیرؒ)

9۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5748، 5749

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 39.....ایک جوتا پہن کر نہ چلنا

39..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ اَوْ شِرَاكُهُ ، فَلَا يَمْشِ فِيْ اِحْدَاهُمَا بِنَعْلٍ وَاحِدٍ ، وَالْاُخْرٰى حَافِيَةً ، لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ یا پٹی ٹوٹ جائے تو وہ ایسا نہ کرے کہ ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلے اور دوسرا پاؤں ننگا رہے، بلکہ یا تو دونوں پاؤں ننگے رکھ کر چلے یا پھر دونوں پاؤں میں جوتے پہن کر چلے۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں ایک اسلامی ادب یہ سکھایا گیا ہے کہ اگر کسی کی جوتی کا تسمہ یا پٹی وغیرہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے۔ یہ ادب اور وقار کے خلاف ہے اور دوسروں کی نظر میں حماقت بھی ہو سکتی ہے۔ دونوں پاؤں میں جوتے پہن کر چلنا چاہیے یا پھر دونوں پاؤں ننگے رہنے چاہئیں۔ ننگے پاؤں چلنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن یہ طہارت اور پاکیزگی کے خلاف ہے۔ البتہ یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ایک پاؤں میں جوتا ہو اور دوسرے میں نہ ہو۔ اگر کسی وقت گھر میں دو چار قدم صرف ایک پاؤں میں جوتا پہنے چلنا پڑا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جیسا کہ جامع ترمذی کی ایک حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 5855

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 5497، 5496، 5495
3۔ سنن نسائی
4۔ سنن ابی داؤد
5۔ شرح السُّنہ
6۔ مسند احمد
7۔ مصنف عبدالرزاق
8۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4412
9۔ کنز العمال
10۔ طبرانی
11۔ مشکل الآثار
12۔ الادب المفرد (امام بخاریؒ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 40.....نذر ماننے سے بخیل کا مال نکالا جاتا ہے

40..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا يَأْتِي ابْنَ اٰدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ اَكُنْ قَدَّرْتُهُ ، وَلٰكِنْ يُلْقِهِ النَّذْرُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ لَهُ ، اُسْتُخْرِجَ بِهِ مِنَ الْبَخِيْلِ وَيُؤْتِيْنِيْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ اٰتَانِيْ مِنْ قَبْلُ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نذر ماننے سے کسی انسان کو کوئی ایسی چیز نہیں مل جاتی تو جو پہلے سے میں نے اس کی قسمت میں نہ لکھی ہو، بلکہ نذر ماننے سے اسے وہی چیز ملتی ہے جو پہلے سے اس کی قسمت میں ہوتی ہے۔ البتہ اس طرح بخیل اور کنجوس آدمی کچھ صدقہ وخیرات کر دیتا ہے جو وہ عام حالات میں نہ کرتا۔''

## وضاحت:

اس حدیث قدسی کا مفہوم یہ ہے کہ نذر ماننے سے کسی کی تقدیر نہیں بدل جاتی، بلکہ اس کے ذریعے سے بخیل کا وہ مال نکل جاتا ہے جو وہ عام حالات میں اللہ کی راہ میں نہ دیتا۔

اس سلسلے میں ایک اور حدیث ہے جس کے راوی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں اور جسے امام طحاوی نے نقل کیا ہے کہ:

(( ..... إِنَّمَا النَّذْرُ مَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ ))

''اصل نذر وہ ہے جس میں اللہ کی رضا طلب کی گئی ہو۔''

نذر ماننا جائز ہے، لیکن کسی برائی کے لیے یا قطع رحمی کے لیے نذر ماننا اور اسے پورا کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ سنن ابی داؤد، جامع ترمذی اور سنن نسائی میں ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:6609، 6694
2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:4243، 4241، 4238
3۔ سنن نسائی
4۔ سنن ابی داؤد
5۔ مسند احمد
6۔ السنن الکبریٰ، بیہقی
7۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:3426

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 41.....اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی برکت

# نیز لڑائی چال ہے

41..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

اِنَّ اللّٰهَ قَالَ :(( اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ ، وَسَمَّى الْحَرْبَ " خُدْعَةً " ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

''(اے میرے بندے!) تو میری راہ میں مال خرچ کر، میں بھی تجھ پر خرچ کر کے تجھے اور دُوں گا۔ اور حضوؐر نے جنگ کو'' چال بازی'' کا نام دیا۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا پہلا ٹکڑا حدیث قدسی کہلاتا ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ اگر وہ اس کی راہ میں اپنا مال خرچ کرے گا تو وہ اسے اپنے خزانۂ غیب سے اور زیادہ عطا کرے گا۔ اس کے علاوہ وہ جتنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا اسے اتنا ہی زیادہ اجر و ثواب دیا جائے گا۔ اس انفاق فی سبیل اللہ میں زکوٰۃ، صدقات اور خیرات سب شامل ہیں۔ یہی مضمون قرآن مجید میں اس طرح بیان ہوا کہ:

﴿ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ط ﴾ [سبا:39]

''اور تم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تمہیں اس کا بدلہ ملے گا۔''

اس حدیث کے دوسرے ٹکڑے میں حضوؐر نے جنگ کو'' چال بازی'' قرار دیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جنگ میں ہر حربے دھوکا اور داؤ کا استعمال جائز ہے۔ لیکن یاد رہے کہ دشمن سے عہد شکنی اور امان دینے کی خلاف ورزی کسی صورت میں جائز نہیں۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:4684، 5352
2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:2308، 2309
3۔ مسند احمد
4۔ شرح السُّنہ
5۔ تفسیر ابن کثیر
6۔ دُرِّ منثور
7۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:1862، 3939

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 42.....حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک چور کا واقعہ

42.... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( رَاٰى عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَّسْرِقُ. فَقَالَ لَهُ عِيْسٰى: سَرَقْتَ؟ فَقَالَ : كَلَّا ، وَالَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. فَقَالَ عِيْسٰى: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِىْ. ))

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو فرمایا: ''تم نے چوری کی ہے؟'' اس آدمی نے کہا: ''ہرگز نہیں! قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔'' اس پر حضرت عیسیٰ نے فرمایا: اچھا، میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں اور اپنی آنکھوں کو غلط ٹھہراتا ہوں۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں ایک واقعے کی طرف اشارہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اس سے پوچھا کہ کیا تم نے چوری کی ہے؟ پھر جب اس آدمی نے اللہ کی قسم کھا کر کہہ دیا کہ میں نے چوری نہیں کی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حسنِ ظن سے کام لیتے ہوئے اور پردہ پوشی کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ کیونکہ ممکن ہے اس چوری میں کسی شبے کا دخل ہو۔ پھر جب اس آدمی نے اس پر قسم بھی کھائی تو اسے چھوڑ دینا ہی مناسب تھا۔ اور اس پر الزام دھرنا ٹھیک نہ تھا، کیونکہ چوری کے جرم کا قانونی ثبوت موجود نہ تھا۔

اس حدیث کی بنیاد پر مالکی اور حنبلی مسلک کے فقہاء کی یہ رائے ہے کہ قاضی محض اپنے ذاتی علم کی بنیاد پر کوئی فیصلہ نہیں دے سکتا، لیکن شافعی مسلک میں سوائے حدود کے مقدمات کے، دوسرے تمام معاملات میں قاضی اپنے علم کی بنا پر فیصلہ کرنے کا مجاز ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:3444

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:6137

3۔ سنن نسائی

4۔ سنن ابن ماجہ

5۔ مسند احمد

6۔ شرح السُّنہ

7۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:5049

8۔ البدایہ والنہایہ (ابن کثیرؒ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 43.....حضورؐ اللہ کے خزانچی ہیں

43.... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( مَا اُوْتِيْكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَّ لَا اَمْنَعُكُمُوْهُ اِنْ اَنَا اِلَّا خَازِنٌ ، اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں اپنی جانب سے کسی کو کوئی چیز نہیں دیتا اور نہ اس سے روکتا ہوں۔ میں تو ایک خزانچی ہوں۔ مجھے جو حکم دیا جاتا ہے اس کے مطابق کرتا ہوں۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ نبی ﷺ کسی کو جو کچھ دیتے ہیں یا کسی کو نہیں دیتے تو یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم اور وحی کے مطابق ہوتا ہے، کیونکہ اصل دینے والا مالک اور متصرف اللہ تعالیٰ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا کام اللہ تعالیٰ کے احکام کو نافذ کرنا ہے۔ وہ مال تقسیم کرنے والے خازن و قاسم ہیں، اصل میں عطا کرنے والا اللہ سبحانہٗ ہے۔ پھر جسے زیادہ مل گیا تو یہ بھی اللہ کے حکم سے ہے اور جس کم ملا تو یہ بھی اللہ کے حکم سے ہے۔

فقہائے اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ جب تک مالِ غنیمت کی تقسیم اور خمس (1/5 حصہ) کا حکم نازل نہیں ہوا تھا آپؐ اپنی صوابدید سے مالِ غنیمت تقسیم فرماتے تھے۔ مذکورہ حدیث کا پس منظر (Back Ground) یہی ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 3117

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 2392، 2389

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ سنن ابی داؤد (کتاب الخراج والامارہ، باب:13)

4۔ مسند احمد

5۔ شرح السُّنہ

6۔ کنز العمال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 44.....امام کی اقتدا اور پیروی ضروری ہے

44..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ. فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ ، فَاِذَا كَبَّرَ ، فَكَبِّرُوْا ، وَاِذَا رَكَعَ ، فَارْكَعُوْا ، وَاِذَا قَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ، فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. فَاِذَا سَجَدَ ، فَاسْجُدُوْا ، وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا ، فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعِيْنَ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''امام اسی لیے ہوتا ہے کہ اس کی اقتدا اور پیروی کی جائے اور اس کے خلاف عمل نہ کیا۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ کہے:(( سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ )) ''اللہ نے اس کی بات سن لی، جس نے اس کی تعریف کی۔'' تو تم کہو:(( اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ )) ''اے اللہ! اے ہمارے رب! حمد تیرے ہی لیے ہے۔'' پھر جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ نماز میں مقتدی کو ہر حال میں امام کی پیروی کرنی چاہیے اور امام کے خلاف نہیں چلنا چاہیے۔ بلکہ امام جب تکبیر شروع کرے تو مقتدی کو تکبیر کہنی چاہیے۔ جب امام رکوع میں جائے تو مقتدی کو بھی رکوع میں جانا چاہیے۔ جب امام کہے:

﴿ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ﴾

تو مقتدی کو (( اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ )) یا صرف (( رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ )) یا ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ )) کے الفاظ کہنے چاہئیں۔

پھر جب امام سجدہ کرے تو مقتدی کو بھی اس کے ساتھ فوراً سجدہ کرنا چاہیے۔ پھر جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام قعدہ کرے تو مقتدی بھی قعدے میں بیٹھیں۔ گویا پوری نماز امام کے پیچھے اس طرح پڑھیں کہ جیسے وہ کر رہا ہو ویسے کرتے جائیں۔ نماز باجماعت میں ایسا کرنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ امام اسی لیے ہوتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 722، 733
2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 921
3۔ سنن نسائی
4۔ جامع ترمذی
5۔ مسند احمد
6۔ مصنف عبدالرزاق
7۔ شرح السُّنہ
8۔ کنز العمال
9۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1139

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 45.....نماز میں صف بندی کا حکم

45.... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَقِيْمُوْا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ ، فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نماز میں صف بندی کرلیا کرو کیونکہ صف بندی نماز کا حسن ہے۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ نماز میں صف بندی ضروری ہے اور صف بندی کو نماز کا حسن و جمال قرار دیا گیا ہے۔ باجماعت نماز میں صف بندی واجب اور ضروری ہے۔ اس کے بغیر نماز میں نقص اور خرابی واقع ہو جاتی ہے۔ اس حدیث میں نماز باجماعت کی ترغیب بھی پائی جاتی ہے۔

حضورؐ خود نماز میں صف بندی کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بعض اوقات چھڑی یا نیزے سے صفیں درست کیا کرتے تھے۔

اس کے علاوہ ایک اور حدیث کے مطابق صفیں ٹیڑھی ہونے سے دل ٹیڑھے ہونے کا اندیشہ بھی ہے۔ امام کے لیے ضروری ہے کہ وہ صفوں کی درستی کا انتظام کرے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 722، 718

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 977

3۔ مصنف عبدالرزاق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ مسند احمد

5۔ شرح السنہ

6۔ کنز العمال

7۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 826، 1086، 1102

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


## 46.....حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مباحثہ

46..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى. فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى: اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِىْ اَغْوَيْتَ النَّاسَ فَاَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَى الْاَرْضِ؟ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ : اَنْتَ مُوْسَى الَّذِىْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ عِلْمَ كُلِّ شَىْءٍ وَّ اصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهٖ ؟ قَالَ : نَعَمْ. قَالَ: اَتَلُوْمُنِىْ عَلٰى اَمْرٍ قَدْ كَانَ كُتِبَ عَلَىَّ اَنْ اَفْعَلَ مِنْ قَبْلِ اَنْ اُخْلَقَ؟ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایک مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان مباحثہ (Debate) ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ''آپ وہی آدم ہیں جنہوں نے لوگوں کو بہکا کر جنت سے نکلوایا اور زمین پر بھیج دیا؟'' حضرت آدم علیہ السلام نے جواب دیا: ''آپ وہی موسیٰ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علم دیا اور نبوت و رسالت کا منصب عطا کر کے دوسرے لوگوں پر فضیلت بخشی؟'' انہوں نے کہا: ''جی ہاں۔'' اس پر آدم علیہ السلام نے کہا: ''کیا آپ مجھے ایسی بات پر ملامت کرتے ہیں، جو میرے پیدا ہونے سے بھی پہلے لکھ دی گئی تھی کہ میں ایسا کروں گا؟''

اس طرح آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو لاجواب کر دیا۔''

### وضاحت:

علماء اسلام کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ مباحثہ کب اور کہاں ہوا؟ البتہ اس حدیث کو سب نے بالاتفاق صحیح حدیث تسلیم کیا ہے۔

اس مباحثے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کو سبب قرار دیا کہ ان کی وجہ سے ہم لوگوں کو دنیا میں مشقتیں اور تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ اگر وہ ممنوعہ درخت کا پھل نہ کھاتے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


جنت سے نہ نکالے جاتے اور ان کی تمام اولاد جنت ہی میں عیش و آرام سے رہتی۔

اس پر آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو یہ جواب دیا کہ پھر آپ کو یہ علم یہ فضیلت اور یہ نبوت کیسے ملتی؟ جنت سے نکالا جانا میرا فعل نہیں ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے۔ میں نے کسی کو جنت سے نہیں نکالا۔ یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام خاموش ہو گئے۔

علمائے اسلام نے (جن میں ابن جوزی اور ابن عبدالبر بھی شامل ہیں) اس حدیث پر اعتقاد رکھنے کا حکم دیا ہے اور اسے متشابہات میں سے قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اس واقعے سے بعض فقہی اصول و مسائل بھی اخذ کیے ہیں۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 3409، 4736، 4738، 6614، 7515

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 6742، 6743، 6744، 6745

3۔ سنن نسائی

4۔ موطا امام مالک

5۔ مصنف عبدالرزاق

6۔ مسند احمد

7۔ کنز العمال

8۔ شرح السُّنہ

9۔ دُرِ منثور

10۔ مصنف ابن ابی شیبہ

11۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 81

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## 47.....حضرت ایوب علیہ السلام اور سونے کی ٹڈیوں کا واقعہ

47.... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( بَيْنَمَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا ، خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ. فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ. قَالَ ، فَنَادَاهُ رَبُّهٗ : يَا اَيُّوْبُ! اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى؟ قَالَ: بَلٰى يَا رَبِّ! وَلٰكِنْ لَا غِنٰى لِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایک دفعہ حضرت ایوب علیہ السلام (غسل خانے میں) برہنہ ہو کر نہا رہے تھے۔ اچانک ان پر سونے کی ٹڈیوں کا ایک دَل گرنے لگا۔ حضرت ایوب ان کو اپنے کپڑوں میں سمیٹنے لگے۔

حضورؐ نے فرمایا: پھر ایوب علیہ السلام کے رب نے ان کو پکارا: ''اے ایوب! تم جو کچھ دیکھ رہے ہو، کیا میں نے تمہیں اس سے بے نیاز نہیں کیا؟''

انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، لیکن میں تیری رحمت و برکت سے تو بے نیاز نہیں ہوں۔''

### وضاحت:

اس حدیث میں جو واقعہ بیان ہوا ہے اس کی روشنی میں درج ذیل مسائل نکلتے ہیں:

1۔ کسی ایسی جگہ برہنہ ہو کر نہانا، جہاں دوسرے لوگ اسے نہ دیکھ سکیں جائز ہے۔

2۔ غریبی اور تنگ دستی کی زندگی سے خوشحالی کی زندگی بہتر ہے۔

3۔ اس میں حلال روزی حاصل کرنے کی ترغیب ہے۔

4۔ اس میں دولت اور خوشحالی کو ''برکت'' کہا گیا ہے۔ اور قرآنِ مجید میں بھی حلال روزی کو اللہ کا فضل قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا دولت اور خوشحالی بری چیز نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعمت ہے لیکن اس کے کمانے اور خرچ کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے احکامات موجود ہیں، جن کی پابندی ضروری ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 279، 3391، 7493

2۔ سنن نسائی

3۔ مسند احمد

4۔ شرح السُّنہ

5۔ البدایہ والنہایہ (ابن کثیرؒ)

6۔ تفسیر قرطبی

7۔ تفسیر ابن کثیر

8۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5707

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 48.....حضرت داؤد علیہ السلام کا زبور پڑھنا

48..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ ، فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجَ. فَكَانَ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُسْرِجَ دَابَّتُهٗ. وَكَانَ لَا يَأْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ. ))

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے (زبور) کا پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا۔ وہ اپنی سواری پر زین ڈالنے کا حکم دیتے تھے اور زین ڈالنے سے پہلے پہلے اس (زبور) کی تلاوت مکمل فرما لیتے تھے۔ اس کے علاوہ وہ صرف اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں لفظ ''قرآن'' سے مراد قراءت یعنی پڑھنا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر قرآن نازل نہیں ہوا تھا، بلکہ زبور نازل ہوئی تھی۔ قرآن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے وقت میں برکت دی تھی۔ وہ کم وقت میں زیادہ کام کر سکتے تھے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو سواری پر زین ڈالنے جیسے کم وقت میں زبور کی تلاوت کر لینا ان کے لیے ممکن ہو گیا تھا۔ یہ ان کا معجزہ تھا جیسا کہ لفظ خُفِّفَ (آسانی کی گئی) سے ظاہر ہے۔

یاد رہے کہ زبور ویسے بھی ایک مختصر اور چھوٹی کتاب تھی۔

علامہ بدر الدین عینی نے صحیح بخاری کی شرح ''عمدۃ القاری'' میں لکھا ہے کہ انہوں نے ایک ایسے قرآن کے حافظ کو دیکھا تھا جس نے شبِ قدر میں وتر کی تین رکعات میں تین مرتبہ قرآن مجید ختم کیا تھا۔ اس نے ہر رکعت میں ایک بار قرآن ختم کر لیا تھا۔

اگرچہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔ قرآن مجید کو تین دن سے کم وقت میں ختم نہیں کرنا چاہیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


بلکہ کم سے کم تین دنوں میں ختم کرنا چاہیے۔

دوسری بات جو مذکورہ حدیث میں بیان ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام صرف اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ معجزہ عطا فرمایا تھا کہ لوہا ان کے ہاتھ میں موم ہو جاتا تھا۔ وہ اس سے لوہے کی چیزیں، زرہیں اور ڈھالیں وغیرہ بنا کر فروخت کیا کرتے تھے اور اسی دست کاری سے روزی کماتے تھے۔ ایک حدیث کے مطابق دست کاری سب سے زیادہ اچھی اور اعلیٰ درجے کی حلال روزی ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 3417، 4713، 2073

2۔ مسند احمد

3۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5718

4۔ شرح السُّنہ

5۔ کنز العمال

6۔ تفسیر ابن کثیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 49.....اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے

49..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( رُءْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نیک اور صالح آدمی کا خواب نبوت کا چھیالیسواں (1/46) حصہ ہے۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں درج ذیل اہم امور بیان ہوئے ہیں:

1۔ اگرچہ اس حدیث میں نیک آدمی کے خواب کی بات فرمائی گئی ہے لیکن اس میں نیک عورت بھی شامل ہے۔

2۔ انبیائے کرام کے خواب ہمیشہ سچے ہوتے ہیں۔

3۔ نیک لوگوں کے خواب کا ذکر اس لیے کیا گیا کیونکہ ان کے اکثر خواب سچے ہوتے ہیں۔

4۔ اس میں نبوت کا لفظ آیا ہے رسالت کا لفظ نہیں آیا کیونکہ نبوت عام ہے اور رسالت خاص ہے۔

5۔ نیک آدمی کے سچے خواب کو نبوت کا چھیالیسواں 1/46 حصہ قرار دینے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایسے شخص کو نبوت کا اتنا حصہ مل گیا۔ بلکہ اس سے مراد نبوت کے علم کا حصہ ہے۔ جس کا تعلق بعض غیبی امور سے ہے اور ایسا خواب بھی ایک قسم کا غیبی علم ہی ہے۔

اس حدیث سے یہ اشارہ بھی نکلتا ہے کہ نبوت محنت اور کسب کی چیز نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عطیہ اور وہبی چیز ہے کیونکہ کوئی شخص اپنی مرضی کا خواب نہیں دیکھ سکتا۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:6987، 6988، 6989
2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:5913، 5906، 5909، 5911، 5912
3۔ سنن ابی داؤد
4۔ جامع ترمذی
5۔ سنن ابن ماجہ
6۔ مسند احمد
7۔ سنن دارمی
8۔ طبرانی
9۔ مصنف عبدالرزاق
10۔ مصنف ابن ابی شیبہ
11۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:4608
12۔ کنز العمال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 50.....سلام کرنے میں پہل کون کرے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

50.....(( لِيُسَلِّمِ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ . ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''چھوٹا بڑے کو، راہ چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کیا کریں۔''

## وضاحت:

سلام کرنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے۔ پورا سلام یہ ہے:

﴿ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ﴾

اسی طرح پورا جواب یہ ہے:

﴿ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ﴾

یہ سلام مسلمانوں کے لیے باہمی ملاقات کے وقت کی دعا ہے کہ تم سلامت رہو۔ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، سوار پیدل کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔ مجلس کی طرف سے کوئی ایک شخص بھی سلام کہے یا سلام کا جواب دے دے تو کافی ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 6231، 6232، 6233، 6234

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 5647

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


3۔ سنن ابی داؤد

4۔ جامع ترمذی (کتاب الاستیذان)

5۔ مسند احمد

6۔ مصنف عبدالرزاق

7۔ کنز العمال

8۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4633، 4632

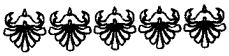

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 51..... جہاد وقتال کا حکم

51..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا اَزَالُ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا:

" لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ." فَاِذَا قَالُوْا : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، فَقَدْ عَصَمُوْا مِنِّىْ دِمَآئَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَنْفُسَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں اس وقت تک لوگوں کے خلاف جہاد وقتال کروں گا، جب تک وہ (( لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ )) ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں'' کا اقرار نہ کرلیں۔ جب وہ (( لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ )) کا اقرار کرلیں تو ان کے مال اور ان کی جانیں محفوظ رہیں گی۔ البتہ اسلام کے کسی اور قانون کے تحت ان کے خلاف کاروائی ہوسکتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے حساب لے گا۔''

## وضاحت:

اس حدیث سے درج ذیل امور واضح ہوتے ہیں:

1۔ اسلام میں کافروں سے جہاد وقتال کرنے کا حکم ہے۔

2۔ مسلمانوں کے خلاف جہاد وقتال جائز نہیں۔

3۔ جہاد وقتال ہر کافر کے خلاف نہیں کیا جائے گا، کیونکہ اسے ذمی بن کر رہنے کی بھی اجازت ہے۔

4۔ (( لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ )) پڑھنے سے مراد پورا کلمۂ طیبہ پڑھنا ہے۔ جس میں حضورؐ پر ایمان لانا شامل ہے۔

5۔ اسلامی جہاد وقتال صرف کافر حکومت اور طاغوتی طاقتوں کے خلاف ہوگا۔

6۔ جب تک پوری دنیا میں اسلام غالب نہیں ہوجاتا اس وقت تک بلکہ ایک حدیث کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق قیامت تک جہاد جاری رہے گا۔

7۔ کسی مسلمان پر بھی بعض جرائم پر حد جاری ہوسکتی ہے۔ جیسے قاتل سے قصاص، زانی کو سنگسار کرنا اور مرتد کو موت کی سزا دینا شامل ہے۔

8۔ بعض احادیث میں (( اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ )) بھی آیا ہے کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں جہاد کروں۔ اور بعض روایات میں ہے کہ جب تک لوگ کلمۂ اسلام نہ پڑھ لیں اور نماز اور زکوٰۃ کی پابندی نہ کرلیں، اس وقت تک ان کے خلاف جہاد ہوگا۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:2946

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:124، 125، 126، 128، 129

3۔ سنن نسائی

4۔ جامع ترمذی

5۔ سنن ابن ماجہ

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:12، 1790

7۔ مسند احمد

8۔ کنز العمال

9۔ شرح السُّنہ

10۔ مسند شافعی

11۔ مصنف عبدالرزاق

12۔ مصنف ابن ابی شیبہ

13۔ صحیح ابن خزیمہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 52.....جنت اور دوزخ کا مباحثہ

52..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ ، فَقَالَتِ النَّارُ : اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ. وَقَالَتِ الْجَنَّةُ : فَمَا لِيْ ، لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَآءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغَرَّتُهُمْ.

فَقَالَ اللّٰهُ لِلْجَنَّةِ : اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِيْ ، اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ. وَقَالَ لِلنَّارِ : اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِيْ ، اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ. وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا.

فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ فِيْهَا رِجْلَهٗ. فَتَقُوْلُ : قَطْ ، قَطْ. فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ. وَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا. وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا.))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایک مرتبہ جنت اور دوزخ میں نوک جھونک ہوگئی۔ دوزخ نے کہا: مجھے تجھ پر ترجیح حاصل ہے، کیونکہ میں متکبر اور سخت گیر لوگوں کا ٹھکانہ ہوں۔ جنت بولی: میرے اندر صرف کمزور، پس ماندہ اور سادہ لوح لوگ ہیں۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جنت! تو میری رحمت ہے۔ میں تیرے ذریعے جسے چاہوں، اپنی رحمت سے نوازوں گا۔ اور اے دوزخ! تو میرا غضب اور عذاب ہے۔ میں تیرے ذریعے جسے چاہوں، عذاب دوں گا۔ اور تم دونوں کو بھر دوں گا۔

پھر جہنم اس وقت تک نہیں بھرے گی، جب تک اللہ تعالیٰ اس میں اپنا پاؤں نہ رکھے گا۔ پھر جب وہ اپنا پاؤں رکھے گا، تو جہنم کہے گی: بس! بس! وہ اس وقت بھر جائے گی اور اس کا ہر حصہ ایک دوسرے سے مل جائے گا۔ مگر یاد رہے کہ اللہ کسی مخلوق پر ظلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتا۔

رہی جنت، تو اس کے (بھرنے کے) لیے بھی اللہ عزّ وجلّ ایک مخلوق پیدا کر دے گا۔"

## وضاحت:

یہ حدیث صحیح ہے اور امت مسلمہ اسے صحیح تسلیم کرتی ہے، البتہ اس کی تشریح و توضیح میں مختلف اقوال اور آراء موجود ہیں۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 4850

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 7175، 7172، 7173

3۔ مسند احمد

4۔ کنز العمال

5۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5694

6۔ تفسیر قرطبی

7۔ تفسیر ابن کثیرؒ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 53.....استنجا کرتے وقت طاق ڈھیلے استعمال کرنا

53..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُوْتِرْ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص اِستنجے کے لیے ڈھیلے استعمال کرے تو طاق تعداد میں استعمال کرے۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب استنجا کے لیے ڈھیلے استعمال کیے جائیں تو وہ طاق تعداد میں ہونے چاہئیں۔ کم سے کم تین ڈھیلے استعمال کیے جائیں۔ اگر اس سے گندگی دور نہ ہو تو تین سے زیادہ ڈھیلے استعمال میں لائے جائیں۔ لیکن تعداد طاق ہی رہے۔ جیسے پانچ یا سات وغیرہ۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 162،161

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 562،560،565

3۔ سنن نسائی

4۔ جامع ترمذی

5۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 341

6۔ جامع ترمذی

7۔ صحیح ابن خزیمہ

8۔ سنن ابن ماجہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



9۔ مسند احمد

10۔ مصنف عبدالرزاق

11۔ مصنف ابن ابی شیبہ

12۔ مسند حمیدی

13۔ نصب الرایہ

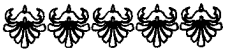

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 54.....ایک نیکی کا ثواب دس نیکیاں

54..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِیْ بِاَنْ يَّعْمَلَ حَسَنَةً ، فَاَنَا اَكْتُبُهَا لَهٗ حَسَنَةً مَالَمْ يَعْمَلْهَا. فَاِذَا عَمِلَهَا ، فَاَنَا اَكْتُبُهَا لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا. وَاِذَا تَحَدَّثَ بِاَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً فَاَنَا اَغْفِرُهَا لَهٗ ، مَالَمْ يَعْمَلْهَا ، فَاِذَا عَمِلَهَا ، فَاَنَا اَكْتُبُهَا لَهٗ بِمِثْلِهَا. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب میرا بندہ نیکی کی بات کرتا ہے، تو میں اسی وقت اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہوں۔ پھر جب وہ نیکی کر لیتا ہے تو میں اس کے لیے دس (10) نیکیاں لکھتا ہوں۔ اور اگر میرا بندہ کوئی برائی کی بات کرتا ہے تو میں اُسے اس وقت تک معاف کرتا ہوں جب تک وہ برائی کر نہیں لیتا۔ پھر جب وہ برائی کر لیتا ہے تو میں اُس کے لیے صرف ایک برائی لکھ دیتا ہوں۔''

## وضاحت:

یہ حدیث قدسی ہے۔

اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور اس کے فضل و کرم کی طرف اشارہ ہے کہ جب کوئی بندہ نیکی کرنے کا ابھی اِرادہ ہی کرتا ہے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ پھر جب وہ نیک کام کر لیتا ہے تو دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

اس کے برعکس جب کوئی بندہ کسی برے کام کا اِرادہ کرتا ہے تو اس ارادے پر کچھ نہیں لکھا جاتا۔ لیکن جب وہ اس برے ارادے پر عمل کر کے کوئی برائی کرتا ہے تو اس کے لیے صرف ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔

سبحان اللہ، نیکی بندوں پر اللہ تعالیٰ کتنی رحمت و شفقت ہے جو ایک نیکی صرف نیکی کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِرادہ کرنے پر اور دس نیکیاں اس نیکی کو کرنے پر عطا فرماتا ہے۔ اور برائی کی صورت میں صرف ایک ہی برائی شمار کرتا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 7501، 6491

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 336، 334، 335، 337، 338

3۔ مسند احمد

4۔ مصنف عبدالرزاق

5۔ شرح السُّنہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 55..... جنت میں چابک رکھنے کی جگہ ساری دنیا سے بہتر ہے

55..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( وَاللّٰهِ! لَقِيْدُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ لَّهُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جنت میں ایک کوڑا (چابک) رکھنے کی جگہ بھی آسمان اور زمین کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں دنیا کے حقیر ہونے اور جنت کے اعلیٰ اور عمدہ ہونے کا مضمون بیان ہوا ہے۔

عربوں میں رواج تھا کہ جب سفر کے دوران کسی جگہ ٹھہرتے تو وہاں جو شخص اپنا کوڑا رکھتا وہ جگہ اسی کے لیے مخصوص ہو جاتی۔

اس حدیث میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جنت میں ایک کوڑا یا چھوٹی سی چھڑی یا چابک رکھنے کی جگہ بھی موجودہ دنیا کے آسمان اور زمین بلکہ ساری کائنات سے بڑھ کر قیمتی اور بہتر ہے۔

اس ایک مثال سے جنت کی نفیس نعمتوں کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:6415

2۔ جامع ترمذی

محجم کاتل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


3۔ سنن ابن ماجہ

4۔ سنن دارمی

5۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:5613

6۔ مصنف عبدالرزاق

7۔ مسند احمد

8۔ شرح السُّنہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 56.....جنت کا سب سے کم درجہ

56..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِنْ هُيِّءَ لَهُ اَنْ يُّقَالَ لَهُ: تَمَنَّ. فَيَتَمَنّٰى وَ يَتَمَنّٰى. فَيُقَالُ لَهُ : هَلْ تَمَنَّيْتَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ. فَيَقُوْلُ لَهُ: فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے جسے جنت میں سب سے ادنیٰ درجہ حاصل ہوگا، اسے کہا جائے گا کہ ''تمنا کر'' وہ کئی تمنائیں کرے گا۔ پھر اسے کہا جائے گا: کیا تو نے اپنی تمنائیں مکمل کرلیں؟ وہ کہے گا: جی ہاں۔ ارشاد ہوگا تیری یہ ساری تمنائیں بھی پوری کی جائیں گی اور ان کے برابر اور بھی تجھے ملے گا۔''

## وضاحت:

اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کی اس رحمت وشفقت اور بخشش وعطا کا تصور کیا جاسکتا ہے جو وہ اپنے جنتی بندوں پر کرے گا کہ وہ ان کی تمناؤں سے بھی کئی گناہ زیادہ دے گا۔

سبحان اللہ، جب جنت کے سب سے کم اور ادنیٰ درجے کا یہ حال ہوگا تو اس کے اعلیٰ درجوں کی کیفیت کیا ہوگی!

اس حدیث سے دنیا کے حقیر ہونے کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:453

2۔ سنن دارمی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


3۔ مسند احمد
4۔ شرح السُّنہ
5۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5627
6۔ تفسیر قرطبی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 57.....انصار سے حضورؐ کی محبت

57..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَوْلَا الْهِجْرَةُ ، لَكُنْتُ امْرَءًا مِّنَ الْاَنْصَارِ. وَلَوْ يَنْدَفِعُ النَّاسُ فِيْ شُعْبَةٍ ، اَوْ فِيْ وَادٍ ، وَالْاَنْصَارُ فِيْ شُعْبَةٍ لَاِنْدَفَعْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ فِيْ شِعْبِهِمْ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اگر ہجرت نہ کی ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر دوسرے لوگ کسی گھاٹی یا وادی میں جاتے اور انصار کسی اور گھاٹی میں جاتے تو میں انصار کے ساتھ ان کی گھاٹی میں جاتا۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر میں مکے سے مدینے تک ہجرت کر کے نہ آیا ہوتا اور میرا شمار مہاجرین میں سے نہ ہوا ہوتا، تو میں اپنے آپ کو انصاری کہلانا اور ان میں شمار ہونا پسند کرتا۔

لیکن چونکہ حضورؐ کی ہجرت ایک اہم دینی فریضہ تھا اور مہاجر ہونے کی سعادت بھی اللہ تعالیٰ نے دی تھی اور ظاہر ہے کہ مہاجرین کا درجہ انصار سے بڑھا ہوا تھا۔ اس لیے حضورؐ نے فرمایا کہ اگر میں مہاجرین میں شامل نہ ہوتا تو مجھے یہ پسند تھا کہ میں انصار میں شامل ہو جاؤں اور انصاری کہلاؤں۔ وہ جس وادی میں اتریں میں ان کے ساتھ رہوں۔

حضورؐ کے اس فرمان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپؐ کو انصار سے بہت محبت تھی۔ ایسا کیوں نہ ہوتا انصار نے اپنا سب کچھ قربان کر کے اللہ کے رسول ﷺ کی تائید و نصرت کی تھی۔ دین کی خاطر ایثار کیا تھا۔ اپنا جینا مرنا حضورؐ کے ساتھ وابستہ کر دیا تھا۔

اس حدیث سے انصار کی فضیلت، عظمت اور احترام ثابت ہوتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 7244، 3779، 4332، 4333، 4334

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 2446

3۔ جامع ترمذی

4۔ مسند احمد

5۔ سنن دارمی

6۔ مسند حمیدی

7۔ مصنف عبدالرزاق

8۔ کنز العمال

9۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6218

10۔ دُرِّ منثور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 58.....اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت نہ سڑتا

58..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَوْلَا بَنِيْ اِسْرَائِيْلُ لَمْ يَخْبُثِ الطَّعَامُ ، وَلَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ ، وَلَوْ لَا حَوَّاءُ ، لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ . ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا خراب نہ ہوتا اور نہ گوشت سڑتا۔ اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی۔''

## وضاحت:

اس صحیح حدیث میں دو باتوں کو ایک خاص اندازِ بیان سے ذکر فرمایا گیا ہے۔ یہ وہ اسلوب بیان ہے جیسے کوئی یوں کہے کہ اگر قابیل ہابیل کو قتل نہ کرتا تو دنیا میں کوئی قتل نہ ہوتا۔ لیکن اس اندازِ بیان میں محض ایسے شخص کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے جس نے پہلے پہل دنیا میں کسی برائی کی رسم ڈالی ہو۔ اس سے اس برے فعل کی نفی مقصود نہیں ہوتی۔

حدیث میں جو مضمون بیان ہوا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ:

1۔ بنی اسرائیل یعنی یہودیوں نے جب من وسلویٰ کا آسمانی کھانا ذخیرہ کرنا شروع کیا تو وہ قدرتی طور پر سڑنے اور خراب ہونے لگا۔ حدیث میں اس بات کو ایک خاص اسلوب سے بیان کیا گیا ہے کہ کم بخت یہودیوں نے دنیا میں ایک غلط رسم کی ابتدا کی۔ انہوں نے اس کھانے کو ذخیرہ کرنا شروع جو ان کو روزانہ تازہ بتازہ مل رہا تھا اور جس کے ذخیرہ کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ دنیا میں اس بری رسم کی ابتدا کرنے والے یہ مغضوب یہودی ہیں جن کی پیروی سے مسلمانوں کو بچنا چاہیے۔

دوسری بات جو اس حدیث میں بیان ہوئی ہے وہ بھی اسی پیرایۂ بیان میں ہے جس پیرائے میں پہلی بات فرمائی گئی کہ اگر حضرت حوّاء سے خیانت کی ابتدا نہ ہوتی تو کوئی عورت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


اپنے شوہر سے خیانت کی مرتکب نہ ہوتی۔ اس میں نعوذ باللہ حضرت حواء کی کسی بداخلاقی کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ درخت کا پھل کھانے کی طرف ان کی رغبت اور میلان کو ان کے شوہر آدم علیہ السلام سے مجازی طور پر خیانت کرنا قرار دیا گیا ہے۔ اس میں باریک اشارہ یہ بھی ملتا ہے کہ پہلے حضرت حواء اس درخت کا پھل کھانے کے لیے تیار ہوئیں۔ پھر حضرت آدم تیار ہوئے اور دونوں نے مل کر اس درخت کا پھل کھایا جس کے نتیجے میں ان کو جنت سے نکال دیا گیا۔

بعض لوگوں نے قلت علم اور کم فہمی کی بنا پر اس صحیح اور متفق علیہ حدیث کا انکار کر دیا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 3330، 3399

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 3648، 3647

3۔ مسند احمد

4۔ شرح السنہ

5۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3241

6۔ کنز العمال

7۔ دُرِ منثور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 59.....حضرت آدم علیہ السلام اور سلام کا طریقہ

59..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ ، وَ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا. فَلَمَّا خَلَقَهٗ ، قَالَ : اِذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُوْلٰٓئِكَ النَّفَرِ ..... وَ هُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوْسٌ ..... فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ. فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَ تَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ ..... قَالَ : فَذَهَبَ. فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. فَزَادُوْا : " رَحْمَةَ اللّٰهِ." قَالَ : فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ : طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا. فَلَمْ يَزِلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتّٰى الْاٰنَ. ))

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اس کی صورت پر بنایا۔ اس کا قد ساٹھ (60) ہاتھ کی لمبائی کے برابر تھا۔ جب اللہ نے اسے پیدا فرمایا تو حکم دیا کہ'' جاؤ، ان لوگوں (فرشتوں کی مجلس) کو سلام کرو، اور سنو وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ جو وہ جواب دیں گے، وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔'' حضورؐ نے فرمایا: پھر آدم علیہ السلام وہاں گئے اور ان کو (( اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ )) کہا۔ جواب میں فرشتوں نے کہا: (( اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) اس طرح انہوں نے جواب میں (( رَحْمَةُ اللّٰهِ )) کے الفاظ بڑھا دیے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا: ہر جنتی شخص آدم علیہ السلام کی صورت میں ان کے قد کے برابر بن کر داخل ہوگا اور اس کا قد ساٹھ (60) ہاتھ لمبا ہوگا۔ آدم علیہ السلام کے بعد سے اب تک انسانوں کا قد مسلسل گھٹتا چلا آ رہا ہے۔''

## وضاحت:

اس حدیث سے درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک خاص اچھی شکل اور قد وقامت میں پیدا فرمایا جو ساری عمر ایک جیسی رہی۔

2۔ حضرت آدم علیہ السلام کا قد ساٹھ (60) ہاتھ یعنی نوے (90) فٹ کا تھا۔

3۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں کے ذریعے سلام کرنے اور اس کا جواب دینے کا طریقہ سکھایا۔

4۔ سلام کرنا سنت اور سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

5۔ جنت میں جو لوگ داخل ہوں گے ان کی شکل وصورت بھی خوب ہوگی اور قد بھی طویل ہوگا۔

6۔ آدم علیہ السلام کے بعد ان کی اولاد میں زمانے اور حالات کے ساتھ ساتھ قد کم ہوتا گیا جو مزید کم ہوتا جائے گا۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 3326، 6227

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 7163

3۔ مسند احمد

4۔ مصنف عبدالرزاق

5۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4628

6۔ کنز العمال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 60.....حضرت موسیٰ علیہ السلام نے موت کے فرشتے کی آنکھ پھوڑ دی

60..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى ، فَقَالَ لَهُ : اَجِبْ رَبَّكَ. قَالَ : فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ ، فَفَقَاَهَا. قَالَ : فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ، فَقَالَ : اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِىْ اِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ ، وَقَدْ فَقَاَ عَيْنِىْ. قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهُ. قَالَ: اِرْجِعْ اِلٰى عَبْدِىْ ، فَقُلْ لَّهُ : اَلْحَيَاةُ تُرِيْدُ؟ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ. فَمَا وَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً. قَالَ : ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ : ثُمَّ تَمُوْتُ. قَالَ : فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ. قَالَ: رَبِّ اَدْنِنِىْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ.

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ اَنِّىْ عِنْدَهُ ، لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ ، عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ. ))

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''موت کا فرشتہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے کہا: ''اپنے رب کے پاس چلو۔'' حضورؐ نے فرمایا: اس پر موسیٰ علیہ السلام نے اسے تھپڑ مارا اور اس کی ایک آنکھ نکال دی۔ حضورؐ نے فرمایا: پھر وہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کے پاس واپس چلا گیا اور عرض کیا: ''تو نے اپنے ایک ایسے بندے کی طرف مجھے بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا اور اس نے میری ایک آنکھ پھوڑ دی۔ پھر حضورؐ نے فرمایا: اللہ نے اس فرشتے کو نئی آنکھ عطا کر دی۔ اور ارشاد فرمایا کہ میرے بندے کے پاس دوبارہ جاؤ اور اس سے کہو: ''اگر تو اور زندہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہنا چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ کسی بیل کی پیٹھ پر رکھ، جتنے بال تیرے ہاتھ کے نیچے آئیں، اتنے سال تو مزید جیے گا۔ اس پر موسیٰ علیہ السلام نے کہا: پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ کہا: ''موت ہوگی۔'' فرمایا: تو بہتر ہے جلدی مرجاؤں۔ لیکن اے میرے رب! تو مجھے مقدس سرزمین کے بالکل قریب لے جا (اور موت دے دے۔) اتنا قریب جتنا ایک پتھر پھینکنے کا فاصلہ ہوتا ہے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں وہاں ہوتا تو تم لوگوں کو راستے کی ایک جانب سرخ ٹیلے کے قریب ان (موسیٰ علیہ السلام) کی قبر دکھا دیتا۔''

## وضاحت:

بعض منکرین حدیث نے اس حدیث کو، جو کہ متفق علیہ ہے اور جسے تمام محدثین اور فقہا صحیح تسلیم کرتے ہیں، بنیاد بنا کر تمام احادیث کا انکار کر دیا ہے۔ حالانکہ اس حدیث کا صحیح مطلب سمجھ لینے کے بعد اس سے انکار کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

اصل قصہ اور اس کا پس منظر جیسا کہ امام ابن حبان البستی نے اپنی کتاب '' التقاسیم والانواع '' میں بھی لکھا ہے، یہ ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے موت کے فرشتے کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف ان کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے اس لیے بھیجا کہ وہ موت یا لمبی عمر میں سے کسی ایک کو اختیار کر لیں۔ یہ بالکل اسی طرح کا اختیار تھا جیسے ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار دیا گیا تھا۔ چنانچہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت کے مطابق مسجد نبوی کے اندر نماز کے بعد حاضرین سے حضورؐ نے فرمایا تھا:

'' اللہ نے اپنے ایک بندے کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ چاہے تو دنیا کی نعمتوں کو قبول کرے یا اللہ کے پاس (آخرت میں) جو کچھ ہے اسے قبول کر لے۔ لیکن اس نے اللہ ہی کے پاس کی چیزیں قبول کیں۔''

یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ لوگوں نے ان کی طرف تعجب سے دیکھا کہ حضورؐ تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کسی ایک بندے کا واقعہ بیان کر رہے ہیں، لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سمجھ گئے کہ وہ بندہ تو خود حضورؐ ہیں۔

اسی طرح جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس موت کا فرشتہ انسانی شکل میں آیا تو وہ بغیر اجازت ان کے گھر میں داخل ہوا اور آتے ہی کہنے لگا:

''یہ اللہ کا حکم ہے، آپ کو موت چاہیے یا لمبی عمر!''

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے پہچانا نہیں کہ یہ فرشتہ ہے۔ انہوں نے اسے ایک عام آدمی سمجھا اور بغیر اجازت گھر میں گھسنے اور اس طرح کی بات کرنے پر اسے تھپڑ مار دیا اور اس کی انسانی تمثیلی آنکھ پھوڑ دی۔ (یہ خیر ہوئی کہ صرف آنکھ پھوٹی ورنہ موسیٰ علیہ السلام کا تھپڑ لگنے سے آدمی مر بھی سکتا تھا، جیسا کہ ایک قبطی کا واقعہ ہے۔) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اگر اس فرشتے کو نہیں پہچانا تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ قرآنِ مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعے میں ہے کہ جب ان کے پاس کچھ فرشتے آئے تھے تو انہوں ان کو نہیں پہچانا اور ان کے آگے بھنا ہوا بچھڑا پیش کر دیا۔ (جسے وہ بیچارے کھا نہیں سکتے تھے۔) پھر جب وہی فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ بھی ان کو پہچان نہ سکے تھے۔

(ملاحظہ ہوں: سورۂ ھود کی آیات 69 تا 81)

اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی یہ نہیں پہچانا کہ یہ فرشتہ ہے اور موت کا فرشتہ ہے، انہوں نے اسے ایک عام آدمی سمجھا اور گھر میں بلا اجازت گھس کر یوں بات کرنے پر سزا دی۔ ایسی حرکت کی سزا (بلکہ اس سے بھی کمتر حرکت یعنی بغیر اجازت کسی کے گھر تاک جھانک کرنے کی سزا تو ہماری شریعت میں بھی یہی ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے کہ:

''اگر کوئی شخص بلا اجازت کسی کے گھر میں تاک جھانک کرے اور کوئی اس کی آنکھ پھوڑ دے تو اس پر الزام نہیں۔''

(ملاحظہ ہو: صحیح بخاری، کتاب الدیات، حدیث نمبر: 6902، 6888، صحیح مسلم، نسائی، ابوداؤد، ترمذی، مسند احمد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


دوسرے اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے امتحان کا پہلو بھی تھا۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ان کے بیٹے کی قربانی کے بارے میں آزمایا تھا، جس کا مقصد اسماعیل علیہ السلام کو واقعی ذبح کرانا نہ تھا، صرف جذبۂ قربانی کا امتحان مقصود تھا۔ (ملاحظہ ہو: سورۂ الصافات آیات: 102 تا 107)

اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کے لیے بھی یہ ایک آزمائش تھی، موت یا لمبی عمر میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کی اور فرشتے کو انسانی شکل میں بھیج کر بغیر اطلاع اور بغیر اجازت گھر میں داخل ہو کر اس طرح بات کرنے کی۔

فرشتوں کے بلا اجازت گھر میں داخل ہونے کی ایک مثال حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ بھی ہے، جن کے گھر کی دیوار پھلانگ کر فرشتے ان کی عبادت گاہ (محراب) میں اچانک داخل ہوئے تھے، جیسا کہ سورۂ صٓ کی آیت 21 میں ہے۔

اگر صورتِ حال یہ ہوتی کہ موت کا فرشتہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف ان کی روح قبض کرنے کے لیے آتا اور آتے ہی ان کو آگاہ کر دیتا کہ ''میں موت کا فرشتہ ہوں اور اللہ کے حکم کے مطابق آپ کی جان قبض کرنے کے لیے آیا ہوں۔'' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام جو کہ اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی تھے، اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے سر جھکا دیتے۔ اور اس بارے میں چون و چرا کی کوئی گنجائش نہ ہوتی۔

لیکن یہ معاملہ دوسرا تھا۔ ایک آزمائش تھی، اسی لیے جب فرشتہ اپنی پھوٹی ہوئی آنکھ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچا تو پہلے تو اللہ نے اس کو اُس کی آنکھ لوٹا دی اور پھر فرمایا:

﴿ اِرْجِعْ اِلٰی عَبْدِیْ ط ﴾

''میرے بندے کے پاس جاؤ۔''

اس میں لفظ '' عَبْدِیْ '' (میرے بندے) کے خطاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی اس کارروائی پر غصے کا اظہار نہیں فرمایا۔

مزید ارشاد ہوا کہ میرے بندے سے جا کر پوچھو کیا وہ لمبی عمر چاہتا ہے؟ اگر لمبی عمر چاہتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو اسے کہو کسی بیل کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ رکھے، جتنے بال اس کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے، اتنے سال وہ مزید جی لے!

جب فرشتے نے یہ پیغام حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پہنچایا اور (احتیاطاً) اپنی پہچان بھی کرادی تو وہ بولے: پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟

فرشتے نے کہا: آپ کو موت آجائے گی!

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''تو بہتر ہے ابھی مرجاؤں۔''

اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا کی:

''اے پروردگار! مجھے بیت المقدس کی مقدس سرزمین کے بالکل قریب، ایک پتھر پھینکنے کے فاصلے کی جگہ تک لے جا اور وہیں مجھے موت دے دے!''

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور بیت المقدس کے قریب لے جا کر ان کو وفات دی گئی اور وہ وہیں مدفون ہوئے۔ کیونکہ نبی جہاں فوت ہو اسی جگہ اسے دفن کیا جاتا ہے۔

اس طرح دوسری مرتبہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح طور پر موت کا حکم آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے ایک نبی کی حیثیت سے اس حکم کے آگے سر جھکا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے آخرت کی زندگی کو ترجیح دی۔

یہ حدیث بیان کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ اگر میں اس جگہ پر ہوتا تو تم لوگوں کو بھی عام راستے کی ایک جانب سرخ ٹیلے کے پاس موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھا دیتا۔

اصل یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے کلام کا مقصد لوگوں کی ہدایت و رہنمائی ہوتا ہے۔ ان کا اندازِ بیان کبھی مختصر اور مجمل ہوتا ہے اور کبھی طویل اور مفصل، اور اس میں مختلف قسم کے مخاطبین کی ذہنی سطح کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات حضورؐ نے ایک ہی سوال کا جواب کسی صحابی کو مختصر اور کسی کو تفصیل سے دیا ہے۔

مذکورہ حدیث بھی انبیاء کرام کے مختصر اور مجمل اندازِ کلام کی مثال ہے۔ خود عربی زبان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اختصار پایا جاتا ہے۔ قرآنِ مجید میں ایسے کئی واقعات اتنے مختصر بیان ہوئے ہیں کہ اگر اُن کی وضاحت نہ ہو تو ان کو صحیح طور پر سمجھا نہیں جا سکتا۔ جیسا کہ اصحابِ فیل کا واقعہ۔

درج بالا توضیح و توجیہ کے بعد ان لوگوں کا اعتراض و اشکال رفع ہو جاتا ہے جو لاعلمی یا کم فہمی سے اس حدیث کا انکار کرتے ہیں۔ رہے وہ لوگ جو ضد اور شرارت سے ایسا کرتے ہیں تو وہ کبھی مطمئن نہیں ہو سکتے۔ البتہ اہلِ حق کے پاس واضح دلیل موجود ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مقدس اور بابرکت سرزمین میں مدفون ہونا افضل اور پسندیدہ ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 3407، 1339

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 6148

3۔ مسند احمد

4۔ مصنف عبدالرزاق

5۔ شرح السنہ

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5713

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 61.....حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کپڑے ایک پتھر لے بھاگا

61..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى سَوْءَةِ بَعْضٍ. وَكَانَ مُوْسٰى يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ. فَقَالُوْا: وَاللّٰهِ! مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى اَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهُ اٰدَرُ. قَالَ : فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ. قَالَ : فَجَمَحَ مُوْسٰى فِيْ اَثَرِهِ ، يَقُوْلُ : ثَوْبِيْ ، حَجَرُ ، ثَوْبِيْ ، حَجَرُ! حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْا اِسْرَائِيْلَ اِلٰى سَوْئَةِ مُوْسٰى ، فَقَالُوْا : وَاللّٰهِ! مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَأْسٍ. قَالَ : فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدَ مَا نُظِرَ اِلَيْهِ ، فَاَخَذَ ثَوْبَهُ ، وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا.

فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةُ: وَاللّٰهِ! اِنَّهُ نَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ اَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبُ مُوْسٰى بِالْحَجَرِ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بنی اسرائیل عام طور پر ننگے نہایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرمگاہ بھی دیکھ لیتے تھے، مگر موسیٰ علیہ السلام اکیلے غسل کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بنی اسرائیل نے کہا: ''اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام اس لیے ہمارے ساتھ غسل نہیں کرتے، کیونکہ وہ خصیوں کے پھول جانے کی بیماری میں مبتلا ہیں۔''

اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ ایک روز موسیٰ علیہ السلام غسل کرنے لگے۔ انہوں نے اپنے کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھے۔ اچانک وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگا..... پھر حضورؐ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے یہ کہتے ہوئے اس پتھر کا پیچھا کیا کہ: ''میرے کپڑے، پتھر! میرے کپڑے، پتھر! اس موقع پر بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


موسیٰ علیہ السلام کی شرمگاہ دیکھ لی اور کہنے لگے: ''خدا کی قسم! موسیٰ علیہ السلام تو ٹھیک ہیں۔'' پھر حضورؐ نے فرمایا کہ: ''پھر وہ پتھر بھی رُک گیا اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے پہن لیے اور پتھر کو مارنا شروع کیا۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ''اللہ کی قسم! اس پتھر پر موسیٰ علیہ السلام کی ضرب سے چھ یا سات نشانات پڑ گئے۔''

## وضاحت:

یہ حدیث بھی صحیح اور متفق علیہ ہے۔ جسے تمام محدثین اور فقہاء صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ اس حدیث سے درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں:

1۔ بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایسا تھا، جس کے لوگ ننگے نہاتے اور ایک دوسرے کی شرمگاہ بھی دیکھتے تھے۔ وہ ایسا شریعت کی خلاف ورزی میں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی میں کرتے تھے۔ جیسا کہ امام قرطبی نے تصریح کی ہے۔

2۔ خود حضرت موسیٰ علیہ السلام ان سے الگ تنہائی میں نہاتے تھے، کیونکہ حیا کا تقاضا یہی تھا۔ کیونکہ کسی ایسی جگہ برہنہ ہو کر نہانا جہاں دوسروں کی نظر نہ پڑے جائز ہے۔

3۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کی طرف سے جس طرح ستائے گئے یہ واقعہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

4۔ اس واقعے سے انبیائے کرام کے معجزات کا ثبوت بھی ملتا ہے۔ جیسے ایک پتھر کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کپڑے لے کر بھاگنا، ان کا اُسے آواز دے کر پکارنا اور پتھر پر ان کی ضرب سے نشان پڑ جانا وغیرہ۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو خطاب کر کے تنبیہ کے انداز میں فرمایا ہے کہ:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهًا ﴿٦٩﴾ ﴾ [الاحزاب:69]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


''اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ایذا پہنچائی۔ پھر اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو ان لوگوں کی باتوں سے بری ثابت کیا۔ اور اللہ کے نزدیک موسیٰ علیہ السلام بڑے معزز تھے۔''

حدیث میں مذکورہ واقعہ اسی قرآنی آیت کی تفسیر کر دیتا ہے۔ ورنہ آیت کے مفہوم کو سمجھنا مشکل ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 278، 3404
2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 770، 6146
3۔ مسند احمد
4۔ کنز العمال
5۔ تفسیر قرطبی
6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5706

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 62.....اصل غنی وہ ہے جو دل کا غنی ہے

62..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَيْسَ الْغِنٰى مِنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ ، وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''امیری زیادہ مال سے نہیں ہوتی۔اصل امیری دل کی امیری ہے۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ تونگری اور امیری مال و دولت کی کثرت سے نہیں ہوتی، بلکہ اصل تونگری دل کی تونگری ہے۔

شیخ سعدی نے اس کا فارسی میں کیا خوب ترجمہ کیا ہے کہ:''تونگری بدل است نہ بمال۔''

جس آدمی کا دل غنی نہیں ہے وہ ہر وقت محتاج رہتا ہے۔اور جس کا دل غنی ہے وہ کبھی محتاج نہیں ہوتا، مگر دل کا غنی بننے کے لیے قناعت کی خوبی درکار ہے جو صرف ایمان اور نیکی سے حاصل ہوتی ہے۔ورنہ دولت کی ہوس ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے، پھر آدمی بخل کرتا ہے۔اسے حلال وحرام میں بھی تمیز نہیں رہتی۔اور سوائے قبر کی مٹی کے اس کا کوئی علاج نہیں۔

اس حدیث میں دولت پرستی کی مذمت کی گئی ہے اور قناعت کی تحسین کی گئی ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:6446

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:2420

3۔ جامع ترمذی

4۔ سنن ابن ماجہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



5۔ مسند احمد

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:5170

7۔ ترغیب وترہیب

8۔ دُرِّ منثور

9۔ تفسیر قرطبی

10۔ تفسیر ابن کثیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 63.....مال دار مقروض کا اپنے وعدے کو ٹالنا ظلم ہے

63..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِنَّ مِنَ الظُّلْمِ مَطْلُ الْغَنِيِّ ، وَاِنْ اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ ، عَلٰى مَلِيْءٍ فَلْيَتْبَعْ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کسی مال دار مقروض شخص کا اپنے وعدے کو ٹالتے رہنا بھی ظلم ہے۔ اس لیے اگر تمہیں کسی ایسے مالدار آدمی سے واسطہ پڑے تو اس کا پیچھا کرتے رہو۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ مقروض کو چاہیے کہ جلد از جلد اپنا قرض اتارنے کی کوشش کرے۔ اگر وہ مال موجود ہونے کے باوجود جان بوجھ کر قرض ادا کرنے میں دیر کرے گا تو ظلم کرے گا اُس شخص پر جس نے اسے قرض دیا تھا۔

قرض خواہ کو بھی چاہیے کہ وہ قرض کی واپسی کا مطالبہ اچھے طریقے سے کرے۔ اگر مقروض تنگ دست ہو تو اُسے مزید مہلت دے جائے، کیونکہ ایسی صورت میں وہ معذور ہے۔ لیکن اگر وہ کسی طرح قرضہ ادا نہ کر سکے تو اس کا قرض معاف کر دینا صدقہ اور بہت بڑی نیکی ہے۔

لیکن جو مقروض دانستہ طور پر قرض لوٹانے میں دیر کر رہا ہو تو اُس کا پیچھا کرتے رہنا چاہیے تاکہ وہ جلد اپنا قرض ادا کر دے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 2287، 2288، 2400

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:4002
3۔ سنن نسائی
4۔ سنن ابی داؤد
5۔ جامع ترمذی
6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:2907
7۔ سنن ابن ماجہ
8۔ سنن دارمی
9۔ موطا امام مالک
10۔ مسند احمد
11۔ مصنف عبدالرزاق
12۔ کنزالعمال
13۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 64.....مخلوق کے لیے شہنشاہ سخت ناپسندیدہ نام

64..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَخْبَثُهُ وَاَغْيَظُهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ ، لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غصہ دلانے والا، خبیث ترین اور مغضوب شخص وہ ہوگا جو دنیا میں ''شہنشاہ'' (بادشاہوں کا بادشاہ) کہلواتا رہا ہوگا۔ یاد رکھو! اللہ عزوجل کے سوا کوئی بادشاہ نہیں۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ برا اور مغضوب شخص وہ ہوگا جو دنیا میں اپنے آپ کو شہنشاہ یعنی بادشاہوں کا بادشاہ کہلواتا تھا۔ کیونکہ اصل میں صرف اللہ تعالیٰ ہی شہنشاہ ہے اور اس کے سوا کوئی اور شہنشاہ نہیں ہے۔

اسی طرح کے بعض اور نام بھی جو اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہیں مخلوقات کے لیے ان کا استعمال جائز نہیں۔ جیسے کسی کو خالق، احکم الحاکمین، سلطان السلاطین، رحمٰن اور قدوس کہنا۔

اس حدیث میں توحید کی صحیح تعلیم اور شرک سے اجتناب کا سبق ملتا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 6205، 6206

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 5610، 5611

3۔ سنن ابی داؤد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


4۔ جامع ترمذی

5۔ مسند احمد

6۔ مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:4755

7۔ کنز العمال

8۔ ترغیب وترہیب

9۔ السلسلہ الصحیحہ للالبانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 65.....ایک مغرور شخص کو زمین میں دھنسا دیا گیا

65..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِيْ بُرْدَيْنِ ، وَقَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ ، خُسِفَ بِهِ الْاَرْضُ ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''دنیا میں ایک ایسا شخص تھا، جو دو چادروں میں اَکڑ اَکڑ کر چلتا تھا۔ وہ بہت مغرور تھا، اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک اس میں دھنستا رہے گا۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں جس مغرور اور متکبر شخص کا ذکر ہے اُس کے بارے میں کئی اقوال ہیں:

1۔ یہ نبی اسرائیل کا مشہور دولت مند قارون تھا۔

2۔ یہ کسی گذشتہ قوم کے آدمی کا قصہ ہے۔

3۔ یہ کسی خاص شخص کا واقعہ نہیں بلکہ ایسے کئی لوگ مراد ہو سکتے ہیں۔

بہر حال یہ شخص ایک جوڑا پہن کر اِتراتا ہوا نکلا۔ اپنے لباس کو اس نے اللہ کی نعمت نہ سمجھا بلکہ اس پر غرور اور تکبر کیا۔ اور دوسروں کو حقیر جانا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے سزا کے طور پر زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو لباس پہن کر مغرور اور متکبر نہیں بن جانا چاہیے۔ نہ دوسروں کو حقیر سمجھنا چاہیے، نہ زمین پر اکڑ اکڑ کر چلنا چاہیے اور نہ اللہ کی ناشکری کرنی چاہیے۔ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں۔ بلکہ بندے کو چاہیے کہ وہ اچھا لباس پہن کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور دوسروں کو حقیر نہ سمجھے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:5789، 5790

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:5467، 5465

3۔ سنن دارمی

4۔ مسند احمد

5۔ شرح السنہ

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:4711

7۔ تفسیر ابن کثیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 66.....اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اُس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہے

66.... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :(( اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اُس سے برتاؤ کرتا ہوں۔''

وضاحت:

یہ حدیث قدسی ہے اور جوامع الکلم میں سے ہے۔

اس حدیث میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اس سے برتاؤ کرتا ہوں۔

اس مضمون میں درج ذیل امور شامل ہیں:

1۔ جس بندے کو اپنی دعا یا اپنی توبہ قبول ہونے کا یقین ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی دعا اور اس کی توبہ کو ضرور قبول فرماتا ہے۔

2۔ اگر بندہ اللہ تعالیٰ سے یہ توقع رکھتا ہے کہ اُس کی دعا یا توبہ قبول نہیں ہوسکتی تو اللہ تعالیٰ اُس کی دعا اور توبہ کو قبول نہیں کرتا۔

3۔ بندے کو اللہ تعالیٰ سے اچھے برتاؤ کی اُمید رکھنی چاہیے۔ اس سے نعمتوں کی توقع رکھنی چاہیے اور آخرت میں بخشش اور جنت کی اُمید رکھنی چاہیے۔

4۔ اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کاملہ ظاہر ہوتی ہے کہ وہ ہر بندے کی نیت اور اُس کے خیالات وتصورات سے آگاہ ہے۔

قرآن حکیم کی بعض آیات سے بھی اس حدیث کے مضمون کی تائید مل جاتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 7405،7505

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 6829،6832

3۔ سنن دارمی

4۔ مسند احمد

5۔ مجمع الزوائد

6۔ شرح السنہ

7۔ کنز العمال

8۔ طبرانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 67..... ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے

67..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( مَنْ يُّوْلَدُ ، يُوْلَدُ عَلٰى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ. فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُنْتِجُوْنَ الْبَهِيْمَةَ ، هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءِ حَتّٰى تَكُوْنُوْا اَنْتُمْ تَجْدَعُوْنَهَا؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَرَءَيْتَ مَنْ يَّمُوْتُ ، وَهُوَ صَغِيْرٌ؟ قَالَ : اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے وہ (اسلامی) فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر یہ اُس کے والدین ہیں جو اُسے یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں۔ بالکل اس طرح جیسے تم دیکھتے ہو کہ جانوروں کے ہاں جو بچے پیدا ہوتے ہیں وہ کان کٹے یا ناک کٹے پیدا نہیں ہوتے۔ یہ تم ہو جو اُن کے کان یا ناک وغیرہ کاٹ دیتے ہو۔

صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ایسے بچے کے بارے میں کیا اِرشاد ہے، جو کسی کافر کے ہاں پیدا ہوا اور مر گیا؟

فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کرتے۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے، لیکن بعد میں وہ اپنے والدین یا ماحول کی وجہ سے کبھی یہودی، عیسائی یا کسی اور مذہب کا ماننے والا بن جاتا ہے۔

اسی مضمون کو حضورؐ نے ایک مثال دے کر لوگوں کو سمجھا دیا کہ تمہارے ہاں کن کٹے اور نک کٹے جانور پیدا نہیں ہوتے، تم خود ہی ان کو پیدا ہونے کے بعد ایسا بنا دیتے ہو۔

حدیث کے آخر میں صحابہ کرام کے اس سوال پر کہ کافروں کے ہاں جو بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہیں اُن کا کیا بنے گا؟ حضورؐ نے جواب میں فرمایا کہ اُن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سُپرد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے اور وہی ان کے بارے میں بہتر جانتا ہے کہ کیا سلوک کرنے والا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 1358، 1385، 6599

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 6760، 6755، 6758

3۔ سنن ابی داؤد

4۔ جامع ترمذی

5۔ موطا امام مالک

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 90

7۔ مُسند احمد

8۔ شرح السُّنہ

9۔ کنز العمال

10۔ مشکل الآثار

11۔ دُرِّ منثور

12۔ تفسیر قرطبی

13۔ تفسیر ابن کثیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 68.....انسان کی ریڑھ کی ہڈی کو زمین نہیں کھاتی

68..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِنَّ فِي الْاِنْسَانِ عَظْمًا ، لَا تَأْكُلُهُ الْاَرْضُ اَبَدًا. فِيْهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالُوْا : اَيُّ عَظْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : عَجْمُ الذَّنَبِ.

وَقَالَ اَبُو الْحَسَنِ: اِنَّمَا هُوَ " عَجَبٌ " وَلٰكِنَّهُ قَالَ بِالْمِيْمِ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''انسان میں ایک ایسی ہڈی ہوتی ہے جسے زمین (کی مٹی) نہیں کھاتی۔ اُسی ہڈی سے انسان کو قیامت کے دن دوبارہ بنالیا جائے گا۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کون سی ہڈی ہے؟ فرمایا: وہ ریڑھ کی ہڈی ہے۔''

ابوالحسن نے کہا ہے کہ وہ دراصل " عَجَبٌ " ہے لیکن اُسے " عَجْمٌ "(مِیم کے ساتھ) بتایا گیا ہے۔

## وضاحت:

اس حدیث میں یہ بات فرمائی گئی ہے کہ انسان کے جسم میں ایک ایسی ہڈی ہے، جسے زمین کی مٹی نہیں کھاتی۔ قیامت کے بعد انسان کو اسی ہڈی سے دوبارہ پیدا کر دیا جائے گا۔ جب صحابہ کرام نے اُس ہڈی کے بارے میں پوچھا کہ وہ کون سی ہے؟ تو حضورؐ نے فرمایا: ''وہ ریڑھ کی ہڈی ہے۔''

اہل ایمان کا اس پر یقین ہے کہ جس خالق نے انسان کو پہلے پہل پیدا کیا ہے وہ اُسے دوبارہ بھی پیدا کرنے پر قادر ہے اور وہ انسانوں کو اُن کے مرنے کے بعد حساب کتاب کے لیے دوبارہ پیدا فرمائے گا۔

تاہم جدید سائنس بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ جو چیز ایک دفعہ پیدا ہوگئی، وہ کبھی فنا نہیں ہوسکتی، بلکہ وہ مختلف حالتوں اور صورتوں میں دوبارہ موجود رہتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یہ بھی ممکن ہے کہ ''ریڑھ کی ہڈی'' ایک علامت (Symbol) کے طور پر ہو اور ویسے اللہ تعالیٰ ہر انسان کا DNA لے کر محفوظ کر لیتا ہو، جس سے وہ دوبارہ اُسے پیدا فرما دے گا۔

بہر حال اب سائنس کی بنیاد پر نہ تو قیامت کے آنے کا انکار ہو سکتا ہے اور نہ اس کا انکار کیا جا سکتا ہے کہ دوبارہ زندگی ممکن نہیں۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 4814، 4935

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 7416، 7414، 7415

3۔ مسند احمد

4۔ ترغیب و ترہیب

5۔ فتح الباری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 69.....لگاتار روزے رکھنے اور افطار نہ کرنے کی ممانعت

69..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ ، اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوْا: فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ : اِنِّىْ لَسْتُ فِىْ ذٰلِكُمْ مِثْلَكُمْ : اِنِّىْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِىْ رَبِّىْ وَيَسْقِيْنِىْ ، فَاكْلِفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا لَكُمْ بِهٖ طَاقَةٌ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لگاتار روزے نہ رکھو، مسلسل روزے رکھنے سے بچو۔ عرض کیا گیا: ''یا رسول اللہ! آپؐ خود لگاتار روزے رکھتے ہیں۔'' اس پر فرمایا: ''میں اس حوالے سے تمہارے جیسا نہیں ہوں۔ میرا رب مجھے رات کو کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔ تم صرف اُسی کام کا بوجھ اُٹھاؤ جو تمہارے بس میں ہے۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اس طرح لگاتار روزے رکھنا کہ شام کو افطاری بھی نہ کی جائے، منع ہے۔ البتہ نبی کریم ﷺ کے لیے ایسا جائز تھا اور آپؐ کے لیے اس میں خصوصیت تھی کہ آپؐ کو آپؐ کا رب جب آپؐ رات کو سو رہے ہوتے تھے کھلا پلا دیتا تھا اور اس طرح آپؐ کی توانائی بحال رہتی تھی۔

اسلامی شریعت میں آسانی رکھی گئی ہے۔ مسلسل روزے رکھنے اور افطار نہ کرنے سے جسم کمزور ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے انسان دوسرے دینی فرائض صحیح طور پر ادا کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ اس لیے ایسا کرنا ممنوع ہے۔ پوری امت کے لیے یہی حکم ہے۔ البتہ ایک اور حدیث میں ان لوگوں کو جو وصال کے روزے کا شوق رکھتے تھے۔ آپؐ نے سحری تک ایسا وصال کرنے کی اجازت دی تھی۔ روزوں میں سحری اور افطاری کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اس سے جسم کی توانائی برقرار رہتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


یہ جو نبی ﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا ہے کہ اُن کا رب اُن کو رات کے وقت سوتے میں کھلاتا پلاتا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ؐ کو ایسی روحانی لذت میسر تھی، جس سے جسم میں توانائی بحال رہتی تھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی لذت کھانے پینے کی لذت سے بڑھ کر ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:


1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 1966، 1962، 1963، 1964، 1965، 1967، 6851، 7242، 7299

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 2567، 2563، 2564، 2566

3۔ سنن دارمی

4۔ موطا امام مالک

5۔ مسند احمد

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1986

7۔ مصنف عبدالرزاق

8۔ مصنف ابن ابی شیبہ

9۔ شرح السُّنہ

10۔ کنز العمال


محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 70.....سو کر اٹھنے کے بعد پانی کے برتن میں ہاتھ نہ ڈالنا

70..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ يَدَهُ فِي الْوَضُوْءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا. اِنَّهُ لَا يَدْرِيْ اَحَدُكُمْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص سو کر اٹھے تو اُسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ دھوئے بغیر وضو کے پانی کے برتن میں نہ ڈالے، کیونکہ اُسے کیا خبر کہ نیند کی حالت میں اُس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب کوئی شخص سو کر اٹھے، خواہ رات کو اُٹھے یا دن کو، تو اسے چاہیے کہ پہلے ہاتھ دھوئے اور پھر وضو کے پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالے کیونکہ اُسے کیا خبر کہ اُس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری اور اُس کے ہاتھ کوئی نجاست نہ لگ گئی ہو۔

اکثر علماء کے نزدیک ایسا کرنا مستحب ہے اگرچہ بعض نے اسے سنت اور بعض نے واجب قرار دیا ہے۔

پھر اکثر علماء کے نزدیک اگر کسی نے اس حالت میں ہاتھ دھوئے بغیر اسے پانی کے برتن میں ڈالا تو پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ اگرچہ بعض نے کہا ہے کہ پھر وہ پانی ناپاک ہو جائے گا اور اُسے بہا دیا جائے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:162

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:643، 646

3۔ سنن نسائی

4۔ سنن ابن ماجہ

5۔ موطا امام مالک

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:391

7۔ مسند احمد

8۔ صحیح ابن خزیمہ

9۔ شرح السنہ

10۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 71.....انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہے

71..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. قَالَ : تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ. وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهٖ وَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا ، اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ. وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ. وَتُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''روزانہ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو لوگوں کے ہر ایک جوڑ پر صدقہ لازم ہو جاتا ہے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کہ: دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے۔ کسی شخص کو سواری پر سوار ہونے میں مدد دینا یا اُس کا سامان لادنے میں مدد کرنا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔ نماز کے لیے مسجد کی طرف قدم بڑھانا بھی صدقہ ہے۔ اور راستے پر سے کسی تکلیف دینے والی چیز یا رکاوٹ کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں صدقے کا بڑا وسیع تصور دیا گیا ہے کہ ہر صبح نیند سے بیدار ہوتے ہی ہر شخص کے جوڑ جوڑ یعنی پوری شخصیت پر صدقہ واجب ہو جاتا ہے۔ ایک اور حدیث کے مطابق انسانی جسم میں کل 360 جوڑ ہیں۔

وہ دو آدمیوں کے جھگڑے کا فیصلہ انصاف کے ساتھ کرتا ہے تو یہ اُس کی طرف سے صدقہ ہے۔ وہ اگر کسی کو سواری پر چڑھنے یا بوجھ لادنے میں مدد دیتا ہے تو یہ اُس کی جانب سے صدقہ ہے۔ کسی سے اچھی بات کہتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔ نماز کے لیے مسجد کی طرف جاتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو اُسے ہر قدم پر چلنے پر صدقے کا ثواب ملتا ہے۔ وہ راستے سے کوئی رکاوٹ ہٹاتا ہے تاکہ لوگوں کو چلنے میں تکلیف نہ ہو تو یہ بھی صدقہ ہے۔ غرض ہر نیکی کا کام صدقہ قرار دیا گیا ہے، جو ہر مسلمان کے بس میں ہے خواہ وہ امیر ہو یا غریب، جوان ہو یا بوڑھا سب کے لیے صدقہ کرنے کے مواقع ہیں اور اس کا ثواب حاصل کرنے کی راہیں ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ اسلام میں صدقے کو صرف مالی صدقے پر محدود نہیں رکھا گیا ہے، بلکہ یہ عام ہے اور ہر نیکی کا کام اس کے زمرے میں آجاتا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 2989، 2707، 2891

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 2335

3۔ مسند احمد

4۔ شرح السُّنہ

5۔ کنز العمال

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1896

7۔ سلسلة الصحيحه للالبانی

8۔ دُرِّ منثور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 72.....جانوروں کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا انجام

72..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا مَا رَبُّ النَّعَمِ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا ، تُسَلَّطُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، تَخْبِطُ وَجْهَهُ بِاَخْفَافِهَا. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جن جانوروں کا مالک اُن کا حق (زکوٰۃ) نہیں دیتا تو قیامت کے دن وہی جانور اُس مالک پر مسلط کیے جائیں گے جو اُس کے منہ پر لاتیں مارتے رہیں گے۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں مال کی زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب بیان کیا گیا ہے کہ وہ جانور جن کی زکوٰۃ فرض تھی، اگر نہیں دی گئی تو وہی جانور آخرت میں اپنے زکوٰۃ نہ دینے والے مالک پر مسلط کیے جائیں گے جو اُس کے منہ پر لاتیں مارتے رہیں گے۔ اس طرح زکوٰۃ نہ دینے پر عذاب ہوگا۔

یہی مضمون اگلی حدیث میں بھی آ رہا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 1402،6958

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 2290،2301،2300

3۔ مسند احمد

4۔ شرح السُّنہ

5۔ کنز العمال

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1775

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 73.....زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا انجام

73..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ. يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَ يَطْلُبُهُ وَ يَقُوْلُ: اَنَا كَنْزُكَ. قَالَ: وَاللّٰهِ! لَنْ يَّزَالَ يَطْلُبُهُ حَتّٰى يَبْسُطُ يَدَهُ ، فَيُلْقِمَهَا فَاهُ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے جو شخص خزانہ جمع کر کے رکھے گا، تو قیامت کے دن وہی خزانہ ایک نہایت زہریلا گنجا سانپ بن جائے گا۔ خزانے کا مالک اس سے بھاگے گا، مگر وہ سانپ اس کا پیچھا کرے گا اور کہے گا ''میں تیرا خزانہ ہوں۔'' پھر حضورؐ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ سانپ اس کا پیچھا کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ اس آدمی پر قابو پا کر اُسے نگل جائے گا۔''

## وضاحت:

اس سے پہلی حدیث بھی اسی مضمون کی گزر چکی ہے۔

اس حدیث میں مال جمع کرتے رہنے اور زکوٰۃ نہ دینے کا یہ انجام بتایا گیا ہے کہ وہ مال جس کی زکوٰۃ نہیں دی گئی وہ ایسے زہریلے گنجے سانپ کی شکل اختیار کر لے گا، جس کی آنکھوں کے اوپر دو سفید نقطے ہوں گے (اور یہ انتہائی زہریلے سانپ کی قسم ہے) زکوٰۃ نہ دینے والا شخص اس سے دور بھاگے گا اور یہ سانپ اُس کا پیچھا کرے گا اور کہے گا: ''میں تیرا جمع کیا ہوا مال ہوں۔'' پھر وہ سانپ اس بخیل آدمی کو پکڑے گا اور قابو پا کر نگل جائے گا۔

اسی طرح کا مضمون قرآنِ مجید میں بھی آیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿ وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾

[آل عمران:180]

''جن لوگوں کو اللہ نے مال و دولت سے نوازا ہے، مگر وہ اللہ کے لیے مال خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ ایسا اُن کے حق میں اچھا ہے بلکہ یہ ان کے حق میں بہت برا ہے۔ جس مال میں وہ بخل کر رہے ہیں اس کا قیامت کے دن انہیں طوق پہنایا جائے گا۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں بخل کے عذاب سے بچائے، آمین۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 6957، 1403، 4565، 4659، 6957

2۔ سنن نسائی

3۔ سنن ابن ماجہ

4۔ مسند احمد

5۔ سنن دارمی

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1774

7۔ موطا امام مالک

8۔ صحیح ابن خزیمہ

9۔ کنز العمال

10۔ سلسلة الصحيحة للالبانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 74.....ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرنا

74..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا يُبَالُ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ، ثُمَّ يُغْتَسَلُ بِهٖ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو پانی ٹھہرا ہوا ہو، بہتا ہوا نہ ہو، اس میں پیشاب نہیں کرنا چاہیے اور جس رُکے ہوئے پانی میں پیشاب کیا گیا ہو اس پانی سے غسل نہیں کرنا چاہیے۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔ اور جس رُکے ہوئے پانی میں کسی نے پیشاب کر دیا ہو اس سے غسل نہیں کرنا چاہیے۔

صحیح مسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں ایسے شخص کو غسل نہیں کرنا چاہیے جس پر جنابت کی وجہ سے غسل واجب ہو۔

لیکن اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ جاری اور بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا جائز ہے۔

ایسے مقام پر بہتر یہ ہے کہ کسی برتن میں پانی الگ سے لے لیا جائے اور کسی ایسی جگہ بیٹھ کر غسل کر لیا جائے، جہاں سے استعمال شدہ پانی اس جمع شدہ پانی میں نہ گرنے پائے۔

البتہ اگر کسی نے جاری پانی میں پیشاب کر دیا تو اس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 239

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 657، 655، 656، 658

3۔ سنن نسائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ سنن ابی داؤد

5۔ جامع ترمذی (ابواب الطہارت)

6۔ سنن ابن ماجہ

7۔ سنن دارمی

8۔ مسند احمد

9۔ مسند حمیدی

10۔ مصنف عبدالرزاق

11۔ مصنف ابن ابی شیبہ

12۔ نصب الرایہ

13۔ شرح السنہ

14۔ مشکل الآثار

15۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

16۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:474

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 75.....اصلی محتاج اور مسکین کون ہے؟

75..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ هٰذَا الطَّوَّافُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ ، اِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَيَسْتَحْيِ اَنْ يَّسْئَلَ النَّاسَ وَلَا يُفْطَنُ لَهٗ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مسکین وہ نہیں جو لوگوں کے دروازے پر جا کر لقمہ دو لقمے یا کھجور دو کھجور مانگ لیتا ہے۔ اصل مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنا مال نہیں کہ اس کی ضروریات پوری ہوں، جو لوگوں سے مانگنے پر شرماتا ہو اور جس کی اس حالت کا دوسروں کو پتہ نہ ہو کہ اسے کچھ صدقہ و خیرات ہی دے دیں۔"

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ صرف پیشہ ور قسم کے گداگر جو در بدر پھر کر مانگتے ہیں وہ اصلی محتاج نہیں ہیں، بلکہ اصلی محتاج اور صدقہ و زکوٰۃ کے مستحق وہ ضرورت مند ہیں جو اپنی ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہیں، لیکن مانگنے اور سوال کرنے سے شرماتے ہیں اور لوگ ان کی سفید پوشی کی وجہ سے اور نہ مانگنے کے سبب سے اُن کی مالی مدد نہیں کرتے۔ ایسے ضرورت مند صدقے اور زکوٰۃ کے زیادہ مستحق ہیں اور ان کو دینا زیادہ ثواب ہے۔

قرآنِ مجید میں اسی طرح کا مضمون موجود ہے:

﴿ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ز يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ج تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ج لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ط وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿273﴾ [البقرہ:273]

''صدقہ وخیرات میں ان لوگوں کا زیادہ حق ہے جو اللہ کے کاموں میں اس طرح گھرے ہوئے ہیں کہ روزی کمانے کے لیے دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے۔ ناواقف آدمی اُن کے نہ مانگنے کی وجہ سے اُن کو خوش حال سمجھتا ہے، لیکن تم انہیں اُن کی صورت سے پہچان سکتے ہو۔ وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے۔ اور جو مال تم خرچ کرو گے اللہ اُسے جانتا ہے۔''

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:1479، 1476
2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:2393، 2394
3۔ سنن نسائی
4۔ سنن ابی داؤد
5۔ جامع ترمذی
6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:1828
7۔ موطا امام مالک
8۔ مسند احمد
9۔ صحیح ابن خزیمہ
10۔ ترغیب وترہیب
11۔ کنز العمال
12۔ مسند حمیدی
13۔ دُرِّ منثور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 76.....عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اُس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے

76..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا تَصُوْمُ الْمَرْءَةُ وَ بَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ. وَلَا تَأْذَنُ فِيْ بَيْتِهٖ وَ هُوَ شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ. وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهٖ عَنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ ، فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِهٖ لَهٗ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس عورت کا شوہر گھر پر موجود ہو وہ اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔ شوہر کی موجودگی میں اُس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر کے اندر نہ آنے دے۔ وہ اپنے شوہر کی کمائی سے اُس کی اجازت کے بغیر جو صدقہ وخیرات کرے گی۔ اُس کا آدھا ثواب اُس کے شوہر کو ملے گا۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں درج ذیل امور بیان ہوئے ہیں:

1۔ عورت کے لیے شوہر کی موجودگی میں اُس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ یا نذر کا روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ ایسا روزہ وہ پھر کبھی رکھ سکتی ہے۔

2۔ عورت کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت یا مرضی کے بغیر کسی غیر شخص کو گھر میں داخل ہونے دے۔ البتہ شوہر سے اجازت لینے کے بعد ایسا ممکن ہے۔

3۔ بیوی کے لیے جائز نہیں کہ وہ شوہر کی اجازت اور مرضی کے بغیر اُس کے مال میں سے کچھ خرچ کرے یا صدقہ وغیرہ کرے۔ لیکن معمولی قسم کا صدقہ دے سکتی ہے یا خرچ کر سکتی ہے، جس کے لیے عام طور پر اس کے شوہر کی طرف سے اجازت ہوتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


اس طرح کے صدقے میں دونوں میاں بیوی کو آدھا آدھا ثواب ملے گا۔ شوہر کو اس لیے کہ اس کا مال تھا اور بیوی کو اس لیے اس نے اس کا صدقہ کیا۔ لیکن اگر کوئی عورت اپنے شوہر کا مال برباد کرنے کی نیت سے کچھ صدقہ وخیرات یا خرچ کرے گی تو گناہ گار ہوگی۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:


1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 5192، 2065، 2066

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 2370، 2364، 2366

3۔ سنن ابی داؤد

4۔ جامع ترمذی

5۔ سنن ابن ماجہ

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1948

7۔ سنن دارمی

8۔ مسند احمد

9۔ مسند حمیدی

10۔ مشکل الآثار

11۔ مصنف عبدالرزاق

12۔ مصنف ابن ابی شیبہ

13۔ کنز العمال

14۔ ترغیب وترہیب

15۔ سلسلة الصحيحه للالبانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 77.....موت کی تمنا نہ کرو

77..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ ، وَلَا يَدْعُوْ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّأْتِيَهُ. اِنَّهُ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ اِنْقَطَعَ عَمَلُهُ. اَوْ قَالَ : اَجَلُهُ. اِنَّهُ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ اِلَّا خَيْرًا. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے۔ نہ اپنے لیے موت کی بد دعا کرے۔ جب کوئی آدمی مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے۔ یا حضورؐ نے فرمایا کہ اس کی عمر ختم ہوجاتی ہے۔ بے شک مومن کی زیادہ عمر اس کے لیے بھلائی ہی بھلائی ہے۔''

## وضاحت:

اس حدیث سے درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

1۔ آدمی کو اپنے لیے موت کی تمنا اور دعا ہرگز نہیں کرنی چاہیے، خواہ وہ کتنی ہی مشکل اور مصیبت میں مبتلا ہو۔ ایسا کرنا کم ہمتی، بے صبری اور ایمان کی کمزوری ہے اور حضورؐ نے اس سے منع فرمادیا ہے۔ کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوسکتا ہے، اگر برا ہے تو اُسے توبہ کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔

2۔ لیکن اگر کوئی زیادہ لاچار اور بے بس ہوجائے تو اُسے یہ دعا کرنی چاہیے کہ:

(( اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ ))

''اے اللہ! جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے، مجھے اُس وقت تک زندہ رکھ اور جب میرے لیے موت بہتر ہو تو اُس وقت مجھے دنیا سے اُٹھالینا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ مرنے کے ساتھ ہی آدمی کا اعمال نامہ بند کر دیا جاتا ہے اور اس کے لیے نیکی کرنے کا موقع ہاتھ سے نکل جاتا ہے، ماسوائے صدقہ جاریہ کے۔ اور مومن کے لیے عمر کا زیادہ ہونا اُس کی نیکیوں میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتابوں میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:5671

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:6819، 6814، 6816

3۔ سنن نسائی

4۔ سنن ابی داؤد

5۔ سنن ابن ماجہ

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:1598، 1599، 1600، 1615

7۔ سنن دارمی

8۔ مسند احمد

9۔ شرح السُّنہ

10۔ کنز العمال

11۔ مصنف عبدالرزاق

12۔ مصنف ابن ابی شیبہ

13۔ ترغیب وترہیب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 78.....انگور کو ''کرم'' نہ کہو

78..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ " اَلْكَرْمُ " اِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی شخص انگور کو ''کرم'' (سخی یا سخاوت) نہ کہے۔ ''کرم'' (سخی یا سخاوت) تو مسلمان یا آدمی ہوتا ہے۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں یہ اسلامی ادب سکھایا گیا ہے کہ انگور کو ''کرم'' یعنی ''سخاوت یا سخی'' نہ کہا کرو۔ یہ تو مسلمان اُس کا دل ہوسکتا ہے۔

اہل عرب اپنے دورِ جاہلیت میں " اَلْكَرْمُ " سے انگور کا درخت، انگور کا پھل اور انگوری شراب مراد لیتے تھے۔ چونکہ وہ شراب خانوں میں شراب پینے کے بعد باہر آ کر غریبوں اور محتاجوں پر سخاوت کرتے تھے، اس لیے وہ شراب کو بھی " اَلْكَرْمُ " کہتے تھے۔

نبی ﷺ جو شریعت لائے، اس میں شراب حرام ہے اس لیے آپؐ نے شراب کی تعریف کے حامل الفاظ استعمال کرنے سے بھی منع فرما دیا۔ تاکہ دلوں میں شراب کی طرف رغبت پیدا نہ ہو۔ یہاں تک کہ آپؐ نے ان برتنوں کو توڑنے اور استعمال نہ کرنے کا حکم دیا، جن میں شراب پی جاتی تھی، تاکہ لوگوں کے ذہنوں سے شراب نوشی کا تصور ختم کیا جائے۔

اس حدیث سے یہ مسئلہ بھی نکلتا ہے کہ جس بری چیز کا جو اچھا نام ہو اُسے بدل دینا چاہیے۔ جیسے ہمارے زمانے میں سُود کو منافع کہتے ہیں اسے منافع نہیں سود ہی کہنا چاہیے، تاکہ جو کھائے وہ یہ نہ سمجھے کہ میں کوئی حلال چیز کھا رہا ہوں، بلکہ وہ جان لے کہ حرام کھا رہا ہے۔

کسی کم بخت فارسی شاعر کا شعر ہے: ؏

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


آن تلخ وش که صوفی اُم الخبائثش گفت
اَشْهٰی لَنَا وَ اَحْلٰی مِنْ قُبْلَةِ الْعَذَارا

حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:6182

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:5871، 5867، 5869، 5870

3۔ سنن دارمی

4۔ مسند احمد

5۔ شرح السُّنہ

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:4761، 4762، 4763

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 79.....ایک دفینے کا عمدہ فیصلہ

79..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا. فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِى اشْتَرٰى الْعَقَارَ فِىْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ. فَقَالَ لَهُ الَّذِى اشْتَرَى الْعَقَارَ : خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّىْ ، اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ ، وَلَمْ اَبْتَعِ مِنْكَ الذَّهَبَ. فَقَالَ الَّذِىْ شَرَى الْاَرْضَ : اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا. فَتَحَاكَمَا اِلَى الرَّجُلِ. فَقَالَ الَّذِىْ تَحَاكَمَا اِلَيْهِ : اَلَكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَ اَحَدُهُمَا : لِىْ غُلَامٌ. وَقَالَ الْاٰخِرُ : لِىْ جَارِيَةٌ. فَقَالَ: اُنْكِحِ الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمَا مِنْهُ ، وَ تَصَدَّقَا. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایک شخص نے دوسرے سے جائیداد خریدی۔ اس کے بعد اس زمین سے خریدار کو ایک گھڑا ملا جس میں سونا تھا۔ خریدار نے پہلے مالک سے کہا: مجھ سے اپنا سونا لے لو، میں نے تم سے زمین خریدی ہے، سونا نہیں خریدا۔ پہلا مالک بولا: میں نے تمہیں زمین بیچی تھی اور جو کچھ اس میں تھا، سب بیچ دیا تھا۔ پھر وہ دونوں اپنے جھگڑے کا فیصلہ ایک ثالث کے پاس لے گئے۔ ثالث نے کہا: ''کیا تم دونوں کی اولاد ہے؟'' ان میں سے ایک بولا: ''میرا ایک لڑکا ہے۔'' دوسرے نے کہا: ''میری ایک لڑکی ہے۔'' ثالث نے فیصلہ کیا کہ ایک کے لڑکے کا نکاح دوسرے کی لڑکی سے کر دو۔ وہ سونا اس نکاح پر خرچ کیا جائے اور اس میں سے کچھ صدقہ بھی کر دیا جائے۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں پہلی قوموں کے جن دو افراد کا واقعہ بیان ہوا ہے معلوم ہوتا ہے وہ بہت نیک اور پرہیزگار تھے۔ جو دفینہ یا خزانہ نکلا تھا اس کا کوئی دعویدار نہ تھا، اس لیے ثالث نے یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


مناسب سمجھا کہ ان دونوں کی ایک مالی ضرورت پوری کر دی جائے اور یہ خزانہ ان کی اولاد کی شادی پر خرچ ہو اور جو بچ جائے وہ صدقہ کر دیا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ ثالث کا یہ فیصلہ بہت عمدہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث میں اس کے فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں کیا گیا، بلکہ اسے درست تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اس سے یہ مسئلہ بھی نکلتا ہے کہ خریدار اور فروخت کنندہ کو امانت و دیانت اور تقویٰ کے احساس سے باہمی لین دین کرنا چاہیے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 3472

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 4497

3۔ سنن ابن ماجہ

4۔ مسند احمد

5۔ شرح السنہ

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2882

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 80.....اللہ بندے کی توبہ پر خوش ہوتا ہے

80..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَيَفْرَحُ اَحَدُكُمْ بِرَاحِلَتِهِ اِذَا ضَلَّتْ مِنْهُ ثُمَّ وَجَدَهَا؟ قَالُوْا: نَعَمْ ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ، لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ اِذَا تَابَ ، مِنْ اَحَدِكُمْ بِرَاحِلَتِهٖ اِذَا وَجَدَهَا .))

رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کرام سے) فرمایا:

''کیا تمہیں اس وقت خوشی ہوتی ہے جب تمہیں اپنی گم شدہ سواری کا جانور مل جاتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں! خوشی ہوتی ہے، اے اللہ کے رسولؐ! فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے! جب کوئی بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی خوشی تمہیں اپنا گم شدہ سواری کا جانور مل جانے سے ہوتی ہے۔''

## وضاحت:

یہ حدیث مختلف راویوں کی روایات میں مختلف الفاظ سے اور کچھ تفصیلات کے ساتھ بھی آئی ہے، لیکن ان سب کا مضمون ایک ہی ہے۔

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ کوئی بندہ جب توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر بہت زیادہ خوش ہوتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی اس خوشی اور مسرت کا تصور دلانے کے لیے ایک تشبیہ دی گئی جو اہل عرب کے حالات کے بالکل مطابق تھی کہ فرض کرو سفر میں تم میں سے کسی کی واحد سواری اونٹنی ہو اور وہ صحرا میں گم ہو جائے۔ پھر جب بڑی دیر کے بعد مشکل سے وہ گم شدہ اونٹنی مل جائے تو تمہیں اس کی جتنی خوشی ہوگی اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو اس وقت خوشی ہوتی ہے جب کوئی بندہ اس سے توبہ و استغفار کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 6309، 6308

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 6953، 6952، 6955، 6957، 6958، 6959، 6960، 6961

3۔ جامع ترمذی

4۔ سنن دارمی

5۔ مسند احمد

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2332، 2358

7۔ شرح السنہ

8۔ مصنف عبدالرزاق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 81..... بندہ ایک بالشت بڑھے تو اللہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے

81..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ : (( اِذَا تَلَقَّانِیْ عَبْدِیْ بِشِبْرٍ ، تَلَقَّيْتُهٗ بِذِرَاعٍ ، وَاِذَا تَلَقَّانِیْ بِذِرَاعٍ ، تَلَقَّيْتُهٗ بِبَاعٍ ، وَاِذَا تَلَقَّانِیْ بِبَاعٍ جِئْتُهٗ ..... اَوْ قَالَ : اَتَيْتُهٗ ..... بِاَسْرَعَ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''جب میرا بندہ میری جانب ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اُس کی جانب ایک ہاتھ بڑھتا ہوں۔ جب وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف دو ہاتھ بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف دو ہاتھ بڑھتا ہے تو میں اُس کی طرف اس سے زیادہ تیزی سے آتا ہوں۔''

## وضاحت:

یہ حدیث قدسی ہے۔

اس حدیث میں اللہ تعالیٰ نے مثال دے کر فرمایا ہے کہ جب کوئی بندہ میری جانب ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اُس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں اور جو ایک ہاتھ بڑھتا ہے میں اُس کی طرف ایک بازو کے برابر بڑھتا ہوں اور جب کوئی بندہ میری طرف ایک بازو کے برابر بڑھتا ہے تو میں اُس کی طرف زیادہ تیزی سے آتا ہوں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جو میری طرف پیدل چل کر آتا ہے تو میں اُس کی جانب دوڑ کر آتا ہوں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان اور نہایت قدردان ہے۔ جب بندہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے تو اُس کی رحمت اس کا آگے بڑھ کر استقبال کرتی ہے۔ بندے کی معمولی نیکیوں کو بھی اللہ تعالیٰ قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ان پر بڑا اجر عطا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتا ہے۔ایک نیکی کے بدلے دس نیکیاں عطا فرماتا ہے اور کبھی اس سے بھی زیادہ عطا کرتا ہے۔ بندہ جتنا زیادہ اطاعت اور نیکیوں میں آگے بڑھتا ہے اتنا ہی اُسے زیادہ قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔اس قرب اور درجے کا انحصار بندہ کی نیت، اس کے اخلاص اور اُس کی قربانی وایثار پر ہوتا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 7537، 7536، 7405

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 6807، 6805

3۔ جامع ترمذی

4۔ سنن ابن ماجہ

5۔ مسند احمد

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2265

7۔ شرح السنہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 82.....وضو کرتے وقت ناک میں پانی ڈالنا

82..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرَيْهِ مِنْ مَّآءٍ ثُمَّ لِيَنْتَثِرْ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو اُسے چاہیے کہ اپنی ناک کے نتھنوں میں بھی پانی ڈالے اور پھر اسے جھٹک دے۔''

## وضاحت:

وضو کے لیے ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے اور اُسے بعد میں جھٹک دینا اکثر فقہاء کے نزدیک مستحب ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:162

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:561،560،562،564

3۔ سنن نسائی

4۔ سنن ابی داؤد

5۔ جامع ترمذی

6۔ سنن ابن ماجہ

7۔ سنن دارمی

8۔ موطا امام مالک

9۔ مسند احمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

10۔ نصب الرایہ
11۔ طبرانی
12۔ السنن الکبریٰ، بیہقی
13۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:297

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 83.....حضورؐ اور اُحد پہاڑ جتنا سونا

83..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَوْ اَنَّ عِنْدِیْ اُحُدًا ذَهَبًا لَاَحْبَبْتُ اَنْ لَّا يَاْتِیَ عَلَیَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَّ عِنْدِیْ مِنْهُ دِيْنَارٌ اَجِدُ مَنْ يَّتَقَبَّلُهٗ مِنِّیْ ، لَيْسَ شَیْءٌ اُرْصِدُهٗ فِیْ دَيْنٍ عَلَیَّ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے! اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہوتا، تو مجھے یہ بات پسند ہوتی کہ میں تین راتیں گزرنے سے پہلے پہلے اس میں ایک دینار بھی اپنے پاس باقی نہ رہنے دیتا۔ البتہ اپنا قرض ادا کرنے کے لیے اس میں سے کوئی ایک آدھ دینار رکھ چھوڑتا۔''

## وضاحت:

حضرت محمد ﷺ بہت سخی تھے اور سخاوت کو پسند فرماتے تھے اور بہت صدقہ وخیرات کیا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا ہے کہ اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی ہوتا تو میں اسے تین دنوں کے اندر اندر اللہ کی راہ میں صدقہ وخیرات کر دیتا، البتہ اُس میں سے ایک آدھ دینار کسی قرض کے ادا کرنے کے لیے رکھ چھوڑتا۔

یہ اللہ کے بندوں کی خاص صفت ہے وہ اللہ کا دیا ہوا مال اُس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ حضورؐ نے اپنی امت کو یہی تعلیم دی ہے اور اس پر عمل کر کے دکھایا ہے۔

مذکورہ حدیث سے حضورؐ کی مال و دولت سے بے رغبتی بھی ظاہر ہوتی ہے۔ اور اس حدیث سے صدقہ وخیرات کرنے کی ترغیب بھی ملتی ہے۔ اس کے علاوہ اس حدیث سے یہ تعلیم بھی ملتی ہے کہ قرض ادا کرنا صدقہ کرنے سے زیادہ اہم ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 2389، 6445، 7228

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 2302

3۔ سنن ابن ماجہ

4۔ سنن دارمی

5۔ مسند احمد

6۔ شرح السنہ

7۔ السُّنن الکبریٰ، بیہقی

8۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1859

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 84.....کھانا پیش کرنے والے کو بھی کھانے میں شریک کرلیں

84..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا جَآءَكُمُ الصَّانِعُ بِطَعَامِكُمْ قَدْ اَغْنٰى عَنْكُمْ حَرَّهٗ وَ دُخَانَهٗ ، فَادْعُوْهُ ، فَلْيَأْكُلْ مَعَكُمْ ، وَ اِلَّا فَالْقِمُوْهُ فِيْ يَدِهٖ (اَوْ لِيُنَاوِلْهُ فِيْ يَدِهٖ ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تمہارا کھانا پکانے والا تمہارے سامنے کھانا پکا کر لائے، جس نے تمہاری خاطر اپنے لیے گرمی اور دھواں برداشت کیا، تو تمہیں چاہیے کہ اُسے بھی کھانے میں شریک کرلو۔ یا کم سے کم اس کے ہاتھ میں ایک لقمہ ہی دے دو۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں یہ ہدایت کی گئی ہے کہ جب کھانا تیار کرنے والا خادم گرمی اور دھواں برداشت کر کے تمہیں کھانا پیش کرے تو تم اسے بھی اپنے ساتھ کھانا کھانے میں شامل کرلو، اگر وہ شامل نہ ہونا چاہے تو کم سے کم اس کھانے میں سے کچھ لقمے ہی اس کے ہاتھ میں دے دو۔

اس حکم میں کھانا پکانے والا (یا والی) اور کھانا لا کر پیش کرنے والا دونوں شامل ہیں، لیکن ان کو ساتھ بٹھا کر کھلانا ہر حال میں ضروری نہیں ہے، لیکن یہ ضروری ہے کہ خود جس معیار کا کھانا کھائیں، اسی معیار کا کھانا اُن کو بھی کھلائیں خواہ وہ بیوی ہو، خادم ہو، نوکر ہو یا غلام ہو، سب کا اس حوالے سے یکساں حق ہے۔

اس حدیث سے اسلامی مساوات کا سبق ملتا ہے۔ آج بھی عربوں کے سرکاری دفتروں میں افسر اور چپڑاسی ایک میز پر کھاتے پیتے ہیں، لیکن بدقسمتی سے ہمارے ہاں کے دفاتر اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


گھروں میں اس تعلیم کا کوئی تصور نہیں، جس کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 2557، 5460

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 4317

3۔ سنن ابی داؤد

4۔ جامع ترمذی

5۔ مسند احمد

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3347

7۔ سنن دارمی

8۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 85..... یہ نہ کہو کہ ''اپنے مالک کو پلا''

85..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ " اِسْقِ رَبَّكَ " اَوْ " اَطْعِمْ رَبَّكَ " " وَضِّئْ رَبَّكَ ." وَ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ " رَبِّيْ " وَ لْيَقُلْ " سَيِّدِيْ " مَوْلَايَ. وَ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ : " عَبْدِيْ ، اَمَتِيْ " وَ لْيَقُلْ: " فَتَايَ ، فَتَاتِيْ ، غُلَامِيْ." ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی کسی غلام کو اس کے آقا کے بارے میں ایسا نہ کہے کہ ''اپنے مالک کو پلاؤ'' یا ''اپنے مالک کو کھلاؤ'' اور ''اپنے مالک کے لیے چراغ روشن کر دو۔'' اور تم ایسا بھی نہ کہا کرو کہ ''میرا مالک'' بلکہ یوں کہو کہ ''میرا سردار، میرا سرپرست'' اسی طرح غلام لونڈی کے بارے میں یوں نہ کہو ''میرا بندہ، میری بندی'' بلکہ یوں کہا کرو کہ ''میرا بچہ، میری بچی، میرا لڑکا۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں جن ناموں سے پکارنے کی ممانعت آئی ہے اس کے بارے میں علماء کی متفقہ رائے یہ ہے کہ اس طرح پکارنا مکروہ ہے، حرام نہیں ہے۔

حدیث میں جس طرح بعض ناموں کو مخاطب کرنے کی ہدایت کی گئی ہے وہ اس احتیاط کے لیے ہے تاکہ ناموں کے پکارنے میں کسی قسم کے شرک کا شائبہ نہ رہے۔ لہٰذا جو نام اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہیں، ان ناموں سے بندوں کو پکارنا صحیح نہیں۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتابوں میں بھی موجود ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:2552

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:5877، 5874، 5875

3۔ مسند احمد

4۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

5۔ شرح السنہ

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:4760

7۔ سلسلة الصحيحه للالبانی

8۔ مصنف عبدالرزاق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 86..... جنت میں جانے والے پہلے گروہ کی فضیلت

86..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، لَا يَبْصُقُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ فِيْهَا. اٰنِيَتُهُمْ وَ اَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ. وَ مَجَامِرُهُمْ مِنَ الْاَلُوَّةِ ، وَ رَشْحُهُمُ الْمِسْكُ. وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ. لَا اِخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ ، وَلَا تَبَاغُضَ ، قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ وَاحِدٍ ، يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا، ان کی شکل وصورت چودھویں کے چاند جیسی ہوگی۔ وہ جنت میں نہ تھوکیں گے، نہ وہاں ان کی ناک سے رطوبت نکلے گی، نہ ان کو بول و براز کی حاجت ہوگی۔ ان کے برتن اور کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی۔ ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن عود ہندی ہوگا۔ ان کے پسینے سے کستوری کی خوشبو آئے گی۔ ان میں سے ہر مرد کے لیے دو بیویاں ہوں گی، جن کی پنڈلیوں کا گودا خوبصورتی کی وجہ سے (ہڈی اور) گوشت میں سے نظر آئے گا۔ ان لوگوں کے درمیان نہ کوئی اختلاف ہوگا اور نہ بغض۔ ان کے دل ایک دل کی طرح متحد ہو کر رہیں گے۔ وہ صبح و شام اللہ کے نام کی تسبیح کریں گے۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں جنتی لوگوں کے اُس گروہ کا ذکر ہے، جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ وہاں ان کو سب سے اعلیٰ مرتبہ حاصل ہوگا۔ ان کو عمدہ سے عمدہ نعمتیں میسر ہوں گی جو کبھی ختم نہ ہوں گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مذکورہ حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنت میں گروہوں کی شکل میں داخلہ ہوگا۔ جیسا کہ قرآنِ مجید میں ہے:

﴿ وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ط ﴾ [الزمر:73]

''اور جو لوگ اللہ سے ڈرتے رہے وہ گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جائے جائیں گے۔''

پھر جنت میں داخلہ درجات کے لحاظ سے ہوگا، جس کا زیادہ درجہ ہوگا وہ پہلے جنت میں جائے گا اور جس کا کم درجہ ہوگا وہ بعد میں جائے گا۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:3245، 3327، 3254، 3246

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:7151

3۔ جامع ترمذی

4۔ مصنف عبدالرزاق

5۔ مسند احمد

6۔ شرح السنہ

7۔ طبرانی

8۔ مجمع الزوائد

9۔ مسند حمیدی

10۔ ترغیب وترہیب

11۔ کنزالعمال

12۔ دُرِ منثور

13۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:5619، 5635

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 87.....حضورؐ کی اپنی اُمت پر شفقت

87..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَهٗ. اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ. فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰذَیْتُهٗ اَوْ شَتَمْتُهٗ اَوْ جَلَدْتُهٗ اَوْ لَعَنْتُهٗ ، فَاجْعَلْهَا صَلٰوةً وَّ زَكٰوةً وَّ قُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اے اللہ! میں تجھ سے عہد لیتا ہوں، تو اس کے خلاف نہ ہونے دینا۔ آخر میں ایک انسان ہوں۔ وہ عہد یہ ہے کہ اگر میں نے کسی مومن کو کوئی تکلیف پہنچائی ہو، یا برا بھلا کہا ہو، یا اُسے مارا پیٹا ہو، یا اس پر لعنت کی ہو.....تو یہی چیز اس مومن کے حق میں قیامت کے دن مہربانی، پاکیزگی اور قربِ الٰہی کا ذریعہ بنا دے!''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ حضورؐ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی ہے کہ اگر کسی مومن کو آپؐ نے بحیثیت ایک بشر کے بلاوجہ کبھی کوئی تکلیف پہنچائی ہو، یا برا بھلا کہا ہو، یا اُسے کوڑا مارا ہو، یا اس پر لعنت کی ہو تو یہی چیزیں اس مومن کے حق میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت و مہربانی، پاکیزگی اور قُربِ الٰہی کا ذریعہ بن جائیں۔

یہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے امت کے حق میں ایک دعا ہے جو انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی۔ ویسے آپؐ نے کبھی کسی کو ناحق تکلیف نہیں پہنچائی۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپؐ نے کبھی کسی سے اپنی ذات کے لیے بدلہ نہیں لیا۔ بلکہ آپؐ تکلیفوں پر صبر کرتے تھے۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی حدود کے معاملے میں آپؐ نے سختی فرمائی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتابوں میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:6361

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:6619، 6616، 6622، 6624، 6627

3۔ سنن دارمی

4۔ مسند احمد

5۔ مصنف عبدالرزاق

6۔ شرح السنہ

7۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:2224

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 88.....پہلی اُمتوں کے لیے مالِ غنیمت حلال نہ تھا

88..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِمَنْ كَانَ قَبْلَنَا ، ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰه رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا ، فَطَيَّبَهَا لَنَا. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ہم سے پہلی اُمتوں کے لیے مالِ غنیمت حلال نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوری اور عجز و درماندگی کے پیشِ نظر اسے ہمارے لیے جائز قرار دیا۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ پہلی اُمتوں میں سے کسی کے لیے مالِ غنیمت حلال نہ تھا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہماری امت مسلمہ کی کمزوری اور عجز و درماندگی دیکھ کر ہمیں یہ انعام دیا اور ہمارے لیے اسے حلال اور جائز ٹھہرایا۔ یہ چیز ہمارے نبی ﷺ کے خصائص میں سے ہے۔

یہی مضمون آگے حدیث نمبر:124 میں بھی آ رہا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:3124، 5157

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:4555

3۔ جامع ترمذی

4۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

5۔ سنن دارمی

6۔ مسند احمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


7۔ مصنف عبدالرزاق
8۔ شرح السنہ
9۔ کنزالعمال
10۔ دُرِّ منثور
11۔ تفسیر قرطبی
12۔ تفسیر ابن کثیر
13۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4001، 3985

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 89..... بلی کو بھوکا پیاسا رکھنے والی عورت کے لیے عذاب

89..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( دَخَلَتِ امْرَءَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ لَهَا اَوْ هِرٍّ رَبَطَتْهَا..... فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَ لَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا تَتَقَمَّمُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ ، حَتّٰى مَاتَتْ هَزْلًا . ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایک عورت اس وجہ سے دوزخ میں چلی گئی، کیونکہ اس نے اپنی ایک بلی (یا بلے) کو باندھ دیا تھا۔ نہ اسے کچھ کھلاتی تھی اور نہ کھلا چھوڑتی تھی کہ وہ خود زمین میں چل پھر کر اپنا پیٹ بھر لیتی۔ یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی۔''

## وضاحت:

اسلام میں جانوروں کے بھی حقوق ہیں۔ ان کو ضرورت کے بغیر مار دینا جائز نہیں۔

اس حدیث میں حضورؐ نے فرمایا ہے کہ ایک عورت صرف اس وجہ سے دوزخ میں جائے گی کہ اُس نے اپنی ایک بلی (یا بلے) کو باندھ دیا۔ اسے کچھ کھلایا پلایا نہیں۔ نہ اسے کھلا چھوڑا کہ زمین میں چل پھر کر اپنا پیٹ بھر لیتی۔ یہاں تک کہ وہ بھوکی مر گئی۔

ایک متفق علیہ حدیث میں ہے کہ ایک شخص کہیں جا رہا تھا، اسے پیاس لگی۔ اتفاق سے اسے ایک کنواں مل گیا اور اس نے اس میں اتر کر پانی پی لیا۔ جب وہ کنوئیں سے باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا پیاس سے زبان نکالے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس کو کتے پر رحم آیا اور اس نے اسے پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔ صحابہ کرام نے جب یہ واقعہ سنا تو عرض کیا: ''کیا جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے؟'' حضورؐ نے فرمایا: ''ہر جاندار کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر اجر و ثواب ہے۔''

زیرِ نظر حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چھوٹے گناہوں سے بھی بچنا چاہیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 2365، 3318، 3482

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 6679، 6677، 6675، 5852، 6982

3۔ سنن ابن ماجہ

4۔ سنن دارمی

5۔ مسند احمد

6۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

7۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1903

8۔ ترغیب وترہیب

9۔ مصنف عبدالرزاق

10۔ کنز العمال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 90..... چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا

90..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا يَسْرِقُ سَارِقٌ وَّهُوَ حِيْنَ يَسْرِقُ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَزْنِىْ زَانٍ وَّ هُوَ حِيْنَ يَزْنِىْ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَشْرَبُ الْحُدُوْدَ اَحَدُكُمْ ..... يَعْنِى الْخَمْرَ..... وَهُوَ حِيْنَ يَشْرِبُهَا مُؤْمِنٌ.

وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَا يَنْتَهِبُ اَحَدُكُمْ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ اِلَيْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ اَعْيُنَهُمْ فِيْهَا وَهُوَ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ. وَلَا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ..... وَ اِيَّاكُمْ ، وَ اِيَّاكُمْ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب کوئی شخص چوری کرتا ہے، اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ جب کوئی زنا کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ جب کوئی حد لگنے والا کام کرتا ہے یعنی شراب پیتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے! وہ معزز شخص جو کسی اور کی چیز ناجائز طور پر لوٹ لے اور لوگوں کی نگاہیں اس پر اٹھنے لگیں وہ بھی ایسی حالت میں مومن نہیں ہوتا۔ اور جب کوئی شخص ہیرا پھیری کرتا ہے وہ بھی اس وقت مومن نہیں ہوتا..... لہٰذا (ان چیزوں سے) بچتے رہو، بچتے رہو۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں جن گناہوں کے کرنے والے کے بارے میں یہ فرمایا گیا ہے کہ وہ مومن نہیں ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کامل یا سچا مومن نہیں۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ جو شخص یہ گناہ کرے گا وہ کافر ہو جائے گا اور دائرۂ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

چوری، زنا، شراب نوشی، ہیرا پھیری اور ناجائز کمائی وغیرہ بڑے بڑے گناہ ہیں، جن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


میں سے بعض پر حد بھی جاری ہوتی ہے۔ لیکن ان کے کرنے سے آدمی فاسق و فاجر اور گنہگار ضرور ہوتا ہے، لیکن کافر نہیں ہو جاتا۔

حقیقت یہ ہے کہ ایمان نام ہے یقین کا، اور کوئی مومن اللہ پر یقین رکھتے ہوئے اس کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔ لیکن ان حالتوں میں یہ ہوتا ہے کہ آدمی اپنے جذبات کی رو میں بہہ جاتا ہے اور تھوڑی دیر کے لیے وہ سب کچھ بھول جاتا ہے۔ پھر جب جذبات کا نشہ ہرن ہوتا ہے تو سب کچھ سمجھنے لگتا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سچے، نیک اور کامل مومن کا یہ شیوہ نہیں کہ ایسے بڑے گناہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے، اُسے تو ہر حال میں گناہ اور نافرمانی کے کاموں سے بچتے رہنا چاہیے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 2475، 5578، 6772، 6810

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 202، 208

3۔ سنن نسائی

4۔ جامع ترمذی

5۔ سنن دارمی

6۔ مسند احمد

7۔ مصنف عبدالرزاق

8۔ شرح السنہ

9۔ مجمع الزوائد

10۔ مسند حمیدی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


11۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

12۔ کنز العمال

13۔ دُرِّ منثور

14۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:53

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 91.....حضورؐ پر ایمان لائے بغیر نجات نہیں

91..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ، لَا يَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ، وَ لَا يَهُوْدِیٌّ ، وَّ لَا نَصْرَانِیٌّ ، وَمَاتَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میں محمدؐ کی جان ہے! اس امت کا جو شخص خواہ وہ یہودی ہو، یا عیسائی ہو، اگر میرے بارے میں سنے اور پھر مجھ پر اور میرے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو وہ دوزخی ہوگا۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص خواہ وہ یہودی ہو یا عیسائی ہو یا کسی اور مذہب سے تعلق رکھتا ہو، جو بھی ہو اُس تک جب حضورؐ کی دعوت پہنچ جائے اور وہ آپؐ پر ایمان نہ لائے اور آپؐ کے لائے ہوئے دین کو نہ اپنائے اور اسی حالت میں مر جائے تو وہ دوزخ میں جائے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضورؐ کی بعثت کے بعد آپؐ پر ایمان لائے بغیر اور آپؐ کی شریعت کی پیروی کیے بغیر کوئی بندہ آخرت میں نجات نہیں پا سکے گا، وہ دوزخ میں جائے گا، جنت میں نہیں جا سکتا۔

البتہ ایک ایسا شخص جس تک نبی ﷺ کی دعوت نہ پہنچی ہو تو یہ ایک عذر ہے اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ چاہے اسے بخش دے اور چاہے عذاب دے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


1۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:386

2۔ مسند احمد

3۔ مجمع الزوائد

4۔ شرح السنہ

5۔ مسند ابوعوانہ

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:10

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 92.....امام کی غلطی پر "سُبْحَانَ اللّٰه" کہنا چاہیے

92..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَلتَّسْبِيْحُ لِلْقَوْمِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ فِي الصَّلٰوةِ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نماز میں امام کی غلطی پر مردوں کو ''سبحان اللہ'' کہنا چاہیے اور عورتیں اپنا ہاتھ اپنے جسم پر مار کر آواز پیدا کیا کریں۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں درج ذیل امور بیان ہوئے ہیں:

1۔ اس میں "قَوْم" کا لفظ مردوں کے لیے آیا ہے۔

2۔ جب باجماعت نماز میں امام سے کوئی غلطی ہو جائے تو اسے توجہ دلانے کے لیے مرد مقتدیوں کو ''سبحان اللہ'' کہنا چاہیے۔ اور مقتدی عورتوں کو ایسے موقع پر اپنا ہاتھ اپنی ران پر مار کر آواز پیدا کرنی چاہیے۔

3۔ اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ اگرچہ اسلام میں مرد اور عورت کے درمیان بہت سی باتوں میں مساوات ہے، لیکن بعض اُمور میں باہمی فرق و اختلاف بھی پایا جاتا ہے جو کہ فطری، معقول اور منصفانہ ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 1203، 1204، 684، 7190

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 954

3۔ سنن نسائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



4۔ سنن ابی داؤد

5۔ جامع ترمذی

6۔ سنن ابن ماجہ

7۔ سنن دارمی

8۔ موطا امام مالک

9۔ مسند احمد

10۔ مصنف عبدالرزاق

11۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 93.....اللہ کی راہ میں کھائے ہوئے زخم سے مشک کی خوشبو آئے گی

93..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُ بِهِ الْمُسْلِمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا اِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا ، اَللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ ، وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ . ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کی راہ میں لگنے والا ہر زخم جو کسی مسلمان کو لگتا ہے، قیامت کے دن وہ اسی حالت میں ہوگا، جیسے نیزے وغیرہ سے زخمی ہوا تھا۔ اس کا خون بہہ رہا ہوگا۔ خون کا رنگ بھی وہی ہوگا مگر اس میں سے مُشک (کستوری) جیسی خوشبو آئے گی۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب شہید کو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا تو اس کے جسم سے خون بہہ رہا ہوگا۔ وہ دیکھنے میں خون کا رنگ ہوگا، مگر اس سے مشک (کستوری) کی خوشبو آ رہی ہوگی۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کو اعلیٰ مرتبے حاصل ہوگا۔ جو شخص اللہ کی راہ میں کوئی زخم کھاتا ہے، تو اس زخم سے بھی قیامت کے دن خوشبو آئے گی۔ اور یہ اس کی قبولیت کی نشانی ہوگی۔

اس حدیث سے کفار کے خلاف جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:237، 2803، 5533

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:4862، 4859

3۔ مسند احمد

4۔ شرح السنہ

5۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

6۔ دُرِّ منثور

7۔ کنز العمال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 94.....لوگ سوال کریں گے اللہ کو کس نے پیدا کیا؟

94..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا تَزَالُوْنَ تَسْتَفْتُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلَ اَحَدُكُمْ : هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم ایسے ہی سوالات کرتے رہو گے یہاں تک کہ کوئی تم میں سے یہ بھی کہے گا: اللہ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا، مگر اللہ کو کس نے پیدا کیا؟''

## وضاحت:

یہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ آئی ہے، لیکن اس کا مضمون ایک ہی ہے کہ شیطان کی طرف سے دل میں ایسے وسوسے ڈالے جاتے ہیں کہ کوئی یہ سوال کرنے لگ جاتا ہے کہ ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟

ایسا وسوسہ شیطان کی جانب سے ہوتا ہے اور جب کسی کو یہ وسوسہ ہو تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر اپنا ایمان پختہ رکھے۔ شیطان اور اُس کے وسوسوں سے پناہ مانگے اور اپنی توجہ کسی اچھی بات کی طرف کر لے۔ اور ایسی فضول چیزوں پر دھیان نہ دے، کیونکہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق ہے، اس کے سوا کوئی اور خالق نہیں۔

اس حدیث سے یہ اشارہ بھی نکلتا ہے کہ دین میں فضول سوالات کرنا منع ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 3276

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 347، 345، 350

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



3۔ سنن ابی داؤد

4۔ مسند احمد

5۔ مسند حمیدی

6۔ مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:66

7۔ کنز العمال

8۔ دُرِ منثور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 95.....حضورؐ کے لیے صدقے کی چیز منع تھی

95..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِنِّیْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰی اَهْلِیْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰی فِرَاشِیْ (اَوْ فِیْ بَيْتِیْ) فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ، ثُمَّ اَخْشٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ ، فَاُلْقِيْهَا. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں جب اپنے گھر کی طرف آتا ہوں تو اپنے بستر پر (یا فرمایا اپنے گھر میں) کوئی کھجور پڑی دیکھتا ہوں تو اُسے کھانے کے لیے اُٹھا لیتا ہوں، لیکن پھر خیال آتا ہے یہ کہیں صدقے کی نہ ہو، اس لیے میں اُسے رکھ دیتا ہوں۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ حضورؐ پر صدقہ حرام تھا۔ یہ چیز آپؐ کے لیے اور آپؐ کے خاندان بنو ہاشم کے لیے خاص تھی کہ ان کے لیے صدقہ حرام تھا۔ آپؐ کے لیے یہ جائز نہ تھا کہ آپؐ کسی کے فرض اور نفلی صدقے مثلاً زکوٰۃ، صدقہ فطر اور خیرات وغیرہ کی کوئی چیز کھائیں۔ البتہ آپؐ کے لیے ہدیہ اور تحفہ لینا جائز تھا۔

کبھی ایسا ہوتا آپؐ مالِ غنیمت وغیرہ میں سے باہر کھجوریں وغیرہ تقسیم کر کے آتے تو کپڑوں سے کوئی کھجور لگی رہ جاتی۔ گھر آ کر اس پر نظر پڑتی تو وہ نہ کھاتے۔ نبی ﷺ کے لیے صدقہ حرام ہونے میں حکمت (جو کہ صحیح مسلم کی ایک حدیث میں بھی بیان ہوئی ہے) یہ ہے کہ صدقہ دراصل لوگوں کے مال کا میل ہے، جس کو دینے کے بعد اُن کا مال پاک ہوتا ہے۔ اس لیے لوگوں کے مال کا یہ میل نبی ﷺ اور آپؐ کے خاندان کے لیے اللہ تعالیٰ نے منع فرما دیا۔

اس حدیث سے معمولی قسم کی گری پڑی کھانے کی چیز جس کا مالک عام طور پر اُس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


خواہش مند نہ ہو دوسروں کے لیے اس کا کھالینا یا استعمال میں لانا جائز ہے۔ اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔

دوسرے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مشکوک اور مشتبہ چیز سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 2431، 2432

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 2476، 2477

3۔ سنن ابی داؤد

4۔ شرح السنہ

5۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1821، 1822، 1823، 1829

7۔ مسند احمد

8۔ کنز العمال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 96.....غلط کام پر قسم کھانے کا کفارہ

96..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( وَاللّٰهِ ، لَاَنْ يَّلِجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِيْ اَهْلِهٖ اٰثِمٌ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُّعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِيْ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کی قسم! تم میں سے کسی شخص کا کوئی قسم کھا کر اپنے اہل وعیال یا بیوی کے پاس نہ جانا اللہ تعالیٰ کے ہاں گناہ شمار ہوگا۔ اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنی قسم کا وہ کفارہ دے دے جو اللہ تعالیٰ نے لازم قرار دیا ہے۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر والوں کے بارے میں کوئی جائز کام نہ کرنے کی قسم کھا بیٹھے اور اس سے اُن کو نقصان پہنچ رہا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی قسم توڑے اور وہ کام کرلے اور قسم توڑنے کا کفارہ ادا کردے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسی قسموں کے کفارہ دینے کا حکم دیا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جائز اور نیک کام نہ کرنے کی قسم نہیں کھانی چاہیے، اگر ایسی قسم کھالی ہو تو اس کا کفارہ دے دینا چاہیے۔ جو کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا تین دن کے روزے رکھنا ہے۔

اس حدیث میں اگرچہ آدمی کے گھر والوں سے متعلق قسم کا ذکر ہے، لیکن اس کا حکم عام ہے خواہ اس قسم کا تعلق اپنوں سے ہو یا بیگانوں سے، برابر ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:6625، 6626

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:4291

3۔ مسند احمد

4۔ مصنف عبدالرزاق

5۔ شرح السنہ

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:3414

7۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 97.....دو قسم کھانے والوں کے درمیان قرعہ اندازی

97..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا اُكْرِهَ الْاِثْنَانِ عَلَى الْيَمِيْنِ فَاسْتَحَبَّاهَا (اَوْ اِسْتَحَبَّاهَا) فَاَسْهِمْ بَيْنَهُمَا. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب دو آدمی قسم کھانے کے لیے مجبور ہوں، پھر وہ قسم کھانا پسند کریں تو اُن کے درمیان قرعہ اندازی کرلو۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب کسی مقدمے میں دونوں فریق اپنے اپنے دعوے کے حق میں قسم اٹھانا چاہیں، خواہ خوشی سے یا ناخوشی سے، تو اُن کے درمیان قسم اٹھانے کے لیے قرعہ اندازی کی جائے گی۔ پھر جس کے نام کا قرعہ نکلے گا، پہلے وہ قسم اٹھائے گا بعد میں دوسرا قسم اٹھائے گا۔ یونہی کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح دے کر پہلے قسم نہیں اٹھانے دی جائے گی۔

(حدیث کی بعض کتب شروح میں ایسے واقعات درج ہیں جب اس طرح قرعہ اندازی کی گئی تھی، مثال کے طور پر ملاحظہ ہو: "معالم السنن از امام خطابیؒ")

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 2674

2۔ سنن ابی داؤد، کتاب الاقضیہ، باب: 22

3۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب: 20

4۔ مسند احمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


5۔ مصنف عبدالرزاق
6۔ السنن الکبریٰ، بیہقی
7۔ شرح السنہ
8۔ فتح الباری
9۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:3768

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 98.....جس جانور کے تھنوں میں دودھ روکا گیا اُس کی خرید وفروخت کے بارے میں حکم

98..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا مَا اَحَدُكُمُ اشْتَرٰى لِقْحَةً مُّصَرَّاةً اَوْ شَاةً مُصَرَّاةً ، فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَحْلُبَهَا ، اِمَّا هِيَ ، وَ اِلَّا فَلْيَرُدَّهَا وَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص ایسی اونٹنی یا بکری خرید لے جس کا دُودھ دھوکا دینے کے لیے پہلے سے نہ دوہا (نکالا) گیا ہو، تو اُسے دوہنے کے بعد یہ اختیار حاصل ہے کہ چاہے اس جانور کو اپنے پاس رکھ لے، یا پھر واپس کر دے اور حاصل کیے ہوئے دودھ کے بدلے میں ایک صاع کی مقدار کے برابر کھجوریں ادا کر دے۔''

وضاحت:

اسے '' حدیث مُصرّاۃ '' کا نام دیا گیا ہے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب کسی شخص نے کوئی ایسی اونٹنی یا بکری یا کوئی اور دودھ دینے والا جانور خریدا، جس کے تھنوں میں دودھ روکا گیا تھا اور گاہک کو دھوکا دینے کے لیے ایسا کیا گیا تھا، تو خریدار کو یہ اختیار ہے کہ چاہے وہ جانور اپنے پاس رکھے یا دودھ دوہ لینے کے بعد واپس کر دے۔ اگر وہ ناپسند کر کے واپس کرے گا تو اُسے ایک صاع کھجور بھی پہلے مالک کو دینی ہوگی، جسے جانور واپس کیا جائے گا۔ یہ گویا اس دودھ کا معاوضہ ہوگیا۔ ایک اور روایت کے مطابق جانور واپس لوٹانے کا یہ اختیار تین دن تک کے لیے ہے اس کے بعد نہیں ہے۔

افسوس احناف نے اس صحیح اور متفق علیہ حدیث کو نہیں مانا اور ایک صاع کھجور کی واپسی کو تسلیم نہیں کیا، بلکہ دودھ کی قیمت کے برابر مال دینا ضروری سمجھا۔ اس طرح انہوں نے ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نص قطعی کے خلاف اجتہاد کر ڈالا۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 2150،2151

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 3815

3۔ سنن نسائی

4۔ سنن ابی داؤد

5۔ جامع ترمذی

6۔ سنن دارمی

7۔ مسند احمد

8۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

9۔ شرح السنہ

10۔ موطا امام مالک

11۔ کنز العمال

12۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2847

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 99..... بوڑھے شخص میں عمر اور مال کی تمنا

99..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَلشَّيْخُ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَيْنِ : طُوْلُ الْحَيٰوةِ وَكَثْرَةُ الْمَالِ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بوڑھا آدمی دو چیزوں کے لحاظ سے جوان ہوتا ہے، ایک لمبی عمر پانے کی خواہش کے لحاظ سے اور دوسرے مال کی ہوس کے اعتبار سے۔''

## وضاحت:

عام طور پر انسان کی بعض خواہشات بڑھاپے میں بھی برقرار رہتی ہیں۔ ان میں سے ایک زیادہ عمر پانے کی خواہش اور دوسرے زیادہ مال رکھنے کی خواہش ہے۔ ان کے علاوہ وہ ہمیشہ جوان رہنے کی خواہش بھی رکھتا ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جوں جوں بڑھاپے کی وجہ سے انسانی اعضاء کمزور پڑ جاتے ہیں اور جسمانی قوت کم ہو جاتی ہے اسی طرح اس میں زیادہ عمر اور زیادہ مال کی خواہش بھی کم ہو جائے، لیکن اکثر ایسا نہیں ہوتا۔ انسان چاہتا ہے کہ وہ ہمیشہ جوان رہے۔ کاش اس کی جوانی واپس لوٹے اور وہ دولت مند رہے اور ہر طرح کی نفسانی خواہشات کو پورا کرتا رہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بڑھاپے کے باوجود دنیا پرستی کی خواہش اور ہوس کا گھوڑا بے لگام رہتا ہے اور اس ہوس اور خواہش کو صرف قبر کی مٹی ہی پورا کر سکتی ہے۔ عوام کی اکثریت کا یہی حال ہوتا ہے، البتہ بعض نیک اور پرہیز گار لوگ اس سے مستثنیٰ ہو سکتے ہیں، جو آخرت کی زندگی کو دنیا کی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 6420، 6421

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 2410، 2411، 2412

3۔ جامع ترمذی

4۔ سنن ابن ماجہ

5۔ مسند احمد

6۔ شرح السنہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 100.....کسی مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرنا

100..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ ، فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِىْ اَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ اَنْ يَّنْزِعَ مِنْ يَدِهٖ ، فَيَقَعَ فِىْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ . ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے۔ ہوسکتا ہے شیطان اُس کا ہاتھ چلادے اور پھر اس کے نتیجے میں وہ دوزخ کی آگ کے گڑھے میں جا پڑے۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کی طرف مذاق سے بھی کسی ہتھیار سے اشارہ نہ کرے۔ ممکن ہے غلطی سے، یا بھولے سے یا شیطان کے وسوسے کے سبب وہ ہتھیار چل جائے، جس سے دوسرا مسلمان ہلاک ہوجائے اور وہ خود اس سلسلے میں اس گناہ کی وجہ سے دوزخ کی آگ کے گڑھے میں جا پڑے۔

صحیح بخاری کی ایک حدیث میں ہے کہ: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہیں۔''

مذکورہ حدیث سے درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

1۔ ہر مسلمان کو دوسرے مسلمان کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔ اس کی جان، اس کے مال اور اُس کی عزت و آبرو کی حفاظت کرنی چاہیے۔

2۔ کسی کام میں بھی بے احتیاطی نہیں کرنی چاہیے۔

3۔ اس حدیث سے سدِّ ذریعہ کا اصول بھی نکلتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ کسی قسم کے ہتھیار سے اپنے مسلمان کی طرف اشارہ نہیں کرنا چاہیے، خواہ مذاق ہی سے کیوں نہ ہو۔ اگر مذاق سے نہ ہو بلکہ سنجیدگی سے ہو تو یہ اور بھی بڑا گناہ ہے۔

5۔ اس حدیث سے مسلمانوں کے لیے یہ سبق بھی ہے کہ وہ آپس میں ''دوستانہ فائرنگ'' (Friendly Firing) سے پرہیز کریں۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:7072

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:6668

3۔ کنز العمال

4۔ مصنف عبدالرزاق

5۔ ترغیب وترہیب

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:3518

7۔ شرح السنہ

8۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

9۔ مسند احمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 101.....اللہ تعالیٰ کا ایک کافر پر سخت غصہ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

101.....(( اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ) وَهُوَ حِيْنَئِذٍ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ.))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کو اُس وقت سخت غصہ آیا جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہ سلوک کیا..... آپؐ اُس وقت اپنے سامنے کے چار دانتوں کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا تعلق غزوۂ اُحد کے واقعے سے ہے جس میں رسول اللہ ﷺ شدید زخمی ہو گئے تھے۔ آپؐ نے اُس وقت یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے جس نے اپنے نبیؐ کو زخمی کیا ہے۔ اس جنگ میں آپؐ کے دندان مبارک شہید ہوئے تھے جن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپؐ نے مذکورہ کلمات فرمائے اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو بھی ان لوگوں پر سخت غصہ آیا جنہوں نے اُس کے رسول ﷺ کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے کہ آپؐ کو زخمی کر دیا ہے اور آپ کے دندان مبارک شہید کر دیے ہیں۔

لیکن زخمی ہو جانے کے باوجود آپؐ نے کفار کے حق میں بد دعا نہیں فرمائی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی، اے اللہ! میری قوم کو بخش دے، یہ لوگ نادان ہیں۔ ؎

سلام اُس پر کہ جس نے زخم کھا کر بھی دعائیں دیں

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:4073، 4074، 4076

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:4648

3۔ شرح السنہ

4۔ مسند احمد

5۔ کنز العمال

6۔ دُرِ منثور

7۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:5850

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 102.....اللہ تعالیٰ کا اُس شخص پر غصہ جسے حضورؐ نے قتل کیا

102..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهُ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ..... صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ..... فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ..... عَزَّوَجَلَّ. ))

''اللہ تعالیٰ کو اُس وقت ایسے آدمی پر سخت غصہ آیا جسے رسول اللہ ﷺ قتل کر رہے تھے، اللہ عزوجل کی راہ میں یعنی جہاد میں۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں جس شخص پر اللہ تعالیٰ کا سخت غصہ اور غضب ہونے کا ذکر ہے اس سے قریش کا ایک کافر سردار اُبی بن خلف مراد ہے۔ اور اس بات پر سب علماء کا اتفاق ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ اُبی بن خلف نے غزوۂ اُحد میں حضرت محمد ﷺ کو اُس وقت شہید کرنے کی کوشش کی جب آپؐ زخمی حالت میں اُحد کی ایک گھاٹی میں پناہ لیے ہوئے تھے۔ یہ گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور آتے ہی کہنے لگے:

''محمد (ﷺ) کہاں ہے؟ یا میں رہوں گا یا پھر وہ رہیں گے۔''

صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! ہم اس پر حملہ کرتے ہیں۔'' حضور نے فرمایا:

''اسے آنے دو۔''

جب وہ قریب آیا تو حضورؐ نے حضرت حارث بن صُمّہ سے ایک چھوٹا نیزہ لیا اور بڑھ کر خود اور زرہ کے درمیان حلق پر کھلی جگہ کا نشانہ لیا۔ جب نیزہ لگا تو وہ گھوڑے سے گر پڑا اور پلٹ کر بھاگا۔ لیکن اس کے زخم سے خون نہیں نکلا۔ وہ اپنے لشکر میں واپس آیا اُسے شدید تکلیف شروع ہوگئی۔ ساتھیوں نے کہا معمولی زخم ہے، لیکن وہ مرے جا رہا تھا اور کہتا تھا کہ محمد (ﷺ) نے مجھے مکے میں ایک دفعہ کہا تھا کہ تو میرے ہاتھوں قتل ہوگا۔ اللہ کی قسم! اگر وہ مجھ پر تھوک بھی دے تو میں مر جاؤں گا کیونکہ اس کی بات جھوٹی نہیں ہو سکتی اور مجھے اس زخم کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اتنا درد اور اتنی تکلیف ہے کہ اگر یہ تمام ذوالمجاز (عربوں کے سالانہ میلے کی مشہور جگہ) والوں کو ہو تو وہ بھی اس سے ہلاک ہو جائیں۔

آخر وہ مکے کی طرف واپسی میں ''سرف'' کے مقام (موجودہ جموم) پر مر گیا۔

اس حدیث میں قریش کے اسی کافر سردار اُبی بن خلف کی طرف اشارہ ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 4074، 4073، 4076

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 4648

3۔ مسند احمد

4۔ موطا امام مالک

5۔ کنز العمال

6۔ شرح السنہ

7۔ البدایہ والنہایہ (ابن کثیر)

8۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5850

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 103.....انسانی اعضاء کا زنا

103.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ذٰلِكَ
(( عَلٰى اِبْنِ اٰدَمَ نَصِيْبٌ مِّنَ الزِّنَا ، اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مُحَالَةَ. قَالَ : فَالْعَيْنُ زِنْيَتُهَا النَّظَرُ وَتَصْدِيْقُهَا الْاِعْرَاضُ ، وَاللِّسَانُ زِنْيَتُهُ الْمَنْطِقُ ، وَالْقَلْبُ زِنْيَتُهُ التَّمَنِّى ، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ بِمَا ثَمَّ اَوْ يُكَذِّبُ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ابن آدم کے لیے زنا کا ایک حصہ ہے جسے وہ لامحالہ پا کر رہتا ہے۔ آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، اگر اچانک نظر پڑ جانے کے بعد بھی دیکھتی رہے، زبان کا زنا لگاوٹ کی بات چیت کرنا ہے۔ دل کا زنا خواہش اور تمنا کرنا ہے، اور (آخر میں) شرمگاہ اس کام کی تصدیق کر دیتی ہے یا تکذیب۔ یعنی زنا کے فعل کو مکمل کر دیتی ہے یا اُسے جھٹلا دیتی ہے۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں زنا اور اُس کے مقدمات یعنی اُس کی طرف لے جانے والی چیزوں کا ذکر کر کے اُن سے منع کیا گیا ہے۔

اسلام میں نہ صرف زنا اور بدکاری سے بلکہ اُس کے اسباب اور محرکات سے بھی بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ:

﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ط وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿32﴾ ﴾

[بنی اسرائیل:32]

''اور زنا کے قریب نہ جاؤ۔ وہ بے حیائی اور بُرا راستہ ہے۔''

یہ نہیں فرمایا کہ تم زنا نہ کرو بلکہ یہ فرمایا گیا کہ تم زنا کے قریب نہ جاؤ۔ اس سے معلوم ہوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ زنا کی تمہید کے کاموں سے بھی بچنا چاہیے۔

اگر کسی غیر محرم پر اچانک نظر پڑ جائے تو پہلی نظر معاف ہے کیونکہ اس میں ارادے کا دخل نہیں، مگر دوسری نظر میں چونکہ ارادے کا دخل پایا جاتا ہے اس لیے وہ ناجائز ہے اور گناہ ہے گویا جب ارادہ ہوگا تو پھر دیکھنا جائز نہ ہوگا بلکہ گناہ ہوگا اگرچہ صغیرہ گناہ ہوگا۔

اسلام میں پردے اور حجاب کے بارے میں جامع احکامات موجود ہیں۔ زنا کا جرم کرنے والوں پر سو کوڑوں یا سنگساری کی حد مقرر ہے۔

## حوالہ جات:


یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 6243، 6612

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 6753، 6754

3۔ سنن ابی داؤد

4۔ مسند احمد

5۔ کنز العمال

6۔ تفسیر قرطبی

7۔ دُرِّ منثور

8۔ تفسیر ابن کثیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 104.....ایک نیکی سات سو(700) گنا تک بڑھتی ہے

104.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهُ ، فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ. وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص اچھا مسلمان ہو جائے تو پھر اُس کی ہر نیکی کے بدلے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور یہ اضافہ سات سو(700) نیکیوں تک ہوسکتا ہے۔ مگر اُس کی کوئی برائی صرف ایک ہی بُرائی لکھی جاتی ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے اللہ عزوجل سے جاملتا ہے۔''

## وضاحت:

سچے مسلمان کی ایک نیکی کا ثواب کم سے کم دس نیکیوں کے ثواب کے برابر لکھا جاتا ہے اور کبھی ایک نیکی کا ثواب سات سو نیکیوں کے ثواب کے برابر لکھا جاتا ہے۔ ایسا اللہ تعالیٰ کے خاص فضل واحسان اور اُس کی خاص رحمت سے ہوتا ہے۔ لیکن جب کوئی شخص برائی کرتا ہے تو اُس کی ایک بُرائی صرف ایک برائی ہی لکھی جاتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا عدل وانصاف ہے۔

اس کے علاوہ علماء کہتے ہیں کہ کسی ایک نیکی کا اجر وثواب سات سو گنا سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے اور وہ یہ بات ایک حدیث کی بنیاد پر کہتے ہیں جس میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی نیکی کو کبھی اُحد پہاڑ کے برابر بڑھا دیتا ہے۔

درج ذیل قرآنی آیات سے بھی مذکورہ حدیث کے مضمون کی تائید ہوتی ہے:

1.....﴿ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ج وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿161﴾ ﴾ [الانعام :161]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''جو شخص نیکی لائے گا اُسے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا، اور جو شخص برائی لے کر آئے گا اُسے اس برائی کے برابر بدلہ ملے گا اور اِن سے کوئی ناانصافی نہیں کی جائے گی۔''

2..... ﴿ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ط وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿261﴾ ﴾ [البقرہ :261]

''جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اُن کے ثواب کی مثال، بیج کے اُس دانے کی ہے جس سے سات سو بالیں پیدا ہوں اور ہر بالی میں سو سو دانے ہوں۔ اللہ جس کے لیے چاہتا ہے اس سے بھی زیادہ بڑھاتا ہے۔ اللہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔''

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:42،41

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:336،334،335،337،338

3۔ مسند احمد

4۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:44،2373

5۔ شرح السنہ

6۔ کنز العمال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 105.....امام مختصر نماز پڑھائے

105.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفِ الصَّلٰوةَ ، فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ ، وَفِيْهِمُ الضَّعِيْفَ ، وَفِيْهِمُ السَّقِيْمَ. وَاِنْ قَامَ وَحْدَهٗ ، فَلْيُطِلْ صَلٰوتَهٗ مَا شَآءَ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کی امامت کرا رہا ہو تو اُسے چاہیے کہ نماز کو مختصر کرے ، کیونکہ جماعت میں بعض بوڑھے بھی ہوتے ہیں، بعض کمزور بھی ہوتے ہیں اور بعض بیمار بھی ہوتے ہیں۔ مگر جب کوئی اکیلا نماز پڑھے تو پھر جتنی چاہے لمبی نماز پڑھے۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ باجماعت نماز میں امام کو چاہیے کہ وہ لمبی نماز نہ پڑھائے بلکہ اختصار سے کام لے تاکہ مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو کیونکہ نماز میں بوڑھے، کمزور، بیمار اور کئی ضروری کام والے شامل ہوتے ہیں۔ جن کی خاطر نماز کو مختصر کر کے پڑھانا چاہیے اور لوگوں کو نماز سے متنفر نہ کیا جائے۔ لیکن جب کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق جتنی چاہے لمبی نماز پڑھ لے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت میں لوگوں کی آسانی اور سہولت کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 704، 702، 90، 6110، 7159

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 1046، 1047، 1044، 1048، 1050

3۔ سنن نسائی

4۔ جامع ترمذی

5۔ ابن ماجہ

6۔ سنن الدارمی

7۔ مؤطا امام مالک

8۔ مسند احمد

9۔ مصنف عبدالرزاق

10۔ شرح السنہ

11۔ السنن الکبریٰ، للبیہقی

12۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 1131

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 106..... برائی نہ کرنے پر نیکی کا ثواب

106..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ : يَا رَبِّ! ذَاكَ عَبْدٌ يُرِيْدُ اَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً ..... وَهُوَ اَبْصَرُ بِهٖ ..... فَقَالَ: اِرْقُبُوْهُ ، فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِمِثْلِهَا، اِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً ، اِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَّايَ.))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے رب! فلاں بندہ بُرائی کرنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ .....حالانکہ اللہ تعالیٰ اُسے دیکھ رہا ہے۔ اس پر اللہ فرماتا ہے کہ ''اس کی نگرانی کرو، اگر یہ برائی کر لیتا ہے تو اس کی ایک برائی لکھ دینا، اور اگر یہ برائی نہیں کرتا تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو، کیونکہ اس نے میری خاطر اُس برائی کو چھوڑا ہے۔''

## وضاحت:

یہ بھی حدیث قدسی ہے۔

اس حدیث سے درج ذیل اُمور معلوم ہوتے ہیں:

1۔ انسان برائی یا نیکی کا ارادہ کرنے میں آزاد ہے۔

2۔ انسان کے اس ارادے کا اُن فرشتوں کو علم ہو جاتا ہے جو اس کے اعمال لکھنے پر مقرر ہیں۔

3۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے۔

4۔ انسان کوئی برائی کرے تو اُس کی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔

5۔ اگر برائی کا ارادہ کر کے برائی نہ کی جائے تو اس پر بھی ایک نیکی کرنے کا ثواب ملتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے جو برائی نہیں کی جائے گی وہ نیکی شمار ہوگی۔

6۔ اس حدیث سے بندوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت و شفقت ظاہر ہوتی ہے۔

اس حدیث کو حدیث نمبر 104 کے ساتھ ملا کر پڑھنا چاہیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 7501، 6491

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 336، 334، 335، 337، 338

3۔ مسند احمد

4۔ کنز العمال

5۔ شرح السنہ

6۔ تفسیر قرطبی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 107.....اللہ تعالیٰ کو بُرا بھلا نہ کہنا

107..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:

(( كَذَّبَنِيْ عَبْدِيْ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهٗ. وَ شَتَمَنِيْ عَبْدِيْ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهٗ. اَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ اَنْ يَّقُوْلَ: لَنْ يُّعِيْدَنَا كَمَا بَدَّءَنَا. وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ اَنْ يَّقُوْلَ : اِتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا. وَاَنَا الصَّمَدُ : لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ ، وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ كُفُوًا اَحَدٌ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''میرا بندہ مجھے جھٹلاتا ہے جبکہ اُسے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ میرا بندہ مجھے بُرا بھلا کہتا ہے جبکہ اُسے ایسا نہیں کہنا چاہیے۔ اُس کا مجھ کو جھٹلانا یہ ہے کہ جب وہ کہتا ہے کہ اللہ ہمیں پہلے کی طرح دوبارہ پیدا نہیں کرے گا۔ اور اُس کا مجھ کو بُرا بھلا کہنا یہ ہے کہ جب وہ کہتا ہے کہ اللہ کی بھی اولاد ہے، جب کہ میں بے نیاز ہوں، میں نہ کسی کا باپ ہوں اور نہ کسی کا بیٹا ہوں، اور مجھ جیسا کوئی نہیں۔''

## وضاحت:

یہ حدیث قدسی ہے۔

اس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ مجھے جھٹلاتا ہے حالانکہ اُسے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ وہ مجھے بُرا بھلا بھی کہتا ہے حالانکہ اُسے ایسا نہیں کہنا چاہیے۔

پھر فرمایا:

وہ مجھے جھٹلاتا ہے جب وہ یہ کہتا ہے کہ اللہ ہمیں دوبارہ ہرگز نہیں پیدا کرے گا جیسے اس نے پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اور اُس کا مجھے بُرا بھلا کہنا یوں ہے کہ وہ کہتا ہے:

''اللہ بھی اولاد رکھتا ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


جب کہ میں بے نیاز ہوں، میں نہ کسی کا باپ ہوں اور نہ کسی کا بیٹا، اور مجھ جیسا کوئی نہیں۔

یاد رہے کہ مذکورہ حدیث میں بندے سے مراد مشرک کافر بندہ ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 4975، 4974، 3193، 4482

2۔ سنن نسائی (کتاب الجنائز)

3۔ مسند احمد

4۔ مشکوٰۃ المصابیح

5۔ شرح السنہ

6۔ کنز العمال

7۔ طبرانی

8۔ تفسیر قرطبی

9۔ تفسیر ابن کثیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 108.....ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھنا

108..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَبْرِدُوْا عَنِ الْحَرِّ فِي الصَّلٰوةِ ، فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نماز پڑھنے کے لیے گرمی کی شدت کم ہونے دیا کرو۔ کیونکہ سخت گرمی میں دوزخ کی آگ کا جوش پایا جاتا ہے۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ سخت گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا چاہیے۔ اور اُسے اوّل وقت کے بعد پڑھنا مستحب ہے جب سورج کی شعاعیں کچھ ترچھی ہو جائیں کیونکہ سورج کی سیدھی شعاعیں مہلک ہوتی ہیں جن سے لُو لگنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

نماز کامل توجہ، خشوع وخضوع اور یکسوئی چاہتی ہے، اس میں جو چیز رکاوٹ ڈالتی ہے پہلے اُسے دور کرنا چاہیے۔ مثلاً بھوک لگی ہوئی ہو اور کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھا لینا چاہیے اُس کے بعد نماز پڑھنی چاہیے تاکہ نماز میں اطمینان ہو۔

البتہ سردی کے موسم میں اس احتیاط کی ضرورت نہیں ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 533، 535، 536، 538، 539، 629، 3259

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 1395، 1397، 1398، 1399، 1400، 1402

3۔ سنن نسائی

4۔ جامع ترمذی

5۔ سنن ابن ماجہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6۔ سنن دارمی

7۔ مؤطا امام مالک

8۔ مسند احمد

9۔ مصنف عبدالرزاق

10۔ مصنف ابن ابی شیبہ

11۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

12۔ کنز العمال

13۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 590۔591

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 109.....وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی

109.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ اِذَآ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کسی کی نماز قبول نہیں ہوتی جب کہ وہ بے وضو ہو، یہاں تک کہ وہ وضو کر لے۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو اُسے پہلے وضو کر لینا چاہیے کیونکہ بغیر وضو کے نماز قبول نہیں ہوتی۔

یہی مضمون قرآن مجید کی سورۃ المائدہ آیت:6 میں بیان ہوا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ نماز کے لیے وضو ضروری ہے، ورنہ نماز درست نہیں ہوتی اور جو نماز درست نہ ہو اُسے اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔

اگر نماز کے دوران وضو باقی نہ رہے تو نماز چھوڑ کر دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھ لینی چاہیے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری/کتاب الوضوء، حدیث نمبر:135

2۔ صحیح مسلم/کتاب الطہارۃ، حدیث نمبر:537

3۔ مسند احمد

4۔ مصنف عبدالرزاق

5۔ السنن ابی داؤد

6۔ جامع الترمذی

7۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 110.....نماز کے لیے مسجد کی طرف اطمینان سے جانا

110.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَأْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ. فَمَآ اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا ، وَمَا سُبِقْتُمْ فَاَتِمُّوْا. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب اذان ہو جائے تو نماز کے لیے جاؤ اور تمہارے چلنے میں (جلد بازی کی بجائے) سکون اور اطمینان ہونا چاہیے، پھر جتنی نماز ملے، پڑھ لو، اور جتنی باقی رہ جائے، بعد میں پوری کرلو۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں اذان کے بعد باجماعت کے لیے مسجد کی طرف دوڑ کر جانے سے روکا گیا ہے اور وقار اور سکون واطمینان کے ساتھ چل کر جانے کی ہدایت کی گئی ہے۔

ایک مقصد تو یہ ہے کہ آدمی پر سکون اور اطمینان طاری ہو، دوسرے اس کا مقصد یہ بھی ہے کہ جو نمازی نماز پڑھ رہے ہیں اُن کے سکون اور خشوع وخضوع میں کوئی خلل نہ پڑے۔

پھر مسجد میں پہنچنے کے بعد جتنی نماز امام کے ساتھ مل جائے اُتنی اس کے ساتھ پڑھ لی جائے، اور جو رہ جائے اُسے فوراً بعد میں پورا کرلیا جائے۔

ایک حدیث کے مطابق اگر ایک رکعت بھی جماعت سے مل جائے تو جماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 635، 636، 908

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 1361، 1359، 1360، 1362، 1363

3۔ مسند احمد

4۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

5۔ مصنف عبدالرزاق

6۔ کنز العمال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 111.....اللہ تعالیٰ آخرت میں قاتل اور مقتول پر ہنسے گا

111.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( يَضْحَكُ اللّٰهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ. قَالُوْا: وَكَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: يُقْتَلُ هٰذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْاٰخَرِ فَيَهْدِيْهِ اِلَى الْاِسْلَامِ ، ثُمَّ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کو بھی اُن دو آدمیوں پر ہنسی آئے گی جن میں سے ایک نے دوسرے کو شہید کیا ہوگا مگر وہ پھر بھی جنت میں چلا جائے گا۔

صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کیسے؟

فرمایا: جو آدمی شہید ہوگا وہ تو جنت میں جائے گا، مگر اللہ تعالیٰ اُس کے شہید کرنے والے کو توبہ کی توفیق دے گا، پھر اُسے اسلام کی ہدایت دے گا اور پھر وہ بھی مسلمان ہو جانے کے بعد اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جائے گا۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بھی اُس وقت ہنسی آئے گی جب ایک قاتل اور مقتول دونوں جنت میں داخل ہوں رہے ہوں گے۔ جو مقتول ہوگا وہ ایسا مسلمان ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد میں شہید ہوا ہوگا، پھر اس قاتل کافر کو اللہ تعالیٰ اسلام لانے کی توفیق دے گا۔ چنانچہ وہ بھی مسلمان ہو کر اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں شہیدوں کو اُن کی شہادت کی وجہ سے اپنی جنت میں جگہ دے گا۔

یاد رہے کہ ''ہنسی آنا'' انسانی فعل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے پاک اور منزّہ ہے۔ یہاں یہ لفظ مجازی طور پر استعمال ہوا ہے اور اس سے مراد ہے جیسا کہ قاضی عیاض اندلسی نے لکھا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کہ ''ان دونوں افراد کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوگی اور وہ اُن کو اجر وثواب سے نوازے گا۔''

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:2826

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:4892، 4894

3۔ سنن نسائی

4۔ مؤطا امام مالک

5۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر 3807

7۔ مصنف عبدالرزاق

8۔ کنز العمال

9۔ سلسلة الصحيح للالبانی

10۔ مسند احمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 112.....سودے پر سودا منگنی پر منگنی منع ہے

112.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا يَبِيْعُ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطِبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی خرید پر خرید نہ کرے اور اُس کی منگنی پر منگنی نہ کرے۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں دو باتوں سے منع کیا گیا ہے:

1۔ اپنے کسی مسلمان بھائی کے سودے پر سودا کرنا منع ہے۔ گویا جب کوئی مسلمان کوئی چیز خرید رہا ہو تو وہی چیز کوئی دوسرا مسلمان نہ خریدے کیونکہ اس سے پہلے مسلمان کی حق تلفی ہوتی ہے۔ اور اس طرح اُسے اپنی کوئی پسندیدہ چیز خریدنے کے حق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس رویے سے دو مسلمان بھائیوں کے درمیان نفرت اور رنجش پیدا ہو سکتی ہے۔

2۔ اسی طرح کسی کی منگنی پر منگنی کرنا بھی منع ہے۔ کیونکہ اس میں بھی دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہوتی ہے اور اُسے اُس کے پسندیدہ رشتے سے محروم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں بھی مسلمانوں کے باہمی تعلقات متاثر ہو سکتے ہیں۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 2140، 2139، 2150، 2160، 2723

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 3454، 3455، 3458، 3459

3۔ سنن نسائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ جامع ترمذی
5۔ مؤطا امام مالک
6۔ مسند احمد
7۔ سنن دارمی
8۔ سنن ابن ماجہ
9۔ شرح السنہ
10۔ مصنف عبدالرزاق
11۔ السنن الکبریٰ، بیہقی
12۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3144،2850

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 113.....کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

113.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَلْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ ، وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ. ))

رسول اللہ نے فرمایا:

''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔''

وضاحت:

یہ متفق علیہ حدیث ہے۔ اور اس کا ایک خاص پس منظر ہے۔

ایک کافر شخص مدینے آ کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ کے حکم سے اُسے ایک بکری کا دودھ پلایا گیا مگر وہ سیر نہ ہوا۔ پھر دوسری بکری کا دودھ پلایا گیا، وہ پھر بھی سیر نہ ہوا یہاں تک کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔

پھر جب وہ مسلمان ہوا تو اگلے روز اُسے جب ایک ہی بکری کا دودھ پلایا گیا تو اس کا پیٹ بھر گیا۔

اس موقع پر حضورؐ نے مذکورہ حدیث بیان فرمائی۔

لیکن اس حدیث کے معنی سمجھنے میں علماء کرام کے مختلف اقوال ملتے ہیں:

1۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ ایک خاص کافر شخص کا واقعہ تھا۔ ہر کافر کے بارے میں نہیں کہہ سکتے کہ وہ بسیار خور ہوتا ہے کیونکہ یہ بات تجربے اور مشاہدہ کے خلاف ہے بلکہ بعض مؤمن زیادہ کھانے اور بعض کافر کم کھاتے ہیں۔

2۔ ایک قول یہ ہے کہ اس حدیث کے ظاہری معنی مراد نہیں ہیں بلکہ یہ ایک تمثیل ہے کہ مومن اس دنیا میں زہد و قناعت کی زندگی بسر کرتا ہے اور کافر آزادانہ کھاتا پیتا اور عیش و عشرت کی زندگی گزارتا ہے۔

3۔ ایک قول یہ ہے کہ عام طور پر سچے مسلمان کم کھاتے ہیں اور کفار زیادہ کھانے والے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔اس لیے یوں فرمایا گیا ہے۔

4۔ ایک قول یہ ہے کہ اس حدیث کا مقصد یہ ترغیب دلانا ہے کہ مومنوں کو کافروں کے مقابلے میں کم کھانا پینا چاہیے۔

5۔ ایک قول یہ ہے کہ جب مومن کھانا کھاتا ہے تو بسم اللہ پڑھ کر اور اللہ کا نام لے کر کھاتا ہے، اس لیے اس کے کھانے میں برکت ہوتی ہے اور وہ کم کھانے ہی سے سیر ہو جاتا ہے، مگر کافر کے کھانے میں شیطان بھی اس کے ساتھ شریک ہو جاتا ہے اس لیے وہ زیادہ کھاتا پیتا ہے۔

6۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ کافر کے مقابلے میں مومن کی شان یہی ہے کہ وہ کم کھائے پیے۔

بہر حال اس حدیث سے مسلمانوں کو زہد وقناعت اور کم کھانے کا سبق ملتا ہے کیونکہ بسیار خوری کو عموماً ناپسند کیا جاتا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتابوں میں بھی آئی ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 5396، 5397

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 5372، 5375، 5377، 5379

3۔ جامع ترمذی

4۔ سنن ابن ماجہ

5۔ سنن دارمی

6۔ مؤطا امام مالک

7۔ مسند احمد

8۔ مصنف عبدالرزاق

9۔ مشکل الآثار

10۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4173، 4176

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 114.....خضر کا نام خضر کیوں ہے؟

114.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِنَّمَا سُمِّيَ خَضِرٌ ، لِاَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاِذَا هِيَ تَهْتَزُّ تَحْتَهُ خَضْرَآءَ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''خضر کا نام اس لیے خضر ہے کہ ایک مرتبہ سفید ریت کی جگہ (یا خشک سفید گھاس) پر بیٹھے تو وہ خضراء یعنی سرسبز ہوگئی۔''

وضاحت:

اس حدیث میں جس خضر کا ذکر ہے اس کے نبی یا ولی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نے اُن کو نبی کہا ہے لیکن جمہور یعنی اکثر علماء کی رائے میں وہ نبی نہیں ولی تھے۔

اس حدیث میں جس شخصیت کا نام خضر بتایا گیا ہے اس کے بارے میں دو بڑے اختلاف ہیں:

1۔ ایک اختلاف اُن کے نبی یا ولی ہونے کا ہے۔ بعض اُن کو نبی کہتے ہیں لیکن جمہور یعنی اکثر علماء کے نزدیک وہ ولی تھے، نبی نہیں تھے۔

2۔ دوسرا اختلاف یہ ہے کہ کیا وہ زندہ ہیں یا وفات پا چکے ہیں؟ تمام صوفیاء اور بعض علماء جن میں امام نووی بھی شامل ہیں اُن کو زندہ مانتے ہیں اور حافظ ابن قیم سمیت بعض علماء کی رائے میں وہ زندہ نہیں ہیں بلکہ وفات پا چکے ہیں۔

بہر حال مذکورہ حدیث میں اُن کا نام خضر (سرسبز و شاداب) ہونے کی وجہ تسمیہ بیان ہوئی ہے کہ ایک مرتبہ وہ کسی سفید ریت کی جگہ یا خشک سفید گھاس پر تشریف فرما ہوئے تو وہ جگہ سرسبز و شاداب ہوگئی جس کی وجہ سے اُن کا یہ نام پڑ گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:3402

2۔ جامع ترمذی/کتاب تفسیر القرآن، باب:59

3۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:5712

4۔ مسند احمد

5۔ طبرانی

6۔ کنز العمال

7۔ دُرِّ منثور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 115.....تکبر اور غرور سے کپڑے گھسیٹ کر چلنے کا انجام

115.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَى الْمُسْبِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يَعْنِيْ اِزَارَهُ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے شخص کی طرف رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا جو ٹخنوں سے نیچے تک پاجامہ وغیرہ پہن کر لٹکائے گا۔''

## وضاحت:

یہ حدیث بعض روایات میں کچھ مختلف الفاظ سے بھی آئی ہے لیکن سب کا مضمون ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ جو شخص غرور و تکبر کے جذبے سے (جیسا کہ ایک اور حدیث میں اس کی وضاحت موجود ہے) اپنے کپڑے گھسیٹے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن رحمت کی نگاہ سے نہیں دیکھے گا۔ گویا ایسا کرنا حرام ہے۔ لیکن یہ حکم صرف مردوں کے لیے ہے عورتوں کا معاملہ دوسرا ہے۔ سیرۃ النبیؐ (از علامہ شبلی نعمانی، سید سلیمان ندوی) میں لکھا ہے کہ:

''عربوں میں لباس کا دامن اتنا لمبا یا تہ بند اتنا نیچے رکھنا کہ زمین پر گھسیٹتا ہوا چلے، بڑائی کی نشانی سمجھی جاتی تھی۔ ان کے بڑے بڑے اُمراء اور رئیس اتنے ہی لمبے دامن رکھتے تھے اور اتنا ہی نیچے تہ بند باندھتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اپنا ازار فخر و غرور اور بڑائی کے اظہار کے لیے گھسیٹ کر چلے گا، اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر نہیں اُٹھائے گا۔ اسی لیے مرد کو پاجامہ کی مہریوں اور تہ بند کو اتنا نیچے نہیں کرنا چاہیے کہ ٹخنے چھپ جائیں، بلکہ آپؐ نے پسند فرمایا ہے کہ پاجامہ اور تہہ بند نصف ساق (پنڈلی) تک ورنہ کم از کم ٹخنوں سے اُونچا رہیں۔ فرمایا: ازار نیچے لٹکانا غرور کی نشانی ہے اور خدا غرور پسند نہیں فرماتا۔ البتہ عورتوں کو دامن یا گھیر نیچے تک لٹکانا بلکہ ایک آدھ بالشت نیچے رکھنا درست ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[سیرت النبی، جلد ششم، صفحہ:381، مطبوعہ لاہور]

صحیح بخاری میں ہے کہ حضورؐ نے جب یہ حدیث بیان کی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا تہبند اگر میں اس کا خیال نہ رکھوں تو نیچے لٹک جاتا ہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو فخر و غرور سے ایسا کرتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر فخر و غرور کا جذبہ کارفرما نہ ہو تو پھر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگرچہ اسے بھی بعض علماء نے مکروہ لکھا ہے۔ اس کے علاوہ لباس کے معاملے میں موسمی حالات اور آب و ہوا کا خیال بھی رکھنا چاہیے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:3665، 5783، 5784، 5791

2۔ ترمذی/کتاب اللباس

3۔ ابوداؤد/کتاب الصلوٰۃ/باب:83، کتاب اللباس/باب:28

4۔ سنن النسائی

5۔ ابن ماجہ

6۔ شرح السنہ

7۔ مصنف عبدالرزاق

8۔ مسند حمیدی

9۔ طبرانی

10۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

11۔ ترغیب و ترہیب

12۔ مسند احمد

13۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:4331، 4332

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 116.....بنی اسرائیل کی ایک نافرمانی

116.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ : اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ يُّغْفَرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ. فَبَدَّلُوْا ، فَدَخَلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا: حَبَّةٌ فِيْ شَعَرَةٍ. ))

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ ''تم دروازے میں سے داخل ہو جاؤ، عاجزی سے جھکتے ہوئے، اور زبان سے کہو حِطَّةٌ یعنی ہماری بخشش ہو، تو تمہارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ مگر وہ دروازے سے داخل ہوئے، اپنے چوتڑوں کے بل رینگتے ہوئے، اور منہ سے کہنے لگے ''جَو میں گیہوں۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں جس واقعے کی طرف اشارہ ہے وہ قرآن مجید میں اس طرح بیان ہوا ہے:

﴿ وَ اِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ط وَ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿58﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿59﴾ ﴾ [البقرہ:58،59]

''اور یاد کرو جب ہم نے حکم دیا کہ اس بستی میں داخل ہو جاؤ اور وہاں جیسے چاہو فراغت کے ساتھ کھاؤ پیو۔ اور جب اس دروازے میں داخل ہو تو جھک کر داخل ہونا اور زبان سے کہنا کہ بخشش ہو، اس پر ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے اور نیکو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاروں کو زیادہ دیں گے۔ مگر اُن ظالموں نے ہمارے حکم کو بدل ڈالا تو ہم نے ان کی نافرمانی کی وجہ سے اُن پر آسمان سے عذاب نازل کر دیا۔"

جمہور مفسرین نے اس بستی سے بیت المقدس مراد لیا ہے۔

یہ واقعہ بنی اسرائیل کی نافرمانیوں میں سے ایک ہے جو اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام توڑے تھے۔ اس واقعے میں انہوں نے حکمِ الٰہی کے الفاظ بدل کر اُن کی جگہ فضول الفاظ کہنے شروع کر دیے اور اس طرح اللہ کے حکم کا مذاق اُڑایا۔ جس کے نتیجے میں اُن پر آسمان سے عذاب نازل کیا گیا۔

اس حدیث سے بدعت کی گمراہی بھی ثابت ہوتی ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 3403، 4479، 4641

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 7523

3۔ جامع ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب: 3

4۔ مسند احمد

5۔ کنز العمال

6۔ دُرِ منثور

7۔ تفسیر قرطبی

8۔ تفسیر ابن کثیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 117.....نیند کا غلبہ ہو تو نماز نہ پڑھو

117.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى لِسَانِهٖ : فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ ، فَلْيَضْطَجِعْ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص رات کو نماز کے لیے کھڑا ہو اور اُس کی زبان سے قراءت کے وقت قرآن کے الفاظ صاف ادا نہ ہوں اور جو کچھ وہ پڑھ رہا ہو اُسے سمجھ میں بھی نہ آ رہا ہو تو اُسے چاہیے کہ بستر پر جا کر سو جائے۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب کسی شخص پر رات کو نیند کا غلبہ ہو اور وہ نماز میں ہو اور حالت یہ ہو کہ اُسے یہ نہ پتہ چلے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے تو ایسے شخص کو جا کر بستر پر سو جانا چاہیے اور پھر بعد میں نماز پڑھ لینی چاہیے۔

لیکن یہ حکم صرف اس صورت میں ہے جب نیند کا زیادہ غلبہ ہو کیونکہ معمولی اُونگھ کی حالت میں نماز پڑھ لینا درست ہے۔ خواہ وہ نماز فرض ہو یا نفلی نماز ہو۔

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ نماز کے لیے دل کی حضوری، خشوع و خضوع اور عقل و شعور بھی درکار ہے۔

اس کے علاوہ اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی کا اظہار بھی ہوتا ہے اور بندوں پر اس کی شفقت و محبت بھی نمایاں ہوتی ہے۔ کہ وہ ہماری عبادت اور سجدوں کا محتاج نہیں اور یہ کہ اُسے اپنے احکام سے زیادہ اپنے بندوں کا مفاد عزیز ہے۔ اگر وہ ایک سخت گیر اور بے رحم خدا ہوتا تو وہ اپنے احکام کے بارے میں ہمیں اتنی سہولتیں نہ دیتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 212، 213

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 1836، 1835

3۔ سنن نسائی

4۔ سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ رباب: 308

5۔ سنن ابن ماجہ

6۔ مصنف عبدالرزاق

7۔ شرح السنہ

8۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

9۔ مسند احمد

10۔ کنز العمال

11۔ ترغیب وترہیب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 118.....زمانے کو برا نہ کہو

118.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

(( لَا يَقُلْ اِبْنُ اٰدَمَ " يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ " فَاِنِّيْ اَنَا الدَّهْرُ ، اُرْسِلُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ، فَاِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے انسان! یہ نہ کہہ کہ ''زمانے کا برا ہو۔'' کیونکہ میں ہی زمانہ ہوں، رات اور دن کو میں ہی بدلتا ہوں۔ پھر جب میں چاہوں گا ان دونوں کی گردش کو روک دوں گا۔''

## وضاحت:

یہ حدیث قدسی ہے۔

دورِ جاہلیت میں عربوں کی حالت یہ تھی کہ وہ مصیبت کے وقت زمانے کو بُرا کہتے تھے۔ اُن کا اعتقاد تھا کہ زندگی میں جو خوشی غمی بلکہ جو تبدیلی بھی آتی ہے اُس کا سبب محض زمانے کی گردش ہے حتیٰ کہ بارش ہونے اور جینے مرنے کو بھی وہ گردشِ زمانہ سے تعبیر کرتے تھے۔

قرآن مجید میں بھی اُن کے اس تصور کا ذکر آیا ہے:

﴿ وَ قَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيٰوتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَ نَحْيَا وَ مَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ج ﴾ [الجاثیہ:34]

''اور وہ کہتے ہیں کہ زندگی صرف اسی دنیا کی زندگی ہے، یہیں ہم مرتے جیتے ہیں اور ہمیں صرف زمانے کی گردش ہلاک کرتی ہے۔''

چونکہ ان کا یہ تصور اسلام کے عقیدۂ توحید کے خلاف تھا اس لیے اس تصور کی تردید فرمائی گئی اور واضح کر دیا گیا کہ فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہے۔ وہی نظامِ کائنات چلا رہا ہے۔ زندگی اور موت اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ نفع و نقصان کا مالک وہی ہے۔ وہی نعمتیں دیتا اور عذاب نازل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کرتا ہے۔ وہی کسی کو کم اور کسی کو زیادہ روزی دیتا ہے۔ وہ جب چاہے دن رات کی گردش کو ختم کردے۔

اسی طرح اسلام نے جاہلیت کے مشرکانہ عقیدے کو ختم کر کے اُس کی جگہ مسلمانوں کو توحید کا عقیدہ سکھا دیا۔

یاد رہے کہ اَلدَّھر یعنی زمانہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے نہیں ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 4826، 6181، 7491

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 5862، 5863، 5864، 5867

3۔ موطا امام مالک

4۔ صحیح ابن خزیمہ

5۔ مسند احمد

6۔ مصنف عبدالرزاق

7۔ ترغیب وترہیب

8۔ شرح السنہ

9۔ مسند حمیدی

10۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4763۔4764

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 119.....مثالی اور قابلِ تعریف غلام

119.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ اَنْ يَّتَوَفَّاهُ اللّٰهُ بِحُسْنِ طَاعَةِ رَبِّهٖ وَ طَاعَةِ سَيِّدِهٖ. نِعِمَّا لَهٗ ، نِعِمَّا لَهٗ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اس غلام کے لیے کتنا اچھا ہے جو اس حالت میں مرے کہ اپنے رب اور اپنے آقا دونوں کا سچا فرمان بردار ہو! یہ اُس کے لیے بہت اچھا ہے، یہ اُس کے لیے بہت اچھا ہے!''

## وضاحت:

اس حدیث میں نبی ﷺ نے ایسے غلام کی بار بار تعریف اور تحسین فرمائی ہے جو اپنے رب اور اپنے آقا دونوں کے حقوق ادا کرتا رہے اور اسی اطاعت و فرماں برداری کی حالت میں اُس کی وفات ہو جائے۔ ایسے غلام کو بڑا اجر و ثواب ملے گا۔ اس حدیث میں اسی حوالے سے اس کی تعریف کی گئی ہے۔

یاد رہے کہ مخلوق کی اطاعت صرف جائز اور معروف کاموں میں ہے، گناہ اور معصیت کے کاموں میں نہیں ہے۔ لہٰذا غلام کی اپنے آقا کی اطاعت مشروط ہوگی۔ صرف جائز کاموں کے ساتھ۔

لیکن اس حدیث سے یہ بات ہرگز نہیں نکلتی کہ غلام آزاد سے بہتر ہے۔ یا غلامی کی زندگی آزادی کی زندگی سے اچھی ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:2551، 2548، 2549، 2550

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:4324، 4318، 4322

3۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث:3349

4۔ شرح السنہ

5۔ مصنف عبدالرزاق

6۔ کنزالعمال

7۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

8۔ سلسلة الصحيحة للالبانی

9۔ مسند احمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 120.....نماز کی حالت میں سامنے نہ تھوکنا

120.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهٗ ، فَاِنَّهٗ يُنَاجِي اللّٰهَ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ ، وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ ، فَاِنَّ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكًا ، وَلٰكِنْ لِّيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهٖ ، اَوْ تَحْتَ رِجْلِهٖ ، فَيَدْفِنُهٗ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو تو اپنے آگے کی طرف نہ تھوکے، کیونکہ جب تک وہ نماز میں ہے اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کر رہا ہے، اسی طرح وہ اپنے دائیں جانب بھی نہ تھوکے کیونکہ اس جانب ایک فرشتہ موجود ہے۔ بلکہ وہ (ضرورت پڑنے پر) اپنے بائیں طرف تھوکے، یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے اور پھر اسے وہیں دفن کر دے۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں مسلمانوں کو نماز کی جگہ اور مسجد سے متعلق ایک ضروری ادب سکھایا گیا ہے جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے آگے کی طرف نہ تھوکے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سرگوشی کر رہا ہے اور اپنے رب کے قبلے کی طرف منہ کر کے کھڑا ہے اور اُس پر اللہ تعالیٰ کا اور اُس کے گھر کا احترام لازم ہے۔ دائیں طرف بھی نہ تھوکے کیونکہ اس طرف نیکی لکھنے والا فرشتہ موجود ہے۔ اور جو اس کی نماز کی نیکیاں لکھ رہا ہے اور بائیں طرف والا فرشتہ بُرائی نہیں لکھ رہا ہے۔ دوسرے حضورؐ دائیں طرف کو بائیں جانب پر ترجیح دیتے تھے۔

بائیں طرف اگر جگہ فارغ ہو تو تھوکا جا سکتا ہے یا پاؤں میں تھوک کر اُسے زمین میں دبایا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ اسلامی تاریخ کے پہلے دور کی بات ہے جب مسجدوں کے فرش کچے ہوتے تھے۔ اس لیے آج کل کی مسجدوں میں کسی طرف بھی تھوکنا صحیح نہیں کیونکہ یہ طہارت و پاکیزگی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مسجد کے احترام کے خلاف ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 414،412،411،410،409،417،416

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 7514

3۔ سنن نسائی

4۔ سنن دارمی

5۔ مسند احمد

6۔ مصنف عبدالرزاق

7۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

8۔ شرح السنہ

9۔ سنن ابی داؤد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 121..... جمعے کا خطبہ خاموشی سے سُننا

121.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اِذَا قُلْتَ النَّاسَ : اَنْصِتُوْا ، وَهُمْ يَتَكَلَّمُوْنَ فَقَدْ لَغَوْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ..... يَعْنِىْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب جمعے کے دن کچھ لوگ باتیں کر رہے ہوں تو اُن کو کسی شخص کا یہ کہنا کہ ''چپ رہو'' ایک لغو اور فضول بات ہے۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جمعے کے دن جب امام جمعے کا خطبہ دے رہا ہو تو اُسے خاموشی سے سُننا چاہیے اور اگر کوئی دوسرے شخص بول رہا ہو تو اسے چُپ کرانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ ایسا کرنا ایک فضول کام کرنا ہے۔

جمعے کا خطبہ پوری توجہ اور خاموشی کے ساتھ سُننا واجب اور ضروری ہے۔ اس دوران میں بات چیت کرنا منع ہے۔ اگر کوئی بات کر رہا ہو تو اُسے چپ کرانا بھی منع ہے کیونکہ بعض اوقات اس سے مزید شور ہوتا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:934

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:1965، 1968

3۔ سنن ابی داؤد

4۔ سنن نسائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5۔ جامع ترمذی

6۔ سنن ابن ماجہ

7۔ سنن دارمی

8۔ مؤطا امام مالک

9۔ مسند احمد

10۔ مصنف عبدالرزاق

11۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

12۔ سلسلة الصحيحه للالبانی

13۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:1385

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 122.....جس کا کوئی ولی نہیں اُس کے حضورؐ ولی ہیں

122.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ. فَاَيُّكُمْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيْعَةً فَادْعُوْنِي ، فَاِنِّيْ وَلِيُّهُ. وَ اَيُّكُمْ مَا تَرَكَ مَالًا ، فَلْيُؤْثِرْ بِمَا لِهِ عَصَبَتَهُ مَنْ كَانَ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں اللہ کی کتاب کے حکم کے مطابق مؤمنین کے لیے سب سے زیادہ قریب ہوں۔ تم میں سے جو کوئی اپنے پیچھے قرض چھوڑ کر مر جائے یا اُس کے کفن دفن کے اخراجات نہ ہوں تو مجھے بلا لو، کیونکہ میں اس کا سرپرست ہوں۔ (اسی طرح) تم میں سے جو کوئی اپنے پیچھے مال چھوڑ کر مر جائے تو اس کے اصل وارث تو اُس کے رشتہ دار ہی ہیں۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں قرآن کی درج ذیل آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے:

﴿ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ﴾ [الاحزاب:6]

''نبی کا حق مؤمنوں پر اُن کی اپنی جان سے بھی زیادہ ہے۔''

1۔ اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ مسلمانوں کو اپنی جانوں سے بڑھ کر حضورؐ سے محبت رکھنی چاہیے۔

2۔ لیکن اس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ مسلمانوں کے ولی اور سرپرست ہیں، اُن کی یہ ولایت اور سرپرستی دوسرے تمام لوگوں سے بڑھ کر ہے۔ جس کا کوئی وارث نہیں اُس کے آپؐ وارث ہیں۔ جو مسلمان فوت ہو جائے اور اُس پر قرض ہو اور اس کا قرض اُتارنے والا کوئی وارث موجود نہ ہو تو حضورؐ اس کی طرف سے قرض ادا کریں گے۔ کیونکہ سب مسلمانوں کے ولی، سرپرست اور نگران ہیں۔ اسی طرح اگر کسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مسلمان کی بے سہارا اولاد یا بیوہ ہو تو اس کے کفیل بھی آپؐ ہی ہیں۔ لیکن اگر کوئی مسلمان کچھ مال چھوڑ مرے تو اس کا ترکہ تو بہر حال اُس کے وارثوں ہی میں تقسیم ہوگا۔ حضورؐ اس کے مالی وارث نہیں ہوں گے۔

حضورؐ کی حیاتِ طیبہ میں یہ ذمہ داری آپؐ پر رہی بعد میں یہ ذمہ داری آپؐ کے خلفاء پر اور مسلمانوں کے بیت المال پر ہے۔

مذکورہ حدیث میں حضورؐ کے ولی ہونے سے آیت کا دوسرا مطلب ہی مراد ہے جو بیان کیا گیا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 2298، 2399، 4781، 5371، 6731، 6745

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 4160، 4157، 4159

3۔ سنن نسائی

4۔ سنن ابی داؤد

5۔ جامع ترمذی

6۔ سنن ابن ماجہ

7۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3041

8۔ مسند احمد

9۔ شرح السنہ

10۔ مصنف عبدالرزاق

11۔ کنز العمال

12۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



13۔ ترغیب وترہیب

14۔ منتقیٰ

15۔ درِمنثور

16۔ تفسیر قرطبی

17۔ تفسیر ابن کثیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 123.....دعا میں یہ نہ کہنا کہ ''اے اللہ تو چاہے تو بخش دے''

123.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ :" اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ." اَوْ " اِرْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ " اَوْ " اُرْزُقْنِيْ اِنْ شِئْتَ " لِيَعْزِمَ الْمَسْئَلَةَ. اِنَّهٗ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ : لَا مُكْرِهَ لَهٗ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی یوں دعا نہ کیا کرے کہ: ''اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔'' یا ''اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما!'' یا ''اگر تو چاہے تو مجھے روزی دے۔'' بلکہ اُسے چاہیے کہ پورے عزم اور یقین کے ساتھ مانگے۔ بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اُسے کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ بندے کو اپنی محتاجی اور عاجزی کے پیش نظر اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا مانگنی چاہیے جس میں اُس کی قبولیت کے بارے میں شک وشبہ نہ ہو۔ بلکہ قبولیت کے پورے یقین اور عزم وجزم کے ساتھ دعا کرنی چاہیے کیونکہ ایسی دعا ہی قبول ہوتی ہے جو جاندار اور یقینی ہو۔

لیکن اگر بندے یوں دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! چاہے تو میری دعا قبول کر چاہے نہ کر، جو تیری مرضی وہ کر۔ تو اس اندازِ بیان میں عاجزی کم اور بے نیازی اور لاپروائی کا عنصر زیادہ پایا جاتا ہے جو کہ دعا کے قبول ہونے میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ اپنی مشیت اور مرضی میں بالکل آزاد ہے۔ وہ قادرِ مطلق ہے۔ کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس کو کسی کام کے کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے، وہ سب کچھ کرنے پر قادر ہے، اس لیے اس سے حتمی اور یقینی طور پر دعا کرنی چاہیے تاکہ وہ اسے شرف قبولیت بخشے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 7477، 7464، 6338، 6339

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 6813، 6811، 6812

3۔ سنن ابی داؤد

4۔ جامع ترمذی

5۔ سنن ابن ماجہ

6۔ مصنف عبدالرزاق

7۔ شرح السنہ

8۔ مسند احمد

9۔ کنز العمال

10۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2225، 2226

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 124.....پہلی اُمتوں کے لیے مالِ غنیمت جائز نہ تھا

## اور ایک نبی کا واقعہ

124.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ : لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ قَدْ كَانَ مَلَكَ بُضْعَ اِمْرَءَةٍ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا بَنٰى ، وَلَا اٰخَرُ بَنٰى بُنَاءً لَهٗ ، وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا ، وَلَا اٰخَرُ قَدِ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا. فَغَزَا ، فَدَنَا الْقَرْيَةَ حِيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ : اَنْتِ مَاْمُوْرَةٌ وَّ اَنَا مَاْمُوْرٌ. اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلٰى شَيْئًا. فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ ، حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ. فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا فَاَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَاْكُلَهٗ ، فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَهٗ. فَقَالَ: فِيْكُمْ غُلُوْلٌ. فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ. فَبَايَعُوْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ. فَقَالَ: فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ ، فَلْتُبَايِعْنِيْ قَبِيْلَتُكَ. فَبَايَعَتْهُ قَبِيْلَتُهٗ ، فَلَصِقَ يَدُ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهٖ. فَقَالَ: فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ ، اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ " قَالَ : فَاَخْرَجُوْا لَهٗ مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِّنَ ذَهَبٍ. فَوَضَعُوْهُ فِي الْمَالِ وَ هُوَ بِالصَّعِيْدِ ، فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهُ. قَالَ: فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا. ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضُعْفَنَا وَعَجْزَنَا ، فَطَيَّبَهَا لَنَا. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایک نبی نے لڑائی کی تیاری کی۔ لوگوں سے کہا کہ میرے ساتھ وہ آدمی نہ چلے جس نے ابھی ابھی شادی کی ہو اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ پہلی رات بسر کرنا چاہتا ہو۔ نہ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


شخص میرے ساتھ چلے جو اپنا مکان بنا رہا ہو اور ابھی اسے مکمل نہ کیا ہو۔ نہ وہ آدمی میرے ساتھ چلے جس نے ایسی بکریاں یا اونٹنیاں خریدی ہوں جن کے ہاں بچے پیدا ہونے کا اُسے انتظار ہو۔

پھر اُس نبی نے لڑائی میں حصہ لیا، جب عصر کی نماز کا وقت آیا تو دشمن کے شہر تک جا پہنچے۔ پھر نبی نے سورج سے کہا:

''تو بھی حکم کا پابند ہے اور میں بھی حکم کا پابند ہوں۔''

اور پھر دعا کی: اے اللہ! اس سورج کو کچھ دیر کے لیے روک دے!'' پھر سورج رُک گیا یہاں تک کہ اس نبی کو فتح حاصل ہوئی۔ لوگوں نے مالِ غنیمت جمع کیا جسے کھانے کے لیے آگ آگے بڑھی مگر اُس نے اُسے کھانے سے انکار کر دیا۔

اُس نبی نے کہا: ''دیکھو! تمہارے اندر کوئی بددیانت شخص موجود ہے! تم میں سے ہر قبیلے کا ایک آدمی مجھ سے بیعت کرے۔ پھر جب انہوں نے بیعت شروع کی تو ایک آدمی کا ہاتھ اس نبی کے ہاتھ سے چپک گیا۔ پھر اُس آدمی کے قبیلے والوں سے بیعت لی گئی تو اُن میں سے بھی دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ نبی کے ہاتھ سے چپک گئے۔

اُس نبی نے کہا: ''دیکھو! تم میں سے کوئی بددیانت آدمی ہے۔''

پھر حضورؐ نے فرمایا: پھر اس قبیلے کے لوگ اُس نبی کے سامنے گائے کے سر جیسی کوئی سُنہری چیز لائے اور اُسے بھی مالِ غنیمت میں شامل کر دیا جو زمین پر پڑا ہوا تھا۔

پھر آگ آگے بڑھی اور اس نے سارا مالِ غنیمت کھا لیا۔

پھر حضورؐ نے فرمایا:

ہم سے پہلے کسی اُمت کے لیے مالِ غنیمت حلال نہ تھا۔ اللہ نے ہماری کمزوری اور درماندگی کے پیشِ نظر اسے ہمارے لیے جائز قرار دیا ہے۔''

## وضاحت:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلی اُمتوں کے لیے مالِ غنیمت حلال نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


ہماری اُمت کی حالت پر رحم کرتے ہوئے انعام کے طور پر اسے ہمارے لیے حلال قرار دیا ہے۔ یہی مضمون حدیث نمبر 88 میں بھی آ چکا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 3124، 5157

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 4555

3۔ مسند احمد

4۔ مصنف عبدالرزاق

5۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4001

6۔ شرح السنہ

7۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

8۔ کنز العمال

9۔ تفسیر قرطبی

10۔ البدایہ والنہایہ (ابن کثیر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 125.....حضورؐ کا خواب میں حوض پر پانی پلانا

125.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ ، رَءَيْتُ اَنِّيْ اَنْزِعُ عَلٰى حَوْضٍ اَسْقِي النَّاسَ فَاَتَانِيْ اَبُوْبَكْرٍ ، فَاَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِيْ لِيُرِيْحَنِيْ. فَنَزَعَ دَلْوَيْنِ ، وَفِيْ نَزْعِهٖ ضُعْفٌ ، وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ.

قَالَ : فَاَتَانِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاَخَذَهَا مِنْهُ ، فَلَمْ يَنْزِعْ رَجُلٌ نَزَعَهٗ حَتّٰى وَلّٰى النَّاسُ وَالْحَوْضُ يَنْفَجِرُ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایک دفعہ میں سو رہا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ حوض پر لوگوں کو پانی پلانے کے لیے ڈول سے پانی کھینچ رہا ہوں۔ اتنے میں ابوبکرؓ آئے اور انہوں نے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا تاکہ مجھے آرام پہنچائیں۔ پھر اُنہوں نے دو ڈول نکالے اور اُن کے ڈول کھینچنے میں کمزوری تھی۔ اللہ تعالیٰ اُن کو معاف فرمائے۔

پھر حضورؐ نے فرمایا:

اس کے بعد عمر بن خطابؓ آئے اور اُنہوں نے اُن سے ڈول لے لیا۔ پھر اُن جیسا کوئی اور شخص ڈول نہ کھینچ سکا۔ یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر واپس چلے گئے اور حوض لبالب بھرا ہوا تھا۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں شیخین یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف اشارہ ہے۔ اسے تمثیلی پیش گوئی (Symbolic Fortelling) بھی کہا جا سکتا ہے۔ بعد کے حالات و واقعات سے اس حدیث کی حرف بہ حرف تصدیق ہوگئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 7021، 7020، 3634، 3664

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 6192، 6195، 6196

3۔ مسند احمد

4۔ شرح السنہ

5۔ کنز العمال

6۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 6040، 6041

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 126.....قیامت کی ایک نشانی خوزستان کرمان سے جنگ کرنا

126.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا. خُوْزَ كِرْمَانَ ، قَوْمًا مِّنَ الْاَعَاجِمِ ، حُمْرَ الْوُجُوْهِ ، فُطْسَ الْاُنُوْفِ ، صِغَارَ الْاَعْيُنِ ، كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت اُس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم جور کرمان سے جنگ نہ کرلو۔ جو ایک عجمی قوم ہے، اُن کے چہرے سرخ ہوں گے، ناک چپٹی ہوگی اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ گویا اُن کے چہرے ہتھوڑوں سے پٹی ہوئی چوڑی ڈھال جیسے ہیں۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں ایک پیشین گوئی کی گئی ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مسلمان خوزکرمان یعنی خوزستان اور کرمان کے علاقے فتح نہ کرلیں، اور مسلمانوں کی ایک عجمی قوم ترکستانی ومنگولی ترکوں سے جنگ نہ ہوجائے۔

یہ پیشین گوئی پہلی صدی ہجری کے آخر تک بنواُمیہ کے عہد ہی میں پوری ہوگئی تھی۔ اس حدیث میں جس قوم کا ذکر ہے آگے حدیث نمبر 128 میں بھی اسی کا ذکر آئے گا جس میں ایسی قوم کا ذکر ہے جس کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 3590، 2928، 3587

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:7314
3۔ سنن ابی داؤد
4۔ جامع ترمذی
5۔ سنن ابن ماجہ
6۔ مسند احمد
7۔ مصنف عبدالرزاق
8۔ شرح السنہ
9۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:5412
10۔ السنن الکبریٰ، بیہقی
11۔ مسند حمیدی
12۔ کنز العمال
13۔ البدایہ والنہایہ (ابن کثیر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 127.....گھوڑے اور اونٹ والوں میں غرور اور بکری والوں میں تواضع ہوتی ہے۔

127..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَلْخُيَلَاءُ وَالْفَخْرُ فِيْ اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ ، وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''گھوڑے اور اُونٹ والوں میں فخر وغرور ہوتا ہے اور بکری والوں میں تواضع اور سکون واطمینان ہوتا ہے۔''

## وضاحت:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماحول، صحبت اور سواری کا بھی انسان کی نفسیات پر اثر پڑتا ہے۔ اعلیٰ قسم کی سواری پر بیٹھنے والوں میں عموماً فخر وغرور اور سنگ دلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ دوسروں کو حقیر اور ذلیل سمجھنے لگتے ہیں کیونکہ اُن کی آنکھ میں چربی اور دل میں سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے خاص مشاغل کی وجہ سے اپنے دینی فرائض سے بھی غافل رہتے ہیں (البتہ اللہ کے نیک بندے اس سے مستثنیٰ ہیں۔)

گھوڑوں کے بارے میں صحیح مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ اُن کی پیشانی میں قیامت تک کے لیے خیر و برکت رکھی گئی ہے۔ لیکن اگر اس خیر و برکت کے ذریعے کو فخر وغرور کا ذریعہ بنالیا جائے تو یہی چیز قابلِ مذمت ہو جاتی ہے۔

دوسری طرف بکریاں چرانے والوں میں تواضع، کشادہ دلی اور سکون واطمینان ہوتا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں اور ان میں یہ اچھی صفات موجود تھیں۔ جیسا کہ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں بیان کیا گیا ہے اور مشکوٰۃ المصابیح، حدیث: 3983 میں بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


اس کا حوالہ موجود ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 3301، 3499، 4388

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 185، 186، 187، 189، 192

3۔ جامع ترمذی

4۔ مؤطا امام مالک

5۔ مسند احمد

6۔ مصنف عبدالرزاق

7۔ مجمع الزوائد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 128.....قیامت کی ایک نشانی بال کے جوتے والوں سے جنگ

128.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے نہ لڑو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں بھی اُسی پیش گوئی کا ذکر ہے جو اس سے پہلے حدیث نمبر 126 میں آ چکی ہے۔ یہ ایک ہی عجمی قوم ہے اور اس سے ترکستانی اور منگول قوم کے ترک مراد ہیں کہ اُن کے جوتے بال کے ہوں گے۔

پہلی صدی ہجری کے آخر ہی میں اس قوم کا علاقہ مسلمانوں نے فتح کر لیا تھا۔ اس طرح حضورؐ کی یہ پیش گوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 3590، 2928، 3587

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 7310، 7312، 7314

3۔ سنن ابی داؤد

4۔ جامع ترمذی

5۔ سنن ابن ماجہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6۔ مسند احمد

7۔ مصنف عبدالرزاق

8۔ شرح السنہ

9۔ درِمنثور

10۔ البدایہ والنہایہ (ابن کثیر)

11۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5411، 5412

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 129.....قریش لوگوں کے امام اور حکمران ہیں

129..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

((اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِيْ هٰذِهِ الشَّأْنِ ..... اَرَاهُ يَعْنِي الْاِمَارَةَ..... مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِّمُسْلِمِهِمْ ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِّكَافِرِهِمْ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں دیکھتا ہوں کہ لوگ حکومت کے معاملے میں قریش کے پیچھے چلنے والے ہیں۔ جو مسلمان ہیں وہ مسلمان قریش کے پیچھے اور جو کافر ہیں وہ کافر قریش کے پیچھے چلیں گے۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ قریش جاہلیت میں بھی کافر لوگوں کے سردار تھے اور اسلام لانے کے بعد مسلمانوں کے خلیفہ اور حکمران ہوں گے۔

اسی مضمون کی کئی روایات کتب احادیث میں مختلف الفاظ کے ساتھ مذکور ہیں۔

اُمت مسلمہ کا اس پر اجماع رہا ہے کہ مسلمانوں کے حکمران قریش میں سے ہونے ضروری ہیں تاہم اس کے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی اجماع اور اتفاق تھا کہ جب تک قریش کے حکمران دین پر قائم رہیں گے اور معاشرے میں دین کو قائم رکھیں گے اس وقت تک اُن کو حکمرانی کا حق حاصل رہے گا۔

اسی حدیث کی بنیاد پر انصار کے مقابلے میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پہلا خلیفہ چنا گیا کیونکہ آپ قریش کے خاندان سے تھے۔

آٹھویں صدی ہجری تک علمائے اسلام کے ہاں قرشیت کی یہ شرط تسلیم کی جاتی رہی لیکن جب اس کے بعد کے زمانے میں قریش کے حکمران صحیح اوصافِ حکمرانی کھو بیٹھے اور اپنے فرائض سے غافل ہو گئے اور دین پر نہ رہے۔ انہوں نے اقامتِ دین کا فریضہ ادا کرنے میں کوتاہی کی تو علمائے اسلام کی اکثریت نے مساوات کے اسلامی اصول کے مطابق حکمرانی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


خلافت کے لیے قریشی ہونے کی شرط ختم کردی۔ اس مسئلے پر سب سے زیادہ علامہ ابن خلدون نے عمدہ بحث کی اور ثابت کیا کہ اب قریش کے حکمران اپنے دینی فرائض میں غلفت برتنے کی وجہ سے اپنا حکمرانی کا استحقاق کھو بیٹھے ہیں۔ ابن خلدون کی اس رائے کو پھر اکثر علماء کی تائید حاصل ہوگئی۔

آج اسلام کے اصول مساوات کے مطابق کوئی بھی اہل شخص مسلمانوں کا خلیفہ ہوسکتا ہے۔ خواہ وہ قریشی ہو یا قریشی نہ ہو۔ یہی وجہ ہے علمائے اسلام نے ترکوں کی عثمانی خلافت کو تسلیم کیا حالاں کہ وہ غیر قریشی تھے۔

یہ قریش کی قیادت کا اثر تھا کہ جب فتح مکہ کے موقع پر قریش ایمان لائے تھے تو اس کے بعد پورے عرب سے ایمان لانے کے لیے لوگ فوج در فوج آنے شروع ہوگئے تھے۔

حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 3493، 3495
2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 4701، 4702، 4703
3۔ مسند احمد
4۔ مصنف عبدالرزاق
5۔ شرح السنہ
6۔ جامع ترمذی
7۔ مسند ابوداؤد طیالسی
8۔ السنن الکبریٰ، بیہقی
9۔ کنز العمال، حدیث نمبر: 13791
10۔ مجمع الزوائد
11۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5979، 5982

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 130.....قریش کی عورتوں کی خصوصیت

130..... وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ ، اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغْرِهٖ ، وَ اَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''دنیا میں جن عورتوں نے اونٹ کی سواری کی ہے ان میں سب سے بہترین قریش کی عورتیں ہیں، جو اپنے چھوٹے بچوں کا خاص خیال رکھتی ہیں اور اپنے شوہر کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں قریش کی عورتوں کی بہت تعریف کی گئی ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بچوں کا خاص خیال رکھتی ہیں اور اپنے شوہر کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔

اس حدیث سے درج ذیل اُمور معلوم ہوتے ہیں:

1۔ دنیا میں جن عورتوں نے اونٹ کی سواری کی ہے اُن میں سب سے بہترین قریش کی عورتیں ہیں۔

عربوں میں اونٹ کی سواری عام تھی۔ خواتین اکثر اونٹوں پر سوار ہوتی تھیں اس لیے اس کا ذکر فرمایا گیا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ عرب خواتین میں سب سے بہتر قریشی خواتین ہیں۔ ویسے اہل عرب کو اہل عجم پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ اُن میں حضورؐ کی بعثت ہوئی اور قرآن مجید اُن کی زبان میں اُترا اور وہی دنیا کے پہلے معلم اور رہنما ہیں۔

اس حدیث سے بظاہر حضرت مریمؑ پر بھی قریشی عورتوں کی فضیلت ثابت ہوتی ہیں لیکن دو وجوہ سے ایسا نہیں ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


ایک یہ کہ حضرت مریمؑ نے کبھی اونٹ کی سواری نہیں کی (جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دوسری روایات سے مروی ہے) اور قریشی عورتوں کی فضیلت صرف اُن خواتین پر ہے جنہوں نے اونٹ کی سواری کی ہو۔

دوسرے یہ کہ اس حدیث کا مقصد قریشی عورتوں سے نکاح کی ترغیب ہے اور حضرت مریم سے نکاح کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ وہ پہلے گزر چکی تھیں۔

2۔ قریشی عورتیں اپنے بچوں کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ خاص طور پر جب وہ بیوہ ہو جاتیں تو یتیم بچوں کی پرورش کی طرف خاص دھیان رکھتی تھیں۔

3۔ قریشی عورتیں اپنے شوہر کے مال کی حفاظت کرتی تھیں۔ مالی اُمور میں امانت دار تھیں اور فضول خرچ نہیں تھیں۔

4۔ اس حدیث سے قریشی عورتوں سے نکاح کی ترغیب ملتی ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 5082، 3434، 5365

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 6460، 6456، 6458

3۔ مصنف عبدالرزاق

4۔ مسند احمد

5۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

6۔ طبرانی

7۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 3084

8۔ شرح السنہ

9۔ مسند حمیدی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


10۔ کنزالعمال
11۔ مجمع الزوائد
12۔ سلسلة الصحيحه للالبانی
13۔ البدایہ والنہایہ (ابن کثیر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 131.....نظر لگنا اور سُرمہ بھروانے کی ممانعت

131.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَلْعَيْنُ حَقٌّ ، وَ نَهٰى عَنِ الْوَشْمِ. ))

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''نظر لگ جاتی ہے۔اور آپؐ نے وشم یعنی سرمہ بھروانے سے بھی منع فرمایا۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں دو باتوں کا ذکر آیا ہے ایک یہ کہ نظر واقعی لگ جاتی ہے اور دوسرے وشم (سرمہ بھروانا) منع ہے۔

1.....نظر لگنا

بعض اوقات حسد وغیرہ کے سبب کسی کی نظر لگ جاتی ہے۔ حدیث میں اسے ایک حقیقت کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔کبھی کسی چیز کو غیر معمولی اور عجیب سمجھ کر دیکھنے سے بھی نظر لگتی ہے۔ عام طور پر چھوٹے بچوں کو زیادہ نظر لگتی ہے۔نظر لگنے کے واقعات ہر زمانے میں پیش آتے رہتے ہیں۔

دراصل اللہ تعالیٰ نے بعض چیزوں میں کوئی خاص تاثیر رکھی ہے جیسے آگ کا کام جلانا ہے اسی طرح نظر بھی لگ جاتی ہے۔

احادیث میں ایسی کئی دعائیں سکھائی گئی ہیں جنہیں پڑھ کر دَم کرنے سے نظر کے بُرے اثرات سے بچا جا سکتا ہے۔

1۔ کسی کو نظر لگنے سے بچانے کے لیے اُس پر اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ پڑھنا چاہیے۔

2۔ اگر مَا شَآءَ اللّٰهُ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھ لیا جائے تو بھی نظر نہیں لگتی۔

3۔ سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی اور آخری دو سورتیں پڑھ کر دَم کرنے سے بھی نظر لگنے سے بچا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پڑھ کر دَم کرنا بھی مفید ہے۔

5۔ اسی طرح اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ پڑھ کر دَم کرنے سے بھی نظر لگنے سے بچا جا سکتا ہے۔

6۔ جس پر نظر لگنے کا اندیشہ ہو اُس کی خوبصورتی کو کم کرنے کے لیے اُس پر کوئی سیاہ داغ دھبہ وغیرہ لگا دینا چاہیے۔ اس سے بھی نظر لگنے سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

امام بغوی نے ''شرح السنہ'' میں لکھا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت چھوٹے بچے کو دیکھا تو فرمایا: ''اس کی ٹھوڑی (چاہ ذقن) پر کوئی سیاہ داغ دھبہ لگا دو تا کہ اسے نظر نہ لگ جائے۔

دوسری بات جو مذکورہ حدیث بیان ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وَشم یعنی سرمہ بھروانے سے منع فرمایا ہے۔

عرب عورتیں خوبصورتی کے لیے اپنے جسم پر مصنوعی معمولی زخم سا بنوا کر اُس میں سرمہ بھروا لیتی تھیں۔ حضورؐ نے اس سے منع فرما دیا کیونکہ اس سے تکلیف بھی ہوتی تھی اور یہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی فطرت میں تغیر و تبدل کرنا ہے جسے قرآن مجید (النساء:119) میں بھی منع فرمایا گیا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 5740، 5944

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 5701، 5702

3۔ سنن نسائی

4۔ سنن ابی داؤد

5۔ جامع ترمذی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


6۔ سنن دارمی

7۔ مؤطا امام مالک

8۔ مسند احمد

9۔ مصنف عبدالرزاق

10۔ شرح السنہ

11۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4432، 4531، 4468

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 132.....نماز کے انتظار کا ثواب

132.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ ، وَلَا يَمْنَعُهُ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَّا اِنْتِظَارُهَا. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے ہر کوئی جتنی دیر نماز کے لیے مسجد میں رُکا رہتا ہے وہ سارا وقت نماز ہی میں شمار ہوتا ہے اور نمازی کو جو چیز روکے رکھتی ہے وہ نماز کا انتظار ہے۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص مسجد میں یا اپنے مصلے پر دوسری نماز کے وقت کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اسے اس انتظار کے وقت کا ثواب بھی نماز کے وقت کے ثواب کی طرح ملتا ہے۔

البتہ اس انتظار کی حالت میں اگر وہ فضول باتیں کرے گا یا اُس کا وضو باقی نہ رہے گا تو پھر اُسے مذکورہ ثواب نہیں ملے گا۔

اس کے علاوہ جو شخص فرض نماز پڑھنے کے بعد جتنی دیر وہیں باوضو بیٹھا رہتا ہے اور ذکر و تسبیح وغیرہ کرتا رہتا ہے تو اُسے بھی نماز کی حالت کا اتنا ثواب ملتا ہے گویا وہ ابھی نماز ہی پڑھ رہا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر فضل و کرم ہے کہ وہ اُن کے معمولی عمل پر بھی اتنا زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:176، 445، 477، 647، 659، 2119، 3229
2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:1510، 1506، 1508، 1509، 1511
3۔ جامع ترمذی
4۔ سنن ابی داؤد
5۔ مسند احمد
6۔ مجمع الزوائد
7۔ شرح السنہ
8۔ کنز العمال
9۔ مصنف عبدالرزاق
10۔ ترغیب وترہیب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 133.....اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے

133.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى ، وَ ابْدَءْ بِمَنْ تَعُوْلُ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور صدقہ وخیرات کرتے وقت اپنے قریبی رشتہ داروں سے شروع کرو۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ مال خرچ کرنے والا ہاتھ مانگنے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ دینے والے کا مقام اونچا، بلند اور عزت والا ہے اور مانگنے والے کا ہاتھ نیچا اور ذلت والا ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو دینے والا اور مال خرچ کرنے والا بننے کی کوشش کرنی چاہیے اور مانگنے کی ذلت وخواری سے اپنے آپ کو بچانے کے لیے نیچا ہاتھ بننے سے بچنا چاہیے۔

دوسری بات اس حدیث میں یہ فرمائی گئی ہے کہ صدقہ وخیرات کے سب سے زیادہ مستحق غریب رشتہ دار ہیں جس پر صدقہ کرنے کا دوہرا ثواب ہے، ایک صدقہ کرنے کا اور دوسرے صلۂ رحمی کرنے کا۔ پھر ان کے بعد دوسروں کا حق ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 1472، 2750، 3143، 6441

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 2386، 2385، 2388

3۔ سنن نسائی

4۔ سنن ابی داؤد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5۔ جامع ترمذی

6۔ سنن دارمی

7۔ مؤطا امام مالک

8۔ مسند احمد

9۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:1843

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 134.....حضورؐ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قریبی تعلق

134.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ، قَالُوْا : كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : اَلْاَنْبِيَآءُ اِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ ، وَّ اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى ، وَ دِيْنُهُمْ وَاحِدٌ ، فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''دنیا اور آخرت میں دوسرے لوگوں کی نسبت میرا عیسیٰ ابن مریم سے زیادہ قریبی تعلق ہے۔

صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کیسے؟

آپؐ نے فرمایا: تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں۔ان کی مائیں الگ الگ ہیں۔سب کا دین ایک ہے۔اور میرے اور عیسیٰ ابن مریمؑ کے درمیان کوئی اور نبی نہیں۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں نبی ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ دنیا اور آخرت میں دوسرے لوگوں کی نسبت آپؐ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قریبی تعلق ہے۔اس کی وجوہات آپؐ نے یہ بیان فرمائی ہیں:

1۔ تمام نبی ایک دوسرے کے علاتی بھائی ہیں۔ان کی مائیں الگ الگ ہیں لیکن باپ ایک ہے۔(اگر ماں ایک اور باپ الگ الگ ہوں تو اُن کی اولاد ایک دوسرے کے اخیافی بہن بھائی ہوتے ہیں۔)

2۔ تمام انبیاء کا دین ایک ہی ہے، اگرچہ شریعتیں جدا جدا ہیں۔

3۔ آپؐ کے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان اور کوئی نبی نہیں آیا۔دونوں کا زمانہ ایک ساتھ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


حضورؐ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ قرب وتعلق اُن کے پیروکار عیسائیوں سے بھی بڑھ کر ہے۔

یہ حدیث قرآن مجید کی اس آیت کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ فرمایا گیا ہے:

﴿ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿68﴾ ﴾ [آل عمران:68]

''ابراہیم سے سچی نسبت والے وہ ہیں جنہوں نے اُن کی پیروی کی، یا پھر یہ نسبت حاصل ہے اس نبی کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو اور اللہ ایمان والوں کا کارساز ہے۔''

کیونکہ آیت میں ابراہیم علیہ السلام سے حضورؐ کے جس قرب کا ذکر کیا گیا ہے اُس سے مراد اقتداء اور پیروی کا تعلق ہے۔ لیکن حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے حضورؐ کا جو قرب و تعلق بیان ہوا ہے اس سے مراد زمانے کا قرب ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 3443، 3442
2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 6132، 6130، 6131
3۔ سنن ابی داؤد
4۔ مسند احمد
5۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 5722
6۔ شرح السنہ
7۔ کنز العمال
8۔ مجمع الزوائد
9۔ تفسیر طبری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

10۔ تفسیر قرطبی

11۔ درمنثور

12۔ تفسیر ابن کثیر

13۔ البدایہ والنہایہ (ابن کثیر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 135.....دو جھوٹے نبیوں کے بارے میں حضورؐ کی پیش گوئی

135.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ ، اِذْ اُوْتِيْتُ مِنْ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ، فَوُضِعَ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ ، فَكَبُرَا عَلَيَّ وَ اَهَمَّانِيْ. فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا ، فَذَهَبَا ، فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا : صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایک مرتبہ میں سو رہا تھا اور میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے۔ پھر میرے ہاتھ میں دو سونے کے کنگن رکھے گئے جو مجھے ناگوار محسوس ہوئے اور میں غمگین ہوا۔ پھر میری جانب وحی بھیجی گئی کہ میں ان دونوں کنگنوں کو پھونک ڈالوں۔ چنانچہ میں نے اُن کو پھونک ڈالا اور وہ مجھ سے دور ہو گئے۔ میں نے اس خواب کی تعبیر یہ سمجھی کہ ان دونوں کنگنوں سے دو جھوٹے آدمی مراد لیے جو میرے اردگرد بستے ہیں۔ اُن میں سے ایک صنعاء کا رہنے والا ہے اور دوسرا یمامہ کا۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں دو جھوٹے نبیوں، ایک صنعاء (یمن) کے اَسود عنسی اور دوسرے یمامہ کے مسیلمہ کذّاب کے بارے میں پیش گوئی کی گئی ہے جو بعد میں عہد صدیقی میں پوری ہوئی۔ یہ دونوں قتل ہوئے۔ یاد رہے کہ نبی کا خواب بھی وحی کی ایک قسم ہوتا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:4374، 4365، 3621، 4379، 7034، 7037
2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:5936، 5935
3۔ مسند احمد
4۔ شرح السنہ
5۔ السنن الکبریٰ، بیہقی
6۔ تفسیر طبری
7۔ تفسیر قرطبی
8۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:4619

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 136.....اللہ کی رحمت ہی سے جنت ملے گی

136.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ بِمُنْجِيْهِ عَمَلُهُ ، وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا. قَالُوْا: وَ لَا اَنْتَ ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : وَ لَا اَنَا ، اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَّ فَضْلٍ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی بھی اپنے اعمال کی وجہ سے نجات نہیں پائے گا۔ لیکن تم راست روی اور میانہ روی اختیار کرو۔ (اچھے اعمال کرو۔)

صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپؐ بھی نہیں؟

حضورؐ نے فرمایا: ہاں، میں بھی نہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اُس کے فضل نے مجھے ڈھانپ نہ لیا۔''

## وضاحت:

یہ ایک متفق علیہ حدیث ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ بھی جنت میں صرف اپنے اعمال کی وجہ سے نہیں جائیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اُس کا فضل ہوگا جس کی بدولت جنتی لوگ جنت میں جائیں گے۔ لیکن اس حدیث کو پوری طرح سمجھنے کے لیے درج ذیل نکات کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے:

1۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے عام طور پر جنت کو اعمال کا بدلہ قرار دیا ہے جیسا کہ ارشاد ہوا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿13﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿14﴾ ﴾ [الاحقاف: 14,13]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


''بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے، پھر وہ اس پر جمے رہے تو اُنہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہی لوگ جنت والے ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے، اپنے اُن اعمال کے بدلے میں جو وہ کرتے تھے۔''

لیکن مذکورہ حدیث قرآن کے خلاف نہیں ہے کیونکہ:

1۔ نیک اعمال کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے اور یہ اُس کی رحمت کے سبب سے ہے۔ ورنہ انسان کے اختیار میں تو صرف ارادہ ہے۔ ارادے پر عمل کی توفیق تو اللہ ہی دیتا ہے۔

2۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ وہ ایک نیکی کو کئی گنا بڑھا کر میزان میں تولے گا اور برائی کو صرف ایک برائی شمار کرے گا۔ اس طرح مومن اللہ کی رحمت ہی سے جنت میں جائے گا۔

3۔ ہماری فانی اور عارضی زندگی کے 60، 70 برسوں کی محنت کا صلہ نعمت بھری جنت کی دائمی زندگی نہیں ہوسکتی یہ تو اُس رحمٰن ورحیم ذات کا سراسر فضل وکرم ہوگا۔

4۔ ہم تمام عمر عبادت میں گزار کر بھی اللہ تعالیٰ کی اُن نعمتوں کے شکر کا حق ادا نہیں کر سکتے جو ہمیں دنیا میں حاصل ہیں چہ جائے کہ اس محنت پر جنت کی اعلیٰ نعمتوں کے حق دار بن جائیں جو صرف رحمتِ خداوندی ہی سے ممکن ہے۔

5۔ حدیث میں حضورؐ کی اپنی مثال اس لیے دی گئی ہے کہ اُن سے بڑھ کر نیک اعمال کسی اور کے نہیں ہو سکتے جب وہ بھی اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں نہیں جاسکتے تو اوروں کی کیا حیثیت ہے؟

6۔ حضورؐ نے اس حدیث میں اعمال پر بھی زور دیا ہے۔ کیونکہ نیک اعمال کی اپنی اہمیت ہے۔ اس لیے فرمایا کہ اللہ کی رحمت کے اُمیدوار بھی رہو، اعمال میں میانہ روی اختیار کرو اور ان کی کوشش بھی کرو۔

یاد رہے جن صحابہ کرام کو دنیا میں جنت کی بشارت دی گئی، اُنہوں نے بھی نیک اعمال کرنے چھوڑ نہیں دیے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 6463، 6464

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 7117، 7111، 7113، 7116، 7121، 7122

3۔ سنن نسائی

4۔ سنن ابی داؤد

5۔ جامع ترمذی

6۔ سنن ابن ماجہ

7۔ سنن دارمی

8۔ مسند احمد

9۔ شرح السنہ

10۔ مصنف عبدالرزاق

11۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر: 2371

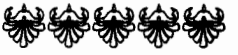

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 137.....دو قسم کی تجارت اور دو قسم کا لباس منع ہے

137.....وَقَالَ :

وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَلُبْسَتَيْنِ: اَنْ يَّحْتَبِيَ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ، لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ ، وَاَنْ يَّشْتَمِلَ فِيْ اِزَارِهٖ اِذَا صَلّٰى ، اِلَّا اَنْ يُّخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقِهٖ ،

وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسِّ وَالْاِلْقَاءِ وَالنَّجْشِ. ))

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی تجارت اور دو قسم کے لباس سے منع فرمایا۔

لباس کے بارے میں یہ کہ ''تم میں سے کوئی شخص اپنے کپڑے اس طرح نہ پہنے کہ اس کا ستر ڈھکا ہوا نہ ہو۔ دوسرے جب وہ نماز پڑھے تو اپنا تہبند اپنے کندھوں پر نہ ڈالے بلکہ اُلٹی سمتوں سے اُس کے کنارے اپنے کندھوں پر باندھ لے۔

تجارت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکر کو چھو کر، یا کنکر ڈال کر مال خریدنے سے منع فرمایا۔ اور دھوکے سے زیادہ بولی دے کر مال خریدنے سے بھی منع فرمایا۔''

## وضاحت:

اس حدیث میں دو قسم کے لباسوں اور دو قسم کی تجارتوں سے منع فرمایا گیا ہے۔

جن دو قسم کے لباسوں سے منع کیا گیا وہ یہ ہیں:

1۔ ایسا لباس پہننا منع ہے جس سے ستر پوشی نہ ہو سکے۔

2۔ اکیلے تہبند کو صرف کندھوں پر ڈال کر نماز پڑھنے سے بھی منع کیا ہے۔

جن دو قسم کی تجارتوں سے منع کیا گیا ہے وہ یہ ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


1۔ خریدنے والا کسی چیز کو ہاتھ لگا دے یا اُس پر کوئی چیز پھینک دے تو سودا ہو گیا۔ ایسی تجارت منع ہے کیونکہ اس میں دھوکے کا امکان ہے۔

2۔ جعلی بولی دینا منع ہے کیونکہ اس سے اصلی خریدار کو دھوکا دیا جاتا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: 584، 368، 367، 1993، 2145، 2146، 5819، 5821

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: 3805، 3801، 3806

3۔ سنن نسائی

4۔ سنن ابی داؤد

5۔ جامع ترمذی

6۔ سنن ابن ماجہ

7۔ سنن دارمی

8۔ مؤطا امام مالک

9۔ مسند احمد

10۔ مصنف عبدالرزاق

11۔ مصنف ابن ابی شیبہ

12۔ مجمع الزوائد

13۔ السنن الکبریٰ، بیہقی

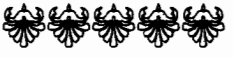

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 138.....قصاص اور تاوان میں معافی کی صورتیں

138.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ ، وَالنَّارُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قصاص اور تاوان معاف ہے:

1۔ بے زبان جانوروں سے کسی کی موت واقع ہو جانے پر۔

2۔ کنوئیں میں گر کر مر جانے پر۔

3۔ کسی کان میں گر کر مر جانے پر۔

4۔ آگ میں گر کر ہلاک ہونے پر۔

اور البتہ دفینے کا پانچواں حصہ زکوٰۃ کے طور پر دینا چاہیے۔''

## وضاحت:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ درج ذیل صورتوں میں انسان کو قصاص (Retaliation) اور تاوان (Penalty) سے بری قرار دیا گیا ہے کیونکہ ان تمام صورتوں میں اس کے اپنے عمل کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اس لیے اُسے اس کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا گیا:

1۔ اگر کسی کا جانور کسی کی فصل کا نقصان کر دے یا کسی شخص کو زخمی کر دے۔

2۔ کوئی کسی کے کنویں میں گر کر مر جائے تو کنویں کے مالک پر کوئی تاوان یا قصاص عائد نہیں ہوگا۔

3۔ کسی کی کان میں کوئی گر جائے اور اس سے اُسے کوئی نقصان پہنچے تو کان کے مالک سے کچھ ہرجانہ (Panalty) نہیں لیا جا سکتا۔

البتہ اگر کسی کو کہیں سے کوئی دفن شدہ خزانہ مل جائے تو اس کا 1/5 حصہ بیت المال میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جمع کرایا جائے گا۔اور باقی 4/5 حصہ اُسے ملے گا جسے یہ دفینہ ملا تھا۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

1۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:1499، 2355، 6912، 6913

2۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:4465، 4468

3۔ سنن نسائی

4۔ سنن ابی داؤد

5۔ جامع ترمذی

6۔ سنن ابن ماجہ

7۔ مؤطا امام مالک

8۔ سنن دارمی

9۔ مسند احمد

10۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:1798، 3510

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# 139.....مالِ غنیمت کی تقسیم کے بارے میں حکم

139.....وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(( اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا ، وَ اَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ ..... وَ اَظُنُّهُ قَالَ: فَهِيَ لَكُمْ ، اَوْ نَحْوَهُ مِنَ الْكَلَامِ ، وَ اَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ، ثُمَّ هِيَ لَكُمْ. ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم کسی بستی میں آ ؤاور وہاں اقامت اختیار کرلو۔راوی کا خیال ہے کہ پھر آپؐ نے فرمایا:''تو وہ تمہارے ہی لیے ہے۔''یا اس سے ہم معنی کوئی اور الفاظ فرمائے۔

اس کے بعد فرمایا:

اور جو بستی اللہ اور اُس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے تو فتح ہو جانے پر اس کا خُمس (پانچواں حصہ) اللہ اور رسولؐ کے لیے ہے۔پھر باقی تمہارے لیے ہے۔''

## وضاحت:

جو علاقہ بغیر جنگ کیے ہاتھ آ جائے اور وہاں سے جو مال ملے، وہ ''فیٔ'' کہلاتا ہے۔ اس میں سے خمس نکالا جاتا ہے بلکہ یہ سارے کا سارا مال بیت المال کا ہوتا ہے جس پر تمام مسلمانوں کا حق ہوتا ہے۔جیسا کا سورۃ الحشر کی آیت:6 میں ارشاد ہوا ہے۔

لیکن جو علاقہ جنگ کے بعد فتح ہو تو اس سے حاصل ہونے والا مال ''مالِ غنیمت'' کہلاتا ہے۔جس میں سے پہلے خمس 1/5 نکالا جاتا ہے جو بیت المال کا حق ہے۔باقی مال مجاہدین میں تقسیم کر دیا جاتا ہے جیسا کہ سورۃ الانفال کی آیت نمبر:5 میں فرمایا گیا ہے۔

## حوالہ جات:

یہ حدیث درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


1۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر:4574
2۔ سنن ابی داؤد، کتاب الخراج والامارۃ والفئی، باب:29
3۔ مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:3994
4۔ شرح السنہ
5۔ مسند احمد
6۔ مصنف عبدالرزاق، حدیث نمبر:10137
7۔ السنن الکبریٰ، بیہقی
8۔ کنز العمال
9۔ تفسیر قرطبی
10۔ کتاب الاموال، لابی عبید، صفحہ:72

**تمت صحيفة همّام بن منبّه ، والحمد لله**

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# حروفِ تہجی کے اعتبار سے صحیفے کی احادیث

## (ا)


| حدیث نمبر | | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 108 | اَبْرِدُوْا عَنِ الْحَرِّ فِی الصَّلٰوۃِ | 265 |
| 104 | اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُکُمْ اِسْلَامَہٗ | 257 |
| 53 | اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُوْتِرْ | 150 |
| 70 | اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَضَعَ یَدَہٗ فِی الْوَضُوْءِ | 189 |
| 97 | اِذَا اُکْرِہَ الْاِثْنَانِ عَلَی الْیَمِیْنِ | 243 |
| 39 | اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِکُمْ | 122 |
| 54 | اِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِیْ بِاَنْ یَّعْمَلَ حَسَنَۃً | 152 |
| 81 | اِذَا تَلَقَّانِیْ عَبْدِیْ بِشِبْرٍ | 210 |
| 62 | اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَنْشِقْ | 212 |
| 84 | اِذَا جَآءَکُمُ الصَّانِعُ بِطَعَامِکُمْ | 216 |
| 10 | اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ | 65 |
| 13 | اِذَا قَاتَلَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْہَ | 71 |
| 120 | اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یَبْصُقْ اَمَامَہٗ | 288 |
| 117 | اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنَ | 282 |
| 121 | اِذَا قُلْتَ النَّاسَ : اَنْصِتُوْا | 290 |
| 98 | اِذَا مَا اَحَدُکُمُ اشْتَرٰی لِقْحَۃً مُّصَرَّاۃً | 245 |


محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


105 اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ ..... 259

72 اِذَا مَا رَبُّ النَّعَمِ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا ..... 193

35 اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ هُوَ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِى الْمَالِ ..... 114

27 اِذَا نُوْدِىَ بِالصَّلٰوةِ ، اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ ..... 98

110 اِذَا نُوْدِىَ بِالصَّلٰوةِ فَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ ..... 268

33 اِذَا نُوْدِىَ لِلصَّلٰوةِ ، صَلٰوةِ الصُّبْحِ ، وَ اَحَدُكُمْ جُنُبٌ 109

102 اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهُ عَلٰى رَجُلٍ يَّقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ..... 253

101 اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا ..... 251

79 اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا ..... 206

31 اَعْدَدْتُ لِعِبَادِىَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ ..... 105

64 اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَخْبَثُهُ ..... 177

45 اَقِيْمُوا الصَّفَّ فِى الصَّلٰوةِ ..... 134

92 اَلتَّسْبِيْحُ لِلْقَوْمِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ فِى الصَّلٰوةِ ..... 233

127 اَلْخُيَلَاءُ وَالْفَخْرُ فِىْ اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ ..... 304

99 اَلشَّيْخُ شَآبٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَيْنِ ..... 247

16 اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ ..... 77

138 اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ ..... 330

131 اَلْعَيْنُ حَقٌّ ..... 313

113 اَلْكَافِرُ يَاْكُلُ فِىْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ ..... 274

87 اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا ..... 222

9 اَلْمَلَائِكَةُ تُصَلِّىْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِىْ مُصَلَّاهُ ..... 63


محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| | | |
|---|---|---|
| 8 | اَلْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ | 61 |
| 129 | اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ | 308 |
| 133 | اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى | 318 |
| 122 | اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ | 292 |
| 134 | اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ | 320 |
| 66 | اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ | 181 |
| 41 | اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ | 126 |
| 56 | اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ | 156 |
| 115 | اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَى الْمُسْبِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ | 278 |
| 68 | اِنَّ فِي الْاِنْسَانِ عَظْمًا | 185 |
| 7 | اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً | 60 |
| 5 | اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً | 55 |
| 114 | اِنَّمَا سُمِّيَ خَضِرٌ | 276 |
| 44 | اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ | 132 |
| 63 | اِنَّ مِنَ الظُّلْمِ مَطْلُ الْغَنِيِّ | 175 |
| 95 | اِنِّيْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ | 239 |
| 86 | اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ | 220 |
| 6 | اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ | 57 |
| 69 | اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ | 187 |
| 80 | اَ يَفْرَحُ اَحَدُكُمْ بِرَاحِلَتِهٖ | 208 |
| 139 | اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا | 332 |


محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


## (ب)


135 بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ ، اِذْ اُوْتِيْتُ مِنْ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ..... 323

125 بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ ، رَءَيْتُ اَنِّيْ اَنْزِعُ عَلٰى حَوْضٍ ..... 300

65 بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّتَبَخْتَرُ فِيْ بُرْدَيْنِ ..... 179

47 بَيْنَمَا اَيُّوْبَ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا ..... 138

11 بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّسُوْقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً ..... 167


(ت)


46 تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى ..... 136

52 تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ ..... 148


## (ج)


60 جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى ..... 164


## (خ)


48 خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ ..... 140

59 خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ ..... 162

130 خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ ..... 310


## (د)


89 دَخَلَتِ امْرَءَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ ..... 226


محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

## (ذ)

32 ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ ..... 107

## (ر)

49 رُءْیَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ اَرْبَعِیْنَ جُزْءًا ..... 142
42 رَاٰی عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَجُلًا یَّسْرِقُ ..... 128

## (ط)

36 طُهُوْرُ اِنَآءِ اَحَدِکُمْ اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِیْهِ ..... 116

## (ع)

103 عَلٰی اِبْنِ اٰدَمَ نَصِیْبٌ مِّنَ الزِّنَا ..... 255

## (غ)

124 غَزَا نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ ..... 297

## (ق)

106 قَالَتِ الْمَلَائِکَةُ : یَا رَبِّ! ذَاکَ عَبْدُکَ ..... 261
116 قِیْلَ لِبَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ : اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا ..... 280

## (ک)

61 کَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ یَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً ..... 170
107 کَذَّبَنِیْ عَبْدِیْ وَلَمْ یَکُنْ ذٰلِکَ لَهٗ ..... 263
71 کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْهِ صَدَقَةٌ کُلَّ یَوْمٍ ..... 191

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

93 كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُ بِهِ الْمُسْلِمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ..... 235

## (ل)

51 لَا اَزَالُ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا ..... 146
94 لَا تَزَالُوْنَ تَسْتَفْتُوْنَ ..... 237
76 لَا تَصُوْمُ الْمَرْءَةُ وَ بَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ..... 200
109 لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ اِذَآ اَحْدَثَ ..... 267
26 لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا ..... 96
126 لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا جُور ..... 302
128 لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ ..... 306
24 لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ ..... 92
23 لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ ..... 90
25 لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْبَعِثَ دَجَّالُوْنَ ..... 94
40 لَا يَاْتِي ابْنَ اٰدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ ..... 124
74 لَا يُبَالُ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ ..... 196
112 لَا يَبِيْعُ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ ..... 272
77 لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ ..... 202
132 لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ ..... 316
90 لَا يَسْرِقُ سَارِقٌ وَّهُوَ حِيْنَ يَسْرِقُ مُؤْمِنٌ ..... 228
100 لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ ..... 249
118 لَا يَقُلْ اِبْنُ اٰدَمَ " يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ " ..... 284
85 لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ " اِسْقِ رَبَّكَ " ..... 218
123 لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ :" اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ." ..... 295

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


78 لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ " اَلْكَرْمُ " ..... 204
20 لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ تُسْتَجَابُ لَهُ ..... 85
34 لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ اِسْمًا ..... 111
88 لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِمَنْ كَانَ قَبْلَنَا ..... 224
15 لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ ، كَتَبَ كِتَابًا ..... 75
57 لَوْ لَا الْهِجْرَةُ ، لَكُنْتُ امْرَاءً ا مِنَ الْاَنْصَارِ ..... 158
58 لَوْلَا بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْبُثِ الطَّعَامُ ..... 160
136 لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ بِمُنْجِيْهِ عَمَلُهُ ..... 325
62 لَيْسَ الْغِنٰى مِنْ كَثْرَةِ الْعَرْضِ ..... 173
75 لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ هٰذَا الطَّوَّافُ ..... 198
50 لِيُسَلِّمِ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ ..... 144

## (م)

43 مَا اُوْتِيْكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَّ لَا اَمْنَعُكُمُوْهُ ..... 130
3 مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ ..... 51
4 مَثَلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا ..... 53
2 مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ ..... 49
21 مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ ..... 86
22 مَنْ اَطَاعَنِيْ ، فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ..... 88
67 مَنْ يُّوْلَدُ ، يُوْلَدُ عَلٰى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ ..... 183

## (ن)

14 نَارُكُمْ هٰذَا ، مَا يُوْقِدُ بَنُوْ اٰدَمَ ..... 73

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


1 نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ..... 47

18 نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ ..... 81

38 نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ..... 120

119 نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ ..... 286

137 نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ ..... 328


## (و)


83 وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَوْ اَنَّ عِنْدِيْ اُحُدًا ذَهَبًا ..... 214

12 وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ، لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ ..... 69

17 وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ ..... 79

91 وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ، لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ 231

37 وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ، لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْيَاتِيْ 118

19 وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ، لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ 83

29 وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ، لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ لَّا يَرَانِيْ 102

96 وَاللّٰهِ ، لَاَنْ يَّلِجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِيْ اَهْلِهٖ ..... 241

55 وَاللّٰهِ! لَقِيْدُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ ..... 154


## (ی)


111 يَضْحَكُ اللّٰهُ لِرَجُلَيْنِ ..... 270

73 يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ ..... 194

28 يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى ..... 100

30 يَهْلِكُ كِسْرٰى ، ثُمَّ لَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ ..... 103


محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# مضامین کے لحاظ سے احادیث صحیفہ کی فہرست

## 1۔ ایمانیات


| حدیث نمبر | حدیث | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 34 | لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ اِسْمًا ..... | 111 |
| 15 | لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ ..... | 75 |
| 51 | لَا اَزَالُ اُقَاتِلُ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ." ..... | 146 |
| 66 | اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ ..... | 181 |
| 21 | مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ ، اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ ..... | 86 |
| 81 | اِذَا تَلَقَّانِيْ عَبْدِيْ بِشِبْرٍ ، تَلَقَّيْتُهٗ بِذِرَاعٍ ..... | 210 |
| 111 | يَضْحَكُ اللّٰهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ ..... | 270 |
| 85 | لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ " اِسْقِ رَبَّكَ " ..... | 218 |
| 80 | اَ يَفْرَحُ اَحَدُكُمْ بِرَاحِلَتِهٖ اِذَا ضَلَّتْ ..... | 208 |
| 94 | لَا تَزَالُوْنَ تَسْتَفْتُوْنَ ..... | 237 |
| 67 | مَنْ يُّوْلَدُ ، يُوْلَدُ عَلٰى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ ..... | 183 |
| 136 | لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ بِمُنْجِيْهِ ..... | 325 |
| 123 | لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ :" اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ." ..... | 295 |
| 54 | اِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِيْ بِاَنْ يَّعْمَلَ حَسَنَةً ..... | 152 |
| 106 | قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ : يَا رَبِّ! ذَاكَ عَبْدٌ ..... | 261 |
| 104 | اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ ..... | 257 |
| 90 | لَا يَسْرِقُ سَارِقٌ وَّهُوَ حِيْنَ يَسْرِقُ مُؤْمِنٌ ..... | 228 |


محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| | | |
|---|---|---|
| 77 | لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ | 202 |
| 103 | عَلٰى اِبْنِ اٰدَمَ نَصِيْبٌ مِّنَ الزِّنَا | 255 |
| 118 | لَا يَقُلْ اِبْنُ اٰدَمَ " يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ " | 284 |
| 113 | اَلْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ | 274 |
| 107 | كَذَّبَنِيْ عَبْدِيْ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهٗ | 263 |
| 2 | مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ | 49 |
| 30 | يَهْلِكُ كِسْرٰى ، ثُمَّ لَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ | 103 |
| 4 | مَثَلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا | 53 |
| 91 | وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ، لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ | 231 |
| 134 | اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ | 320 |
| 122 | اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ | 292 |
| 101 | اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ | 251 |
| 78 | اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا | 204 |
| 43 | مَا اُوْتِيْكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَّ لَا اَمْنَعُكُمُوْهُ | 130 |
| 38 | نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ | 120 |
| 125 | بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ ، رَءَيْتُ اَنِّيْ اَنْزِعُ عَلٰى حَوْضٍ | 300 |
| 135 | بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ ، اِذْ اُوْتِيْتُ مِنْ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ | 323 |
| 32 | ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ | 107 |
| 29 | وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ، لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ لَّا يَرَانِيْ | 102 |
| 22 | مَنْ اَطَاعَنِيْ ، فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ | 88 |
| 20 | لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ تُسْتَجَابُ لَهٗ | 85 |
| 57 | لَوْلَا الْهِجْرَةُ | 158 |


محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


48 خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ ..... 140

124 غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ ..... 297

60 جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى ..... 164

46 تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى ..... 136

42 رَاٰى عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَّسْرِقُ ..... 128

18 نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ ..... 81

83 وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ ..... 214

23 لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ ..... 90

26 لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا ..... 96

24 لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ ..... 92

25 لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْبَعِثَ دَجَّالُوْنَ ..... 94

126 لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا. خُوْزَ كِرْمَانَ ..... 302

128 لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ ..... 306

68 اِنَّ فِى الْاِنْسَانِ عَظْمًا ، لَا تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ ..... 185

86 اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ ..... 220

56 اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ ..... 156

55 وَاللّٰهِ! لَقِيْدُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ ..... 154

31 اَعْدَدْتُ لِعِبَادِىَ الصَّالِحِيْنَ ..... 105

5 فِى الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَّسِيْرُ الرَّاكِبُ فِىْ ظِلِّهَا ..... 55

12 لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ ..... 69

52 تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ ..... 148

14 نَارُكُمْ هٰذَا ، مَا يُوْقِدُ بَنُوْ اٰدَمَ ..... 73


محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# 2۔ عبادات


| | | |
|---|---|---|
| 74 | لَا يُبَالُ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ | 196 |
| 36 | طُهُوْرُ اِنَآءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْهِ | 116 |
| 53 | اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُوْتِرْ | 150 |
| 70 | اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعَ يَدَهُ فِي الْوُضُوْءِ | 189 |
| 109 | لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ اِذَآ اَحْدَثَ | 267 |
| 82 | اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَنْشِقْ | 212 |
| 47 | بَيْنَمَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا | 138 |
| 61 | كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً | 170 |
| 8 | اَلْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ | 61 |
| 27 | اِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ ، اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ | 98 |
| 33 | اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ ، صَلٰوةِ الصُّبْحِ ، وَاَحَدُكُمْ جُنُبٌ | 109 |
| 110 | اِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ | 268 |
| 108 | اَبْرِدُوْا عَنِ الْحَرِّ فِي الصَّلٰوةِ | 265 |
| 9 | اَلْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ | 63 |
| 132 | لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ | 316 |
| 105 | اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفِ الصَّلٰوةَ | 259 |
| 92 | اَلتَّسْبِيْحُ لِلْقَوْمِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ | 233 |
| 45 | اَقِيْمُوْا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ | 134 |
| 44 | اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ | 132 |
| 37 | وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ، لَقَدْ هَمَمْتُ | 118 |


محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| | | |
|---|---|---|
| 10 | اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ | 65 |
| 1 | نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ | 47 |
| 7 | اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً | 60 |
| 121 | اِذَا قُلْتَ النَّاسَ: اَنْصِتُوْا | 290 |
| 120 | اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهٗ | 288 |
| 117 | اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ | 282 |
| 16 | اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ | 77 |
| 17 | وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ | 79 |
| 69 | اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ | 187 |
| 76 | لَا تَصُوْمُ الْمَرْءَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ | 200 |
| 41 | اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ | 126 |
| 28 | يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى | 100 |
| 73 | يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ | 194 |
| 3 | مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ | 51 |
| 72 | اِذَا مَا رَبُّ النَّعَمِ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا | 193 |
| 133 | اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى | 318 |
| 83 | وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَوْ اَنَّ عِنْدِيْ اُحُدًا ذَهَبًا | 214 |
| 75 | لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ هٰذَا الطَّوَّافُ | 198 |
| 95 | اِنِّيْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً | 239 |
| 71 | كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ | 191 |
| 11 | بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّسُوْقُ بَدَنَةً | 67 |


محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



19 وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ ، لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ مَا قَعَدْتُ ..... 83
102 اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی رَجُلٍ یَّقْتُلُہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ 253
93 کُلُّ کَلْمٍ یُکْلَمُ بِہِ الْمُسْلِمُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ..... 235
88 لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِمَنْ کَانَ قَبْلَنَا ..... 224
139 اَیُّمَا قَرْیَۃٍ اَتَیْتُمُوْھَا ..... 332

## 3۔ معاملات

112 لَا یَبِیْعُ اَحَدُکُمْ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْہِ ..... 272
98 اِذَا مَا اَحَدُکُمُ اشْتَرٰی لِقْحَۃً مُّصَرَّاۃً ..... 245
137 نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ ..... 328
63 اِنَّ مِنَ الظُّلْمِ مَطْلُ الْغَنِیِّ ..... 175
138 اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُھَا جُبَارٌ ..... 330
96 وَلِلّٰہِ لَاَنْ یَّلِجَّ اَحَدُکُمْ بِیَمِیْنِہٖ فِیْ اَھْلِہٖ ..... 241
97 اِذَا اُکْرِہَ الْاِثْنَانِ عَلَی الْیَمِیْنِ ..... 243
40 لَا یَاْتِی ابْنَ اٰدَمَ النَّذْرُ بِشَیْءٍ ..... 124
129 اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَیْشٍ ..... 308

## 4۔ اخلاقیات

115 اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلَی الْمُسْبِلِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ..... 278
65 بَیْنَمَا رَجُلٌ یَّتَبَخْتَرُ فِیْ بُرْدَیْہِ ..... 179
6 اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ ..... 57
13 اِذَا قَاتَلَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْہَ ..... 71

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



84 اِذَا جَآءَكُمُ الصَّانِعُ بِطَعَامِكُمْ ..... 216
78 لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ " اَلْكَرْمُ " ..... 204
100 لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ ..... 249
99 اَلشَّيْخُ شَآبٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَيْنِ ..... 247
127 اَلْخُيَلَاءُ وَالْفَخْرُ فِيْ اَهْلِ الْخَيْلِ ..... 304
64 اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَخْبَثُهُ ..... 177
62 لَيْسَ الْغِنٰى مِنْ كَثْرَةِ الْعَرْضِ ..... 173
59 خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ ..... 162
50 لِيُسَلِّمِ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ ..... 144
39 اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ ..... 122
35 اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ هُوَ فُضِّلَ عَلَيْهِ ..... 114
119 نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ ..... 286
89 دَخَلَتِ امْرَءَةُ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ ..... 226


# 5۔ متفرقات


49 رُءْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ ..... 142
131 اَلْعَيْنُ حَقٌّ ، وَنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ ..... 313
114 اِنَّمَا سُمِّيَ خَضِرٌ ..... 276
79 اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَجُلٍ عَقَارًا ..... 206
116 قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ : اُدْخُلُوا الْبَابَ ..... 280
130 خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ ..... 310

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# فہرست احادیثِ قدسیہ

(جو صحیفہ ہمام بن منبہ میں شامل ہیں)


| نمبر شمار | احادیث | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1۔ | اِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِی بِاَنْ یَّعْمَلَ حَسَنَةً | 152 |
| 2۔ | اِذَا تَلَقَّانِیْ عَبْدِیْ بِشِبْرٍ | 210 |
| 3۔ | اَعْدَدْتُّ بِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ | 105 |
| 4۔ | اَلْمَلَائِکَةُ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ | 61 |
| 5۔ | اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ | 181 |
| 6۔ | اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْکَ | 126 |
| 7۔ | تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ | 148 |
| 8۔ | قَالَتِ الْمَلَائِکَةُ : یَا رَبِّ ذَاکَ عَبْدُ | 261 |
| 9۔ | کَذَّبَنِیْ عَبْدِیْ ، وَلَمْ یَکُنْ ذٰلِکَ لَه‘ | 263 |
| 10۔ | لَا یَقُلْ اِبْنُ آدَمَ "یَا خَیْبَةَ الدَّهْرِ" | 284 |
| 11۔ | لَا یَاْتِی ابْنَ اٰدَمَ النَّذْرُ بِشَیْءٍ | 124 |
| 12۔ | لَمَّا قَضَی اللّٰهُ الْخَلْقَ ، کَتَبَ کِتَابًا | 75 |


www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# مصادر و مراجع


1۔ صحیفہ ہمام بن منبہ — تحقیق: الدکتور رفعت فوزی عبدالمطلب۔ الطبعۃ الاولیٰ 1406ھ (1985ء) مکتبۃ الخانجی قاہرہ۔

2۔ صحیفہ ہمام بن منبہ — تحقیق: ڈاکٹر حمید اللہ 1953ء (م 2003ء)

3۔ صحیح بخاری — امام محمد بن اسماعیل بخاری (م 256ھ)

4۔ صحیح مسلم — امام مسلم بن حجاج نیشاپوری (م 261ھ)

5۔ سنن نسائی — امام نسائی (م 303ھ)

6۔ سنن ابی داؤد — امام داؤد سجستانی (م 275ھ)

7۔ جامع ترمذی — امام ابوعیسیٰ ترمذی (م 279ھ)

8۔ سُنن ابن ماجہ — امام محمد بن یزید قزوینی (م 275ھ)

9۔ سُنن دارمی — امام دارمی (م 255ھ)

10۔ مؤطا — امام مالک بن انسؒ (م 179ھ)

11۔ مسند احمد — امام احمد بن حنبل (م 248ھ)

12۔ مصنف عبدالرزاق — امام ابوبکر عبدالرزاق (م 211ھ)

13۔ مصنف ابن ابی شیبہ — ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ (م 235ھ)

14۔ الادب المفرد — امام بخاری (م 256ھ)

15۔ السنن الکبریٰ — امام بیہقی (م 458ھ)

16۔ شرح السنۃ — امام بغوی (م 516ھ)

17۔ مسند حمیدی — امام عبداللہ بن زبیر حمیدی (م [illegible])

18۔ مشکوٰۃ المصابیح — ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی (م 516ھ)

19۔ شرح صحیح مسلم — امام نووی


محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


20۔ صحیح ابن خزیمہ — امام محمد بن اسحاق ابن خزیمہ (م311ھ)

21۔ فتح الباری فی شرح البخاری — امام ابن حجر عسقلانی (م852ھ)

22۔ مجمع الزوائد — امام نورالدین ہیثمی (م807ھ)

23۔ مستدرك على الصحيحين — امام محمد بن عبداللہ حاکم (م405ھ)

24۔ مسند ابوداؤد طیالسی — سلیمان بن داؤد (م204ھ)

25۔ المعجم الکبیر — امام طبرانی (م360ھ)

26۔ الترغیب والترہیب — امام منذری

27۔ نصب الرایہ — حافظ زیلعی

28۔ الجامع الکبیر — امام جلال الدین سیوطی (م911ھ)

29۔ دُرِّ منثور — امام جلال الدین سیوطی (م911ھ)

30۔ کنز العمال — متقی ہندی

31۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة — شیخ ناصر الدین البانی

32۔ کتاب الآثار — امام محمد بن حسن شیبانی (م189ھ)

33۔ مشکل الآثار — امام طحاوی (م321ھ)

34۔ جامع البیان فی تفسیر القرآن — امام ابن جریر طبری (م310ھ)

35۔ الجامع لاحکام القرآن — امام قرطبی (م671ھ)

36۔ تفسیر القرآن العظیم — حافظ ابن کثیر (م774ھ)

37۔ البدایہ والنہایہ — حافظ ابن کثیر (م774ھ)

38۔ معجم المفهرس لالفاظ الدكتور و نسنك الحديث النبوى

39۔ موسوعہ اطراف الحدیث — محمد سعید بن بسیونی زغلول


محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| | |
|---|---|
| 40۔ الکتب الستۃ | دارُالسلام 1421ھ (م 2000ء) ریاض |
| 41۔ تفہیم الاحادیث | سید ابوالاعلیٰ مودودی<br>مرتبہ مولانا عبدالوکیل علوی |
| 42۔ معارف الحدیث | مولانا محمد منظور نعمانی |

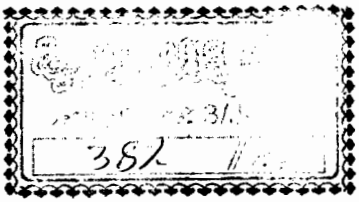

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

# ادارے کی دیگر اہم کتب

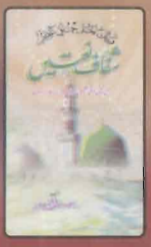

# مکتبہ قرآنیات لاہور

یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور